وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ القرآن

قبر پرستی

یعنی

(مزارات پر حاجت روائی کیلئے نذرانے، چڑھاوے، سجدے)

www.KitaboSunnat.com

مؤلف: پروفیسر (ریٹائرڈ) نور محمد چوہدری

فیض اللہ اکیڈمی

17- اُردو بازار ○ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ (القرآن)

(اور نہیں ہے مدد کہیں سے سوائے اللہ کے)

قبر پرستی

یعنی

(مزارات پر حاجت روائی کیلئے نذرانے چڑھاوے سجدے)

مؤلف

پروفیسر (ریٹائرڈ) نور محمد چوہدری

ناشر

فیض اللہ اکیڈمی

17-اردو بازار لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ——— قبر پرستی

مؤلف ——— پروفیسر (ریٹائرڈ) نور محمد چودھری

ناشر ——— فیض اللہ اکیڈمی اردو بازار لاہور

تعداد ——— ایک ہزار

اشاعت ——— جنوری ۱۹۹۷ء

قیمت ———

ملنے کے پتے

۱۔ میاں انٹر پرائزز الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور۔
۲۔ فاروقی کتب خانہ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۳۔ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور۔
۴۔ فاران اکیڈمی اردو بازار لاہور۔
۵۔ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور۔
۶۔ علمی کتاب گھر کراچی۔ ۷۔ مکتبہ اہلحدیث ٹرسٹ کراچی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

عرض مؤلف ۶

قبر پرستی کا ابتدائی دور ۸

کینیا (افریقہ) کے جانگلی لوگوں کا ہمارے مزار پرستوں کی طرح بزرگوں کی ارواح کو پوجنا۔ ۱۱

قبروں کے متعلق بدعات۔ ۱۳

بدعت کیا ہے؟ ۱۴

قبروں کے متعلق احادیث ۱۸

قبروں کی مجاوری۔ ۲۰

درگاہوں پر حاضری اور نذرانوں میں حیرت انگیز اضافہ ۲۴

حضرت عائشہ صدیقہؓ کو مجاور گردانے کا غلط فہمی پر مبنی استدلال۔ ۲۶

قبر کی بلندی اور تسکل (فقہاء کی آراء) ۳۰

قبوں اور پکی قبروں کو ڈھانے کا حکم۔ ۳۵

روضۂ رسولؐ پر عرس کی ممانعت ۳۹

اولیاء کرامؒ کے مزارات پر عرسوں میں خرافات کی مذمت ۴۷

عرس کے دوران رقص و سرود اور دیگر خرافات کے جواز میں پیش کردہ دلیلیں۔ ۵۱

قبروں کو مساجد بنانے کے خلاف سخت ترین انتباہ ۵۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبروں کو مساجد بنانے کا مطلب۔ ۵۹
بے بنیاد جاہلانہ اعتراض کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو جب مسجد نبوی میں شامل کیا گیا تو کسی صحابیؓ نے نہ روکا۔ ۶۳
قبروں پر چراغ جلانے والی حدیث میں لفظ 'علیٰ' کے معانی پر غلط فہمی۔ ۶۷
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح احکامات کے باوجود قبر پر چراغ لوبان اور اگربتی جلانے کے متعلق عجیب و غریب استدلال پر فتوے۔ ۷۴
صرف اللہ تعالیٰ ہی قادر مطلق اور کارساز ۸۲
روز محشر مدفون بزرگوں کا اور حضرت عیسیٰؑ اور ملائکہ کا مشرکین کی غیر شرعی حرکات سے لاتعلقی کا اظہار۔ ۹۱
اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینا ناقابل معافی گناہ ہے۔ ۹۵
یہ استدلال کہ مزارات کے اولیاء کرام کو سجدہ جائز ہے کیونکہ فرشتوں نے آدمؑ کو اور یوسفؑ کو اس کے والدین اور بھائیوں نے سجدہ کیا۔ ۹۸
حاجات و ضروریات کے لئے غیر اللہ سے سوال نہ کرنے کا فرمان از حضرت قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی اس شخص پر لعنت جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے جیسی مخلوق پر بھروسہ کرے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ۔ ۱۰۸
قطب الاقطاب بری شاہ لطیف کی تعلیمات۔ ۱۱۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت غوث بہاؤالدین زکریاؒ کی تعلیمات۔ ۱۱۹
حضرت موسیٰؑ نے بھی بنی اسرائیل کو قبروں میں مدفون سے مدد مانگنے سے منع فرمایا۔ ۱۲۱
غیر اللہ کی بجائے اللہ تعالیٰ کی امداد سے سمندر کی طوفانی لہروں سے بچنے کے بعد ابوجہل کے بیٹے کا اسلام قبول کرنا ۱۲۲
نذر و نیاز جیسی مالی عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ۱۲۵
غذا کے سوا کسی دوسرے نام پر ذبیحہ یا نذر کا گوشت حرام ۱۳۳
یہود و نصاریٰ کے نذروں کے طریقے۔ ۱۳۶-
خدا کی نافرمانی اور انسانی طاقت سے باہر والی نذریں نامنظور ۱۳۹
عبادات شعائر اللہ کی نقل شرک۔ ۱۴۱
حافظ ابن القیمؒ کے مطابق غالیوں کا مزار پرستی کو حج بیت اللہ کے برابر قرار دینا۔
شیطان کا بدعتیوں اور مشرکین کو سبز باغ دکھانا۔ ۱۵۵
شیطان کے یارگانِ دین پر حملوں کے واقعات۔ ۱۵۹
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا شیطان ملعون کو بھگانا ۱۶۲
قبر پرستوں کے لئے من گھڑت روایات کا سہارا۔ ۱۶۴
قبروں کی تعمیر کے حق میں فتاویٰ رضویہ۔ ۱۷۳
سلف صالحین کے دور سے بدعات کا آغاز۔ ۱۷۶
قبر پرستی اور مولانا حالی کا کلام شورش کشمیری کی نظم۔ ۱۸۲
قبروں کے متعلق فقہی آئمہ کرامؒ اور علماء کے فتاویٰ۔ ۱۸۵
سلف الصالحین کا قبروں کے متعلق احادیث پر کاربند ہونا۔ ۱۹۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض مؤلف

قرآن و حدیث میں تذکرۃ الاولیاء کے ابواب میں ان تواریخی حقائق کی تصدیق ہوتی ہے جن کی رُو سے اولیاء کرام کی قبروں کی پوجا کا آغاز حضرت نوح علیہ السلام کے مشرکین نے کیا۔ ان بزرگوں کے وصال کے بعد شیاطین نے ضعیف الاعتقاد ایمان والوں کو ورغلایا کہ اپنی حاجات کو پورا کرنے کے لئے ان صالحین کے بُت تراش کر یا تصویریں بنا کر یا قبروں کی پوجا کرو یعنی ان کے سامنے سجدے کرو طواف کرو اور نذر و نیاز کے چڑھاوے چڑھاؤ وغیرہ وغیرہ چنانچہ ہر طرف انسانیت بُت پرستی اور قبر پرستی کے دور میں داخل ہو گئی۔ خصوصاً مشرق وسطیٰ کے ممالک اور ہندوستان مشمولہ موجودہ حصہ پاکستان اس تحریک غیر اللہ کی پرستش کے بیحد متاثر ہوئے۔ باوجودیکہ نبی اکرم آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دم وصال تک ان بدعتانہ اور مشرکانہ کاموں سے دور رہنے کی ہدایات کیں۔ مگر لوگ صراطِ مستقیم سے بھٹکتے چلے گئے خاص کر اولیاء کے مزارات کی پرستش روز افزوں ترقی کرتی گئی خدائی احکامات کو پس پشت ڈال کر اور احادیث نبویہ کو نظر انداز کر کے جو عبادات خدائے بزرگ و برتر کیلئے کرنی فرض و واجب تھیں۔ اہل قبور کے لئے کرنے لگے اور اپنی حاجت روائی کے لئے حقیقی مددگار اللہ کی بجائے [illegible]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان مدفون صالحین سے باندھنے لگے۔

جیسا کہ شاعر مشرق علامہ اقبال نے کہا

؎ بتوں سے تجھ کو اُمیدیں خدا سے نا اُمیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

کتابچہ ہذا میں زیر عنوان قبر پرستی پر تفصیلی بحث ہے اور شاعر موصوف کے کلام کے مطابق اُمید ہے کہ۔

؎ انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قبر پرستی کی لعنت سے بچائے (آمین)

(مؤلف)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبر پرستی کا ابتدائی دور

اولیاء اللہ کی قبروں کی پوجا کا آغاز حضرت نوحؑ کے زمانے کے مشرکین نے کیا۔!

قرآن کریم میں قوم نوحؑ کے معبودوں کا ذکر اس طرح ہے

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۚ (نوح: ۲۳)

انہوں نے (قوم نوحؑ کے سرداروں اور پیشواؤں نے اس کی تعلیمات کے خلاف لوگوں کو بہکاتے ہوئے) کہا ہرگز نہ چھوڑو اپنے معبودوں کو۔ اور نہ چھوڑو وَدّ اور سواع کو۔ اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو۔

تشریح: روایات کے مطابق مذکورہ بالا نام اس زمانہ کے بتوں کے نام تھے۔ چنانچہ وَدّ ایک عظیم الجثہ مرد کی شکل کا بت تھا سواع عورت کی شکل کا یغوث شیر کی شکل کا یعوق گھوڑے کی شکل کا اور نسر گدھ کی شکل کا بت تھا۔

حدیث بخاری میں ابن عباس کی روایت ہے کہ قوم نوحؑ کے وَدّ۔ سواع۔ یغوث یعوق اور نسر سب اولیاء اللہ تھے جنہیں بعد کے لوگ انہیں الٰہ (معبود) بنا کر پوجنے لگے بعض ان کی قبروں سے وابستہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے اور بعض نے ان کے مجسمے اور بت بنا کر پوجنا شروع کیا عرب میں بھی ان کی خوب پوجا ہو رہی تھی۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے مطابق یہ نام قوم نوحؑ کے بتوں کے نام تھے۔ اور ہر مطلب کے لئے ایک بت بنا رکھا تھا۔ وہی بت پھر عرب میں آئے اور ہندوستان میں بھی اس قسم کے بت لشنو، برہما اندر، مہیشوا اور ہنومان وغیرہ ہیں اس کی مفصل تحقیق شاہ صاحب کی تالیف تفسیر عزیزی میں دی گئی ہے۔

اصحاب کہف پر ایک مقبرہ بنا کر عبادت و پوجا کرنا

اصحاب کہف کا واقع پانچویں صدی عیسوی کے وسط کا ہے جبکہ اس واقع کے مقام افسس پر رومی سلطنت تھی جس کے ارباب اقتدار اور رومن کیتھولک کلیسا کے مذہبی پیشواؤں میں قبر پرستی۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسیح کے حواریوں کے مجسمے گرجوں میں رکھکر ان کی پوجا زوروں پر تھی۔

ذیل کی آیت کریمہ اس دور کی مشرکانہ رسومات کی عکاسی کرتی ہے

قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا (الکہف: ۲۱)

مگر جو لوگ ان کے معاملات پر غالب تھے۔ انہوں نے کہا ہم تو ان پر (غار پر) ایک عبادت گاہ بنائیں گے

یعنی وہ لوگ تو اس وقت قبر پرستی میں بزرگوں کے آستانے پوج کر شرک کی رسومات میں مشغول ہو کر تباہی و بربادی کی طرف جا رہے تھے انہوں نے اپنی مشرکانہ رسومات میں ایک عبادت گاہ کا اضافہ کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لئے اصحاب کہف پر مقبرہ تجویز کیا۔ مسلمانوں کے بعض لوگوں نے اس کا مفہوم الٹا سمجھ لیا ہے کہ مقابر صلحاء پر عمارتیں اور مسجدیں بنانا جائز ہے حالانکہ یہاں ان مشرکین زمانہ کا ذکر کرکے اس کی نہی کی طرف اشارہ ہے۔ پھر اس کی وضاحت مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے

(ا) اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر قبروں پر مسجدیں بنانے اور چراغ روشن کرنے والوں پر۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

(ب) خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیتے تھے۔ میں تمہیں اس حرکت سے منع کرتا ہوں (مسلم)

(ج) اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی یہود و نصاریٰ پر انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔

(احمد۔ بخاری مسلم۔ نسائی)

(د) ان لوگوں کا یہ خیال تھا۔ کہ اگر ان میں کوئی مرد صالح ہوتا تو اس کے مرنے کے بعد اس کی قبر پر مسجدیں بناتے اور اس کی تصویریں تیار کرتے تھے قیامت کے روز وہ بدترین مخلوقات ہوں گے۔

(احمد۔ بخاری مسلم۔ نسائی)

(ان احادیث کی تفصیل بعد میں دی گئی ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کینیا (افریقہ) کے جانگلی لوگوں کا بھی ہمارے مزار پرستوں کی طرح اپنے بزرگوں کی روحوں کی پوجا کرنا

(بحوالہ روزنامہ پاکستان کے ہفت روزہ تصویر پاکستان، مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۹۶ء) مضمون نگار طاہر سرور میر لکھتے ہیں کہ کینیا کے جنگلات میں شہر سے کوسوں دور ایک قبیلہ ماڈرن زمانہ میں پتھر کی زندگی گذار رہا ہے۔ وہ پورن ماشی (چاند کی چودھویں کے دن) عبادت کی تیاریاں کر رہے تھے معلوم ہوا کہ یہ اپنے بزرگوں کی روحوں کی عبادت کرتا ہے۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ صدیوں پہلے فوت ہونے والے ان کے اباؤ اجداد اس رات ان کے مہمان ہوتے ہیں۔ وہ لوگ ان کے بزرگوں کی روحوں کو خوش کرنے کے لئے جانوروں کی قربانیاں دیتے ہیں۔ یہ حبشی نسل کا عجیب پراسرار زندگیاں گذار رہے ہیں۔ اپنے بزرگوں کی روحوں کو خوش کرنے کے لئے بعض اوقات اس قبیلہ کے لوگ انسانی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

ایسے ایک قبیلہ کی رسوم و رواج امریکی صحافی کے۔ ایچ جیمز نے بھی بیان کی ہیں۔

وہ لکھتا ہے کہ ہر قبیلہ کا اپنا ایک معبود ہوتا ہے: اکثر قبائل اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بزرگوں کی پرستش کرتے ہیں۔ ان کا رہن سہن پتھر کے زمانہ کے لوگوں جیسا ہے۔ کچھ قبائل مردم خور ہیں اور انسان کا گوشت خوش ہو کر کھاتے ہیں اکثر اجنبیوں کا گوشت کھاتے ہیں جو لوگ دریاؤں کے کنارے اور پہاڑوں کی چوٹیوں کے نام زندگی کے چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔

ملاحظہ فرمایا جائے کہ بزرگوں کی پوجا کے لحاظ سے ہمارے مزارات اور درگاہوں کی پوجا سے کس قدر مماثلت ہے۔ بزرگوں کی پرستش کے ساتھ پہاڑوں کی چوٹیوں اور گھنے جنگلوں اور دریاؤں کے لئے نذرانے یا چڑھاوے بنی اسرائیل کی قوم نے شروع کر رکھے تھے اور جس کا ذکر توراۃ میں ہے۔ اور اسی تالیف میں بھی متعلقہ باب میں بیان کیا گیا ہے۔ اس قسم کی معبود پرستی کی بنا پر رب العزت واحدہ لاشریک نے غضبناک ہو کر بنی اسرائیل پر عذاب نازل کئے جن کا ذکر توراۃ کے مختلف ابواب میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبروں کے متعلق بدعات

قبروں کی زیارت کی غرض و غایت ؛ قبروں کی زیارت کرنا مستحب اور مسنون ہے

اور زیارت محض اس نیت سے کرنی چاہیئے کہ قبروں کو دیکھ موت یاد آئے آنکھوں کے سامنے ایک لحظہ کے لئے زائر کی اپنی قبر کا نقشہ پھر جائے اور اس اجڑے دیار میں اپنے ویران مرقد کے تصور سے زندگی کی اصلاح کرے۔ بدیوں، برائیوں اور گناہوں سے باز آجائے اور اللہ سے ڈر کر نیک عمل کرے۔ جیسا کہ حضور انورؐ نے فرمایا۔

فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ (ابن ماجہ)

پس تم قبروں کی زیارت کرو، کیونکہ قبروں کو دیکھنا دنیا سے بے رغبت کرتا ہے اور آخرت کو یاد کراتا ہے۔

اس حدیث کے مطابق گویا قبروں کی زیارت زائر کے لئے وعظ نصیحت جیسی ہے اور صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ زائر کو چاہیئے کہ اہل قبور کے حق میں خدا سے دعائے خیر کرے۔ ان کی مغفرت اور بخشش کے لئے مسنون دعا پڑھے۔ تاکہ خدا ان پر رحم کرے اور درجے بلند فرمائے۔ یاد رکھیں کہ اس صورت میں زندوں سے مردوں کو نفع پہنچ سکتا ہے لیکن مُردے زندوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے بس قبروں کی زیارت کرنے کے متعلق اتنا کام ہی پیغمبر رحمت کی سنت سے ثابت ہے اس کے سوا اور کوئی چیز حضورؐ اور صحابہ رضؓ سے ثابت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدعت کیا ہے؟
(اجمالاً تعریف)

اس لفظ کی وضاحت حسبِ ذیل حدیث مبارکہ سے یا آسانی ہو جاتی ہے۔

جابرؓ بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ سب سے سچی حدیث کتاب اللہ ہے۔ اور سب سے اچھا طریقہ محمدی ہے اور بدترین امور دین میں ایجاد کردہ چیزیں ہیں۔ اور دین میں ہر ایجاد کردہ چیز بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت یا گمراہی ہے۔ (مسلم۔ مشکوٰۃ)

امام نسائیؒ کی روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں ان الفاظ کا بھی اضافہ ہوتا ہے کہ ہر ضلالت یا گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

چنانچہ ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق جو شرعی احکامات ہیں ان میں اپنی طرف سے من گھڑت اضافہ کرنے والا ہر اصول اور ہر عمل بدعت کہلاتا ہے۔

بدعت کی تعریف بلحاظ خیر القرون

خیر القرون کا مطلب۔ قرون۔ جمع قرن کی ہے جس کے معنی ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دور یا زمانہ اور خیر کے معنی ہیں۔ بھلائی۔ برکت۔ بہتر یا درست بلکہ ہر لحاظ سے ٹھیک ٹھاک۔

اب ان کی تعریف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سنیئے حضرت عائشہ رضؓ روایت کرتی ہیں کہ۔

ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون لوگ بہتر ہیں آپؐ نے فرمایا وہ قرن بہتر ہے جس میں میں ہوں پھر دوسرا قرن پھر تیسرا قرن (مسلم: ج ۲ ص ۳۱۰)

حضرت امام محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف نوویؒ نے خیر القرون والی مندرجہ بالا حدیث کی اس طرح تشریح کی ہے۔

صحیح بات یہ ہے کہ آپ کے قرن سے حضرات صحابہ کرامؓ کا قرن زمانہ ہے اور دوسرے قرن سے تابعینؒ کا قرن اور تیسرے قرن سے تبع تابعینؒ کا قرن مراد ہے

(شرح مسلم: ج ۲ ص ۳۰۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تین زمانوں کے بہترین لوگوں کے نقش قدم پر چلنے کے لئے وصیت

چنانچہ حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں اپنے صحابہ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں (کہ ان کے نقش قدم پر چلنا۔ پھر ان کے بارے میں جو ان سے ملتے ہیں۔ (تابعینؒ) پھر (ان کے بارے میں جو ان سے ملتے ہیں (تبع تابعینؒ) پھر (ان تین زمانوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد) جھوٹ عام ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ آدمی بلا قسم دیئے بھی قسم اٹھائیں گے۔ اور بلا گواہی طلب کئے بھی گواہی دیں گے سو جو شخص جنت کے وسط میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اس جماعت صحابہ کرامؓ۔ تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کا ساتھ نہ چھوڑے۔

(مسند ابو داؤد۔ مستدرک۔ حاکم۔ رواہ نسائی)

لہذا صحابہ کرامؓ۔ تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کے نقش قدم پر نہ چلنا بھی بدعت یعنی اپنی طرف سے من گھڑت شریعت ہوئی

(۱) علامہ سعد الدین تفتازانیؒ تحریر کرتے ہیں کہ:۔

مذموم (بری) بدعت وہ ہے جو دین کے اندر ایجاد کی جائے اور وہ حضرات صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کے عہد میں نہ ہو۔ اور نہ اس پر کوئی شرعی دلیل دلالت کرتی ہو۔ (شرح مقاصد)

(۲) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابہ کرامؓ میں سے ایک حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ تھے) انہوں نے فرمایا ہے۔ تم ہمارے حضرات صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلو اور نئی نئی بدعات مت ایجاد کرو۔ کیونکہ تم کفایت کئے گئے ہو۔ (تمہارے لئے ضروری شرعی احکامات تکمیل کے ساتھ کافی کر دیئے گئے ہیں)۔ (الاعتصام ج ۱ ص ۵۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) ایک اور صحابی حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں :۔
ہر وہ عبادت جس کو حضرت صحابہ کرامؓ نے نہیں کیا تم بھی مت کرو۔ (الاعتصام ج ۱ ص ۱۱۳)

(۴) حافظ ابن کثیرؒ نے ارشاد فرمایا ہے کہ۔
اہلسنت والجماعت یہ فرماتے ہیں۔ کہ جو قول و فعل جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرات صحابہ کرامؓ سے ثابت نہ ہو۔ تو اس کا کرنا بدعت ہے کیونکہ اگر وہ کام اچھا ہوتا تو ضرور وہ اس کام کو پہلے کرتے اس لئے کہ انہوں نے نیکی کے کسی پہلو اور کسی نیک اور عمدہ خصلت کو عمل کے بغیر نہیں چھوڑا بلکہ وہ ہر کام میں سبقت لے گئے ہیں۔

حرام اور بدعت کے کام: احادیث مبارکہ نظر انداز کرتے ہوئے قبر پختہ بنانا۔ اس پر کچ کرنا۔ اسے اصل مٹی ڈالنے کے علاوہ اونچی کرنا۔ وہاں نماز پڑھنا۔ مجاور بن کر بیٹھنا۔ نذریں۔ نیازیں چڑھانا۔ منتیں ماننا دور دراز مقامات سے زیارت کی غرض سے سفر کرکے اولیاء کرام اور بزرگوں کی قبروں پر جانا دن، تاریخ اور وقت تعین کرنا۔ میلہ اور اجتماع کرنا۔ چراغ جلانا۔ وہاں مسجد بنانا۔ قبر کو بوسہ دینا۔ سجدہ کرنا۔ اس کا طواف کرنا۔ وہاں اعتکاف کرنا۔ اس پر چادر اور غلاف ڈالنا۔ وہاں اعتکاف کرنا یہ سب کام اللہ کے نزدیک۔ ناپسند حرام اور بدعت ہیں۔ یہ کام عموماً مُردوں کو خوش کرکے ان سے حاجتیں اور مرادیں مانگنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ یہ سب بدعات ہیں جیسا کہ ذیل کی توضیحات سے ثابت ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبروں کے متعلق احادیث

قبر پختہ بنانے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَ اَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَ اَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ۔ (مسلم)

حضرت جابر سے نقل ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے منع کیا اس سے کہ گچ (پختہ) کیا جائے قبر کو اور عمارت بنائی جائے اس پر اور کوئی بیٹھے اس پر۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قبر کو گچ کرنا پختہ بنانا اس پر گنبد۔ قبہ، مقبرہ بنانا منع ہے اور اس پر بیٹھنا یعنی مراد۔ حاجت کے لئے وہاں اعتکاف کرنا۔ مراقبہ کرنا۔ مجاور بن کر بیٹھنا قطعاً حرام ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب باتوں سے منع کیا ہے مگر نام نہاد "محبانِ رسول" قیام کر کے سلام کہنے والے "موذب" قبروں پر مجاور اور گدی نشین بن کر بیٹھنے اور عرس کی مجلسیں لگاتے ہیں۔ مراقبے کرتے اور چلے کاٹتے ہیں۔ واہ کیا تابعداری اور فرمانبرداری ہے۔ حضرت شافع روز جزا کی خدا مغفرت کرے۔

قبروں پر لکھنا یا پاؤں رکھنا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَ اَنْ تُكْتَبَ عَلَيْهَا وَ اَنْ تُوْطَاَ۔ (ترمذی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو کچ کرنے (پختہ بنانے) اور ان پر لکھنے اور انہیں روندنے سے منع کیا۔

ملاحظہ ہو حضور کے اس ارشاد سے یہاں قبروں کو پختہ بنانے کی ممانعت ثابت ہوئی۔ قبروں پر آیتوں حدیثوں۔ شعروں، ناموں اور تاریخوں کے لکھنے اور انہیں روندنے کی مناہی بھی واضح ہوگئی تینوں کاموں کی رکاوٹ یکساں ہے۔ قبروں کو تاڑنا۔ روندنا۔ پامال کرنا جتنا بُرا ہے قبروں کو پختہ بنانا اور ان پر کچھ لکھنا بھی اتنا ہی بُرا ہے جس کام سے رسول خدا منع کریں، مسلمانوں کو اس سے رک جانا چاہیئے۔ حضورؐ کے حکم کی تعمیل کا نام ہی مسلمانی ہے۔

قبروں پر غلاف چڑھانا: حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک دفعہ میں نے ایک کپڑا لیا اور اس کو دروازے پر پردہ بنایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ سے) تشریف لائے تو اس کپڑے کو کھینچا اور پھاڑ ڈالا اور فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَأْمُرْنَا اَنْ نَکْسُوَ الْحِجَارَۃَ وَالطِّیْنَ خدا تعالیٰ نے ہم کو پتھر اور مٹی کو کپڑا اوڑھانے کی اجازت نہیں دی۔" (مسلم)

صاف ظاہر ہے جب حضورؐ نے فرما دیا کہ پتھر اور مٹی کو کپڑا اوڑھانے کی اللہ کی طرف سے اجازت نہیں ہے تو قبروں پر چادریں، غلاف اور چھاڑ چڑھانے ناجائز ہوئے۔ کیونکہ قبر اینٹ پتھر مٹی وغیرہ ہی کی ہوتی ہے اور ویسے بھی قبر پر غلاف چڑھانا۔ اس پر چراغ جلانے کی مانند بالکل بے سود ہے۔ میت کو اس سے کچھ فائدہ نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبروں کی مجاوری کی بندش

حضرت ابی مرثد غنوی سے نقل ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَ لَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا۔ نہ قبروں پر بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔

نتیجہ یہ اخذ ہوتا ہے کہ اہل قبر کی تعظیم کے لئے قبر کی طرف نماز پڑھنے سے آدمی کافر ہو جائے گا کیسی نیت و غرض سے بھی قبر کی جانب نماز پڑھنی شرک و کفر سے خالی نہیں ہے۔

اس کے علاوہ حضورؐ نے فرمایا کہ قبروں پر نہ بیٹھو۔ قبروں پر مجلس نہ کرو۔ اس سے عرس کی مجلس منع ہو گئی۔ مجاور بن کر قبر پر بیٹھنا بھی ناجائز ہوا کہ لوگوں کو قبر کی زیارت کرائے ان سے نذریں وصول کرے۔

قبروں کے مجاروں کا اہل قبر بزرگ کے متعلق خانہ ساز من گھڑت کرامات بتلا کر باطل طریقہ سے مال بٹورنا

مجاور لوگ سادہ لوح اور غرض مند انسانوں کو قبروں میں مدفون بزرگوں کے متعلق ایسی ایسی حکایات ایجاد کرتے ہیں کہ وہ بیچارے لالچ میں ہر قسم کی نذر و نیاز دینے پر تیار ہو جاتے ہیں

کبھی کہتے ہیں فلاں آدمی مریض تھا اس کو بزرگ نے شفا بخشی فلاں عورت کو حمل نہیں ٹھہرتا تھا مگر اہل قبر شیخ کی قبر پر آئی تو حاملہ ہو گئی فلاں آدمی نے جب بزرگ کو پکارا تو اس کی پریشانی دور ہو گئی۔ فلاں آدمی نے جب بزرگ کی قبر پر نذر و نیاز دینی شروع کی تو وہ دولت دنیا سے مالا مال ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضعیف الاعتقاد قبر پرستوں کی گمراہ کن تعلیمات کی مثالیت

۱۔ تیسرے چوتھے بخار کے لئے فلاں قبر پر جاکر ٹھیکری لے کر گلے میں باندھو اور صاحب قبر پر کہہ آنا کہ اگر بخار اتر گیا تو سوا روپیہ نیاز لاؤں گا

۲۔ مہاسے اور پھنسیاں نکل رہے ہوں تو فلاں بزرگ کے مزار پر جاکر مزار پر جھاڑو نذر مان کر نجات کی درخواست کرو۔

۳۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد سوکھنے لگ جائے تو ہرے پیر کی قبر پر جاکر اس کا ماتھا ٹکاؤ اور نذر مانو۔

۴۔ جوڑوں کے درد سے جب چلنے پھرنے سے رہ جاؤ تو چارپائی اٹھوا کر اس روضہ پر سات جمعرات میں متواتر جاؤ اور مقررہ نذر پر جمعرات کو ادا کرو۔

(۵) بچے سوکھنے سے بچانے ہوں تو بچہ کے سر پر فلاں بزرگ کے نام کی چوٹی رکھ دو اور ہر شب شاہی پر ان کے نام کی نذر دیا کرو۔ ان ان بزرگ کی بچہ پر نظر رہے گی۔

(۶) اگر بچے مر مر جاتے ہوں تو بچہ پیدا ہوتے ہی اس کے گلے میں فلاں پیر صاحب کے نام کی چاندی کی ہنسلی ڈال دو اور ہر سال ایک ایک ڈالتے جاؤ اور کہہ دو اے حضرت صاحب! جب بچہ موت کی خطرناک منزل سے نکل کر بارہ برس کا ہو جائے گا تو ان ہنسلیوں کی قیمت کی دیگ پکا کر تیرے نام نذر کروں گا۔

(۷) اگر کسی کو بھوت چڑیل، مسان وغیرہ لگ جائے یا کسی جن کا سایہ ہو تو سلیمان کی دہائی دو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۸) دولہا کی بارات جانے لگے تو پہلے دولہا کو فلانے مزار پر لے جاؤ اسے گھوڑی سے اتار کر ماتھا ٹکاؤ نذریں چڑھا کر پھر دلہن کے گھر جاؤ خیریت رہے گی ورنہ .....

(۹) بچہ پیدا ہو، تو اس کا نام پیراں دتہ (پیروں کا دیا ہوا) رکھو دیتا خدا ہے لیکن خدا سے یہ پیر بزرگ ہی لے کر دیتے ہیں ان کا احسان بھی ماننا چاہیئے اور پھر زندگی بھر یہ بزرگ بچہ پر ہاتھ رکھیں گے۔

(۱۰) خشک سالی اور قحط کا زمانہ آئے تو اولیاء اللہ کے مزاروں کو دودھ یا کم از کم پانی میں نہلاؤ اور بارش کروانے کے لئے ان سے عرض کرو

(۱۱) ایام وبا میں اپنے اپنے۔ مکان کے دروازے پر فلاں فلاں بزرگوں کے نام لکھ کر لگا دو وبا اندر نہیں آئے گی کچھ اُن کے نام کی نذر بھی دو۔

(۱۲) سخت مصیبت کے وقت جب تم حیران ہو جاؤ تمہارا کچھ بس نہ چلے تو دو رکعت صلوٰۃ الغوثیہ بغداد کی طرف منہ کر کے پڑھو پہلی رکعت میں گیارہ قدم آگے بڑھو اور دوسری رکعت میں گیارہ قدم پیچھے ہٹو تمہاری مصیبت جھٹ دور ہو جائے گی۔ حضرت پیر کی نیاز دو۔

(۱۳) اگر سال بھر مال، جان کی اور اولاد کی خیریت چاہتے ہو تو فلاں امام کے نام کے کونڈے بھرو یاد رہے کہ کونڈوں کی کھیر سے ذرہ بھر بھی زمین پر گر گئی یا کسی طرح کی بے ادبی ہوئی تو وہ تباہی آئے گی کہ یاد کرو گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۴) بے اولادی، بے روزگاری، بیماری اور مقدمہ کی کامیابی کے لئے بزرگانِ دین کے چلوں اور تھانوں پر حاضر ہونا چاہیے اور حسبِ توفیق نذر و نیاز پیش کر کے ان مقدس مقامات پر سجدے میں گر جاؤ اور پھر۔۔۔

(۱۵) حج کیلئے بہت بڑی رقم کی ضرورت ہے اگر اتنی رقم میسر نہ ہو تو فلاں بزرگ کے روضہ پر سات مرتبہ ہو آؤ ہر سال عرس کے عرس جا کر نذر و نیاز حسبِ توفیق دیا کرو سات مرتبہ جانے سے پورے حج کا ثواب مل جائے گا۔

مفکرِ شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال نے حسب ذیل اشعار سے مندرجہ بالا حقائق کی صداقت کی نفی کی ہے۔

قمؐ باذنِ اللہ کہہ سکتے تھے جو رخصت ہوئے
خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گور کن!
عطا کر دے انہیں یارب بصارت بھی بصیرت بھی
مسلمان جاکے لٹتے ہیں سوادِ خانقاہی میں

تیز فرمایا!

عجب نہیں کہ خدا تک تیری رسائی ہو۔
تری نگہ سے ہے پوشیدہ آدمی کا مقام
تری نماز میں نہ جلال ہے نہ جمال
تیری اذاں میں نہیں ہے مری سحر کا پیام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درگاہوں پر حاضری اور نذرانوں میں حیرت انگیز اضافہ!

سنہ ۱۹۹۰ء تا سنہ ۱۹۹۵ء بابا فرید اور لاہور کی درگاہوں پر کی حاضری میں اضافہ، ان سالوں میں ۷۰ کروڑ کے نذرانے، آمدنی میں سال بسال اضافہ (بمطابق اعداد و شمار محکمہ اوقاف پنجاب)

	داتا صاحبؒ	بابا فریدؒ	پیر مکیؒ
کل آمدنی ۱۹۹۵ء	۱۸۳۱۸۵۰۲	— ۲۵۷۵۲۱۱	- ۱۸۴۵۲۵۴
فیصد اضافہ	۶۲۰۹۴	— ۱۰۴۶۶۶	- ۱۰۷۸۴

	کنیدر سائیں ؒ	بی بی پاکدامنؒ	شاہ جمالؒ	میاں میرؒ
	۱۲۱۲۷۸	۱۴۱۹۰۵۹	۲۹۷۰۹۵	۶۵۰۰۷
	۱۳۶۰۹۴	۳۵۵۰۹۷	۴۰۶۷۹	۲۵۶۰۳-

دنیاوی خواہشات اور مرادوں کی تکمیل کیلئے درگاہوں کی تقسیم:۔

داتا گنج بخش ہجویریؒ	بابا فریدؒ	پیر مکیؒ	بی بی پاکدامنؒ
خوشحالی کی طلب	حصولِ اولاد	روحانی ترقی اور گناہوں کی معافی۔	عورتوں کا فضیلت طلب کرنا۔

بابا شاہ جمالؒ — میاں میرؒ

بحالیٔ صحت کی خواہش۔ دنیاوی عروج کی تمنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چونکہ ہمارے زمانہ میں بھی اولیاء کرامؒ کے مزارات کی پوجا نذر و نیاز چڑھاووں کے لحاظ سے مختلف مطالب کے لئے کی جاتی ہے (ملاحظہ ہو مذکورہ جدول متعلقہ دنیاوی نوائیشات اور مرادوں کی تکمیل کے لئے مزاروں کی تقسیم) لہٰذا کفر و شرک کے زمانے کی گناہ سے بھرپور رسومات ہمارے دور کے قبر پرستوں نے بھی اپنا رکھی ہیں اور ایسے عقیدت مندوں کا دن بدن اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس گناہ عظیم سے بچائے۔ (مندرجہ بالا معلومات روزنامہ خبریں کے شمارہ ۹ اکتوبر ۱۹۹۵ء سے نقل کی گئیں)

افسوس صد افسوس مزارات کے ان حاضرین پر جو نماز میں مندرجہ ذیل بار بار اقرار کرنے کے باوجود درگاہوں کی پوجا کر کے ناقابل معافی گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں (معاذ اللہ)

کیا ہر رکعت میں یہ اعتراف نہیں کیا جاتا؟ کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور پھر ہر تشہد (التحیات) میں ہم یہ اقرار نہیں کرتے؟ کہ

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ۔

ترجمہ: سب زبانی عبادتیں اور سب بدنی عبادتیں اور سب مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں۔

کیا سب مالی عبادات میں زکوٰۃ۔ صدقہ۔ قربانی اور ہر قسم کی نذر و نیاز اور چڑھاوے شامل نہیں؟ اگر ہیں تو پھر مزارات کے اولیاء کرامؒ کی نذر و نیاز اور چڑھاوے چڑھا کر کفار و مشرکین کی طرح انہیں اللہ کے ساتھ شریک کیوں ٹھہرایا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ استدلال کہ مسلمانوں کی والدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کی منتظم ہونے کی حیثیت سے صحابہ کرامؓ کو بوقت ضرورت قبر کھول کر دکھاتی تھیں۔ لہٰذا قبروں کی مجاوری جائز ہے۔ غلط فہمی پر مبنی ہے

ہمارے ایک عالم دین مفتی احمد یار خان کا متدرجہ بالا استدلال بحوالہ مشکوٰۃ باب الافن کی اس مثال پر مبنی ہے جو اس تالیف صفحہ نمبر ۵۲ دی گئی ہے اور جس کے مطابق حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نے اپنے بھتیجے حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اور آپؐ کے دو ہمراہیوں یعنی حضرت ابی بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی قبریں دکھائی تھیں مفتی صاحب کی یہ تحریر ان کی تالیف و تصنیف بلفظہٖ جاء الحق صفحہ ۲۷۹ پر دی گئی ہے۔ اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے سیاق سباق کے حسب ذیل حقائق کو پیش نظر رکھنا ہوگا۔

زائر مذکور نے قبر اطہر کی زیارت کن حالات میں کی؟

اس سوال کے جواب کے لئے ہمیں زائر کی شخصیت کے متعلق قدرے مزید معلومات کی ضرورت ہے جس کے لئے مشکوٰۃ شریف کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصہ "اکمال فی اسماء الرجال" کی طرف متوجہ ہوتا ہے جس میں صاحب مشکوٰۃ نے سلسلہ وار نمبر ۲۳۸۷ اور زیر عنوان فصل تابعین القاسم بن محمد کو متعارف کرایا ہے اس اجمالی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قاسم مدینہ کے سات مشہور فقہاء میں سے تھے۔ انہوں نے صحابہ کی ایک جماعت سے جن میں حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت معاویہؓ بھی شامل ہیں سے روایات بیان کیں۔ گویا احادیث مبارکہ کی تدوین و تکمیل میں انہوں نے کافی حصہ لیا۔ نیز اسی تعارف میں لکھا ہے کہ انہوں نے ۱۰۱ھ میں ستر سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ گویا ان کی پیدائش ۳۱ھ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے قریباً بیس سال بعد ہوئی۔ آگے چل کر صاحب مشکوٰۃ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی وفات مدینہ طیبہ میں ۵۷ھ یا ۵۸ھ میں درج کی ہے۔ (بحوالہ سلسلہ وار ص ۶۹۷)

اس حساب سے اس وقت ان کا بھتیجا قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ چھبیس یا ستائیس سال کی عمر کا تھا۔ جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے وہ ایک فقیہ ہونے کے علاوہ صحابہ کرام خصوصاً عائشہ صدیقہؓ اور حضرت امیر معاویہؓ سے روایات سن کر آگے محدثین کو منتقل کرتا تھا۔ ان حالات میں صاف ظاہر ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دو ہمراہیوں یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی قبروں کی ساخت اور شکل و صورت کے متعلق معلومات حاصل کرنا ضروری سمجھا کیونکہ محدثین کے سوال پر اس کا جواب صحیح معلومات پر ہی ہو سکتا ہے چنانچہ قاسم بن محمد (تابعی) نے ان قبور کی زیارت یوں ساٹھ سال اپنی پھوپھی حضرت عائشہ صدیقہؓ صاحبہ محض مطلوبہ معلومات کی خاطر نہ کہ اپنی دنیاوی حاجات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا (الفاطر: ۴۰)

تو کہہ بھلا دیکھو تو اپنے شریکوں کو جن کو پکارتے ہو۔ اللہ کے سوائے۔ دکھلاؤ تو مجھ کو جو کچھ کہ خلق کیا انہوں نے زمین میں ؟ یا جو کچھ ان کا ساجھا ہے آسمانوں میں یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے۔ کہ یہ اس کی سند پر قائم ہیں۔ کوئی نہیں۔ پر جو وعدہ دیتے ہیں ایک

تشریح:۔ اس آیت کریمہ کا مطلب مذکورہ آیات نمبر ۱۳ اور ۴۰ کا ہی ہے سوائے اس کے کہ آخر میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ گنہگار لوگ جن میں پیشوا پیر پنڈت۔ پروہت۔ کاہن، واعظ مجاور اور اس کے ایجنٹ شامل ہیں اپنی دوکانیں چمکانے کے لئے عوام کو اُلّو بنا رہے ہیں اور طرح طرح کے قصے گھڑ کر جھوٹے بھروسے دلا رہے ہیں کہ خدا کو چھوڑ کر فلاں فلاں کا دامن تھام لو گے تو دنیا کے سارے کام بھی بن جائیں گے اور آخرت میں چاہے کتنے ہی گناہ سمیٹ کر لے جاؤ۔ وہ اللہ سے تمہیں بخشوا لیں گے۔

(ج) قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ (الاحقاف ۴ تا ۵)

تو کہہ بھلا دیکھو تو جنکو تم پکارتے ہو۔ اللہ کے سوا دیکھلاؤ تو مجھکو کیا بنایا انہوں نے زمین یا انکا کچھ ساجھا ہے آسمانوں میں لاؤ میرے پاس کوئی کتاب اس سے پہلے کی یا کوئی علم جو چلا آتا ہو اگر تم سچے اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہے جو پکارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے قبور پر کوئی نذرانہ چڑھایا ہو۔ اور نہ ہی اس کی اجازت تھی حضرت عائشہ صدیقہؓ کا وہ استدلال بھی بڑا وزنی اور قابل ذکر ہے جو ایک حدیث میں انہوں نے دیا ہے۔

حدیث متعلقہ اسی تالیف کے صفحہ نمبر ۶۹ پر ملاحظہ فرمایئے کہ اس رسم کے سدّباب کے لئے کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ کی قبر کو ان کے احکام کے خلاف بت بنا کر پوجنا نہ شروع کر دیا جائے اسے حجرہ سے باہر کسی جگہ بنانا مناسب نہیں سمجھا گیا گویا مجاوری کے خلاف آواز بلند کرنے والی صحابیہؓ کو ہی مجاور گردانا گیا۔ اور صحابیہؓ بھی امہات المومنین میں سے ایک!۔

ان دلائل کے پیش نظر باوثوق طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس علامہ موصوف نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے کردار کو ایک مجاور کے مصداق گردانا ہے۔ غلط فہمی پر مبنی اور گمراہ کن استدلال سے کام لیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبر کی بلندی اور شکل (فقہا کی آرا)

اس بارے میں یہ مناسب ہے کہ آئمہ کرام کی فقہی آرا نقل کرنے سے پہلے متعلقہ احادیث مبارکہ کا حوالہ دیا جائے

قبر کو ہموار کرنا

(ا) ایک حدیث جسکا حوالہ دیا گیا ہے اسکے مطابق حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پہ سب بت توڑ دیئے قبروں کو برابر کر دیا اور تصویروں کو مٹا دیا اور دوسری میں حضرت علیؓ کے حکم پہ ابی ہیاج اسدی (ایک تابعی) نے قبروں کو ہموار کر دیا۔ اور ہر بت کو مٹا دیا۔ (مشکوٰۃ۔ مسلم)

(ب) ایک دوسری حدیث کے مطابق کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اپنے بھتیجے قاسم بن محمد بن ابو بکرؓ کو طیب سرور انبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے دو ہمراہیوں یعنی حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی قبور دیکھنے کی اجازت فرمائی تو اس نے قبروں کو ہموار پایا۔ اسکا بھی حوالہ دیا جا چکا ہے۔ (ابو داؤد)

(ج) جعفر بن محمدؒ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیمؓ کی قبر پہ پانی چھڑکا اور اس پر کنکریاں رکھیں اور اس کو ایک بالشت اونچا رکھا۔

(بیہقی، سعید بن منصور)

(د) عن ثمامہ بن شفیؒ قال کنا مع فضالۃ بن عبیدؓ بارض الروم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بُرُودس فتُوفِّی صاحب لنا فامر فضالۃ بقبرہ فسوّی ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بتسویتھا (مسلم)

ترجمہ ثمامہ بن شفیؒ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ فضالہؓ بن عبیدؓ کے ساتھ ارض روم کے جزیرہ رودس میں تھے۔ کہ ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا۔ فضالہؓ نے ہم کو حکم دیا کہ ہم ان کی قبر کو برابر کر دیں۔ پھر فرمایا کہ میں نے نبیؐ کو ایسا ہی حکم دیتے [illegible] ج ۱ ص ۳۵ مصری)

قبر کو کوہان نما بنانے کے عنوان کے تحت حسبِ ذیل حدیث ہے۔

سید الانبیاؐ کی کوہان نما قبر

عَنْ سُفْیَانَ التَّمَّارِ اَنَّہٗ رَاٰی قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا۔ (بخاری)

حضرت سفیان تمار سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کوہان نما دیکھی۔

ملاحظہ فرمائیں کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر صحابہؓ نے کچی رکھی تھی اور جتنی مٹی قبر کھودنے سے نکلی تھی وہی مٹی قبر پر ڈال کر اسے کوہان نما کر دیا تھا۔

احادیث مذکورہ بالا کی روشنی میں آئمہ کرام کی آراء

(۱) اس بارے میں تمام آئمہ کرام کا اتفاق ہے کہ قبر کو نہ زمین سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت اونچا ہونا چاہیئے اور نہ زمین سے بالکل ملا ہو بلکہ ایک بالشت کے برابر ہونا چاہیئے زیادہ اونچی قبر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں مندرجہ بالا احادیث مبارکہ میں قبر کو ہموار کر دینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کو بالکل زمین کے برابر رکھا جائے بلکہ یہ ہے کہ ایک بالشت کے برابر رکھا جائے۔

(ب) اس پر بھی آئمہ کرام کا اتفاق ہے کہ قبر کی شکل ہموار (مسطح) بھی ہو سکتی ہے اور اونٹ کے کوہان (مسنم) جیسی بھی۔ اگرچہ امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ امام احمد بن حنبلؒ دیگر عام محدثین اور بہت سے شافعی علماء کا مؤخر الذکر شکل (مسنم) کے مستحب ہونے پر اتفاق ہے۔ تاہم امام شافعیؒ کے نزدیک اول الذکر شکل یعنی قبر کا مسطح (ہموار ہونا) مستحب ہے۔ امام شافعیؒ کا قبر کی مسطح (ہموار) شکل کے مستحب ہونے پر استدلال ہے کہ مذکورہ بالا بیان کردہ اکثر احادیث مسطح (ہموار) شکل پر دلالت کرتی ہیں سوائے سفیان تمار کی روایت کے جس کو بخاری اور ابن ابی شیبہ نے نقل کیا ہے خاص کر حضرت ابوبکرؓ کے پوتے قاسمؒ جس کی تاریخ اور صاحب مشکوٰۃ کے حوالہ سے ستر سال کی عمر تقریباً ۱۳۱ھ سے ۱۰۱ھ تک ہے یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے ۱۰۰ یا ۱۲۱ سال کے بعد کا دور اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کی وفات ۵۸ھ ہے لہٰذا قاسمؒ کا تینوں مذکورہ قبروں کی شکل یعنی مسطح (ہموار) کے متعلق لانے والا واقعہ ۱۳۱ھ اور ۵۸ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے درمیانی چھبیس ۲۶ سال کے دور میں ہوا۔ گویا اس دور تک قبروں کی شکل ہموار تھی ممکن ہے سقیان تمار نے قبروں کی شکل ۸۸ھ یا ۹۱ھ کے بعد دیکھی ہوں۔ کیونکہ اس تین سال کے دور میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی مدینہ منورہ کی امارت اور زیر نگرانی مسجد نبوی کی تعمیر و مرمت ہوئی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کو بمع تینوں قبروں کے مسجد نبوی میں شامل کر لیا گیا ممکن ہے اس تعمیر و مرمت میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے قبروں کی شکلیں (مسنم کوہان نما) بنادی ہوں۔ احادیث متعلقہ میں واقعات مذکورہ کے پیش نظر امام شافعی رحمہ اللہ کا استدلال وزنی معلوم ہوتا۔

جنت البقیع میں سلف صالحین کی قبور مقدسہ

حج اور عمرہ کے زائرین نے مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کے متصل ایک قبرستان المعروف جنت البقیع مشاہدہ فرمایا ہوگا اس میں آپ کے اہلبیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر نفوس قدسیہ کی قبریں ہیں سب کچی مٹی کی ہیں ان میں کوئی قبر پختہ شدہ پختہ نہیں ہے سطح زمین سے تھوڑی سی بلند ہیں۔ نہ کسی پر لکھا ہے کھنگری پتھر بطور نشانی سرہانوں پر رکھے ہوئے ہیں۔ وہ بھی بعض پر نہ کہ سب پر صرف حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی قبروں کے اردگرد فٹ یا دو فٹ کے لگ بھگ بلندی تک سادے پتھر بطور نشانی بغیر پختہ کئے رکھے ہوئے ہیں۔ گویا ساری قبریں احادیث مبارکہ یعنی احکامات نبویہ ﷺ کے مطابق ہیں۔ جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمانہ کے علماء کرام کی مرضی کے خلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر گنبدِ خضرا مصری حکمرانوں نے تعمیر کیا۔ جو کہ بیحد افسوسناک عمل ہے۔

یاد رہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ کے مطابق عمل کرتے ہوئے جنت البقیع کے قبرستان میں عورتوں کو جانے کی اجازت نہیں۔ چنانچہ انہیں گنبدِ خضرا کی سمت والے جنگلے سے باہر روک دیا جاتا ہے۔ صرف مرد زائرین کو اندر جانے کی اجازت دی جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبوں اور پکی قبروں کے ڈھانے کا حکم: اوپر آپ پڑھ چکے کہ حضرت انور نے قبریں پکی بنانے اور ان پر ہر قسم کی عمارت کھڑی کرنے سے منع کیا ہے پھر اگر جہالت کے سبب یا آمدنی کا ذریعہ بنانے کے لئے قبریں پکی بنائی گئی ہوں تو حضورؐ نے انہیں گرا دینے کا حکم دیا ہے۔ ملاحظہ ہو ارشادِ نبویؐ۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَنْطَلِقُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَا يَدَعُ مِنْهَا وَثَنًا اِلَّا كَسَرَهُ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّاهُ وَلَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَخَهَا۔

ایک جنازہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو ارشاد فرمایا "کوئی تم میں سے ایسا جو مدینہ میں جا کر ہر بت کو توڑ دے اور ہر اونچی قبر (پختہ) کو برابر کر دے اور ہر تصویر کو مٹا دے؟" یہ ارشاد سن کر ایک صحابی اٹھے لیکن پھر حضرت علیؓ اس کام کے لئے مدینہ کی طرف چلے گئے اور خدا کی توفیق سے پورا کام کر کے آئے اور حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا۔

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَدَعْ بِهَا وَثَنًا اِلَّا كَسَرْتُهُ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّيْتُهُ وَلَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَخْتُهَا۔

حضورؐ میں نے سب بت توڑ دیئے تمام (اونچی پختہ) قبریں برابر کر دیں اور سب تصویریں پھوڑ دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ سن کر رحمت اللعالمینؐ نے ارشاد فرمایا اور تمام امت کو حکم دیا۔

ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ اِلٰی صُنْعَۃٍ شَیْئٌ مِّنْ ھٰذَا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (مسند احمد، ترغیب تیسیر)

(سنو) ان کاموں میں سے کسی کو بھی (آئندہ) جو کرے اس نے انکار اور کفر کیا اس کا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حکم سے تصویر، بت اور اونچی پختہ قبے، گنبد والی قبر۔ تینوں کا توڑ دینا اور مٹا دینا لازم آیا اور حضرت علیؓ کے ہاتھوں ان تینوں چیزوں کو مٹوا کر حضورؐ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جو کوئی (آئندہ اسلام میں) ان کاموں کو کرے گا اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ (قرآن) کے ساتھ کفر کیا۔

خلافتِ حیدری کا شاہی حکم

عَنْ اَبِیْ ھَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ اَلَا اَبْعَثُکَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَہٗ وَلَا قَبْرًا مُّشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔ (مشکوٰۃ باب دفن المیت)

حضرت ابی ہیاج اسدی روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مجھے حضرت علیؓ نے کہا کہ میں تجھے اس کام پر بھیجتا ہوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا (جاؤ اور) جہاں بھی کوئی جاندار کی تصویر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھو اسے مٹا دو (اور جہاں اونچی (پختہ) قبر نظر آئے اسے برابر کر دو۔ جو کام رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے کرایا تھا حضرت علیؓ نے وہی کام ہتیاج اسدیؓ سے کرایا چونکہ بزرگوں کی پختہ قبریں شرک کے اڈے بن جاتی ہیں اور لوگ وہاں میلے لگا لگا کر گمراہ ہو جاتے ہیں اور بعض صورتوں میں مشرک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے حضرت النورؐ نے انہیں ڈھا دینے کا حکم دیا۔ اور صحابہؓ نے اس پر عمل کیا سلطان ابن سعود کی حکومت نے بھی اسی حدیث فرمانِ رسولؐ پر عمل پیرا ہو کر حجاز میں پختہ قبروں کو برابر کیا تھا۔ اس وقت لوگوں نے بہت شور مچایا تھا۔ لیکن جب سلطان نے اس کام پر رسولِ خداؐ کی حدیث سنا دی تو سب دم بخود رہ گئے

امام شافعیؒ اپنی کتاب الام میں لکھتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے علما قبروں پر بنی ہوئی عمارت کو گرا دینے کا حکم دیتے تھے (شرح مسلم للنووی جلد ۷ ص ۳۵ مصر)

قبروں اور پکی قبروں کو ڈھانے کے حکم کے باوجود خود قبرِ نبویؐ پر گنبدِ خضریٰ کیسے وجود میں آگیا؟۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ تقریباً سات سو سال تک قبرِ نبویؐ پر کوئی عمارت نہیں تھی پھر ۶۷۸ھ میں منصور بن قلاون صالحی بادشاہ مصر نے کمال احمد بن برہان عبدالقوی کے مشورہ سے لکڑی کا ایک جنگلہ بنوایا اسے حجرہ کی چھت پر لگا دیا اور اس کا نام قبۂ رزاق پڑ گیا اس وقت کے علماء ہر چند اس صاحبِ اقتدار کو نہ روک سکے مگر انہوں نے اس کام کو بہت برا سمجھا۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب یہ مشورہ دینے والا کمال احمد معزول کیا گیا تو انہوں نے اس کی معزولی کو اللہ کی طرف سے اس کے اس فعل کی پاداش شمار کیا پھر الملک الناصر حسن بن محمد قلاون کے اضافہ کے بعد ۷۶۵ھ میں الملک الاشرف شعبان بن حسین بن محمد نے اس میں تعمیری اور اضافے کیے یہاں تک کہ موجودہ تعمیر عمل میں آئی (وفاء الوفاء للسمہودی جلد ا ص ۴۳۶ ص ۴۳۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روضۂ رسولؐ پر عرس کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ (نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے نقل ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ نہ بناؤ میری قبر کو عیدگاہ اور درود بھیجو مجھ پر بے شک تمہارا درود پہنچ جاتا ہے مجھ کو جہاں بھی تم ہو۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں اور عیسائیوں کے قبروں پر میلے لگانے اور عرس کرنے کو سامنے رکھ کر اپنی امت کو حکم دیا کہ میری قبر کو عیدگاہ نہ بنانا میری قبر پر میلہ نہ لگانا۔ سال کے سال تاریخ معین پر اجتماع نہ کرنا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگوں کی قبروں پر ایسی عید یا عرس منع فرمانے کے لئے پہلے اپنی ہی قبر سے ایسے اجتماع کے لئے منع فرمایا۔ (کیونکہ حقیقتاً ان سے بڑھ کر اولیاء اللہ میں سے کوئی اور تو ہو نہیں سکتا)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر عید یا عرس کی بدعات سے اپنی اُمت کو بچانے کے لئے بارگاہ الٰہی میں یہ دعا مانگی۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآءِهِمْ مَسَاجِدَ (موطا مالک)

یا الٰہی! میری قبر کو بت نہ بنانا کہ پوجی جائے (کیونکہ) ان لوگوں یہودیوں اور عیسائیوں پر خدا کا سخت غضب نازل ہوا جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں اس حدیث میں بت نہ بنانا کا مطلب ہے کہ قبر کو سجدہ نہ ہو۔ نذر۔ نیاز چڑھاوے نہ ہوں۔ سالانہ اجتماع عرس کی طرح نہ ہو۔ حج کی طرح زائرین دور دراز سے سفر کر کے تاریخ مقررہ پر میری قبر کی زیارت کو نہ آئیں وغیرہ وغیرہ۔

عرس اور تھانوں کے سفر کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا

(بخاری و مسلم)

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مت سفر کرو سوائے تین مسجدوں کے۔ مسجد الحرام مسجد الاقصیٰ اور میری (نبوی) مسجد۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مذہبی اور شرعی سفر کی اس حدیث کی رو سے حد بندی فرمائی ہے

حدیث مندرجہ بالا کے مطابق حضور انورؐ نے ان تین مسجدوں کے سوا تمام دنیا کے متبرک مقاموں بزرگوں کی جگہوں، تھانوں۔ جلوس اور روضوں مزاروں کے سفر بالقصد سے منع فرما دیا ہے کیونکہ یہ تین جگہیں خدا کے عظیم الشان شعائر اور بزرگی میں روئے زمین کے متبرک اور مقدس مقامات سے ممتاز، مخصوص اور بلند مرتبہ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاہ ولی اللہ کا بزرگوں کی قبروں کی زیارت کے لئے سخت ترین فتویٰ

قبروں کی زیارتوں اور عرسوں کے لئے سفر کر کے جانے کے متعلق حضرت شاہ ولی اللہؒ کا ارشاد بھی ملاحظہ فرمائیں کہ وہ اس کام کو کس طرح برا جانتے ہیں۔ آپ اپنی مایہ ناز کتاب تفہیمات الٰہیہ میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

جو لوگ (خواجہ معین الدینؒ کے روضے پر) اجمیر یا سالار مسعودؒ کے مزار پر یا ایسے ہی دوسرے مقامات پر ان سے حاجتیں (مرادیں) مانگنے کے لئے جاتے ہیں۔ ان کا گناہ قتل اور زنا کے گناہ سے بڑھ کر ہے یہ کام (قبروں پر حاجتوں کے لئے جانا) اور خود ساختہ معبودوں کی پوجا ایک ہی بات ہے۔ بالکل لات اور عزیٰ کی پرستش کی مانند ہے

(تفہیمات الٰہیہ)

مزاروں قبروں، اور متبرک مقاموں، عرسوں وغیرہ پر جانے والوں کے لئے حضرت شاہ ولی اللہؒ نے کتنا سخت فتویٰ دیا ہے۔ اور کس قدر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ آپؒ نے کیوں ایسا فتویٰ دیا ہے؟۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں مزاروں وغیرہ کی زیارت کے لئے سفر کرنے کی سخت ممانعت فرمائی ہے۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ تین جگہیں بزرگی اور مرتبہ میں ممتاز اور مخصوص ہیں اور دنیا میں کوئی جگہ بزرگی اور مرتبہ میں ان کے برابر نہیں اور یہ شعائر اللہ ہیں تو پھر تقرب خدا اور ثواب آخرت کے لئے صرف ان ہی تینوں کا شرعی سفر۔ قصد کرنا چاہیئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث مبارکہ مشمولہ غلط العوام اصطلاح عرس

عرس کے لغوی معنی: ہر سال بزرگوں کی قبروں پہ اجتماع کو عرس کہتے ہیں۔ معنوی لحاظ سے حرج میں عرس شادی بیاہ کو کہتے ہیں مگر یہ لفظ بزرگوں کے فوتیدگی کے دن کے اجتماع کے لئے کیوں استعمال ہوا؟

اس تقریب کے جائز قرار دینے والے علماء کرام کا استدلال یہ ہے۔ کہ جب میت ایک صالح انسان کی ہوتی ہے تو حسب ذیل حدیث کے مطابق فرشتے اس کو سوال و جواب کے بعد کہتے ہیں نَعْمَ كَنُوْمَةِ الْعَرُوْسِ۔ (سوجاؤ جس طرح دولہا سوتا ہے) لہٰذا چونکہ اولیاء اللہ اس عروس کی طرح سوجاتے ہیں۔ ان رسومات کو عرس کہتے ہیں۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِذَا اُدْبِرَ الْمَيِّتُ اَتَاهُ مَلَكَا دِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا

الْمُنْكَرُ وَلِلْاٰخَرِ النَّكِيْرُ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ

فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا فَيَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ

تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَتَوَرَّلَهُ فِيهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ نَمْ فَيَقُولُ أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرُهُمْ فَيَقُولُونَ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ

إِلَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَدْرِي

فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ الْتَئِمِي عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(بحوالہ مظاہر حق جدید صفحہ ۱۹۰، ۱۹۱ مؤلف نواب محمد قطب الدین خان دہلوی)

ترجمہ: اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مردہ کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس کالی کبری آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں جن میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں دونوں اس مردہ سے پوچھتے ہیں کہ تو اس شخص یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کیا کہتا تھا؟ اگر وہ شخص مومن ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے وہ اللہ کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔" یہ سن کر وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں ہم جانتے تھے تو یقیناً یہی کہے گا اس کے بعد اس کی قبر لمبائی اور چوڑائی میں ستر ستر گز کشادہ کر دی جاتی ہے اور اس مردہ سے کہا جاتا ہے کہ "سو جاؤ"! مردہ کہتا ہے میں چاہتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ اپنے اہل وعیال میں واپس چلا جاؤں تاکہ "ان کو اس حال سے باخبر کر دوں"، فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ تو اس دولہا کی طرح سو جا جس کو صرف وہی شخص جگا سکتا ہے جو اس کے نزدیک سب سے محبوب ہو یعنی ہر کس کا جگانا اچھا نہیں لگتا۔ کیونکہ اس سے وحشت ہوتی ہے۔ البتہ حبیب محبوب جگاتا ہے تو اچھا لگتا ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اس کو اس جگہ سے اٹھائے۔"

اور اگر وہ مردہ منافق ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو جو کچھ کہتے سنا تھا وہی میں کہتا تھا۔ لیکن میں اس کی حقیقت کو نہیں جانتا تھا۔ (منافق کا یہ جواب سن کر فرشتے کہتے ہیں کہ ہم جانتے تھے یقیناً تو یہی کہے گا۔ اس کے بعد زمین کو مل جانے کا حکم دیا جاتا ہے۔ چنانچہ زمین اس مردہ کو اس طرح دباتی ہے کہ اس کی دائیں پسلیاں بائیں اور بائیں پسلیاں دائیں نکل آتی ہیں اور اس طرح ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس جگہ سے اٹھائے (ترمذیؒ)

اس حدیث کے چند اخذ شدہ نتائج

(۱) منکر نکیر کے سوال و جواب کے بعد یہ فرشتے ہر مومن کو کہتے ہیں۔ کہ عروس (دولہا) کی طرح سو جا۔ نہ کہ صرف اولیاء اللہ کو ایسا کہتے ہیں۔

(۲) اس حدیث مبارکہ میں یہ کہاں لکھا ہے کہ اولیاء اللہ کے مزارات پر ان کی برسی کے موقع پر میلہ کی شکل میں عرس منایا جائے۔

(۳) اگر اس حدیث کا مطلب ہے کہ ایک مومن کی قبر پر سال بسال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرس منایا جائے تو پھر یہ میلہ ان چند نام نہاد اولیاء کی قبروں پر کیوں دوسرے ہزاروں لاکھوں مومنوں نے کیا بگاڑا ہے۔ کہ ان کو اس رسم سے محروم رکھا جائے۔ دراصل اس قسم کا غیر مساوی سلوک تو پھر بے انصافی ہوئی۔

(۴) عرس منانے والوں کو منکر نکیر نے کب بتایا تھا کہ تمہارے عقیدہ والا ولی اللہ ان کے سوال و جواب کے مطابق امتحان میں کامیاب اور معیار پر پورا اترا ہے کیونکہ ممکن ہے جن کو ہم مکمل مومن گردانیں وہ اللہ کی نظر میں ایسا نہ ہو تو پھر اس کے مزار پر عرس منانا عبث ہوا

(۵) اس کے برعکس سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک حدیث میں اپنی قبر پر عید یا عرس وغیرہ) منانے سے منع فرمایا۔ تو کیسا یہ اولیاء کرام آپؐ کی شان سے بھی عظیم تر ہو گئے کہ ان کی قبروں پر عرس منایا جائے۔

(۶) اس حدیث کی رُو سے اُولیا اللہ کے مزارات پر عرس منانے کے دو متضاد نظریات کا ٹکراؤ ملاحظہ ہو۔ ایک طرف تو وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اولیا اللہ عروس (دولہا) کی طرح سو جاتے ہیں۔ تاوقتیکہ روز محشر اللہ تعالیٰ انہیں جگائے گا۔ دوسری طرف وہ یہ اعتقاد بھی رکھتے ہیں کہ وہ ہماری حاجتوں کو سُن کر دور کرتے ہیں یا کراتے ہیں۔ لہٰذا وہ تو جاگتے ہوئے کیا کوئی انسان بیک وقت گہری آرام کی نیند سوتا بھی جاگتا ہے یہ منطقی طور پر بے معنی بات ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴) اگر اس حدیث کا مطلب مروّج عرس منانا ہے تو خیر القرون کے سلف صالحین یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ نے ایسے عرس کیوں نہ منائے بلکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دوسرے انبیاء و مرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبروں پر عرس کیوں نہ منائے۔

مزاریہ میلے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت حدیث مذکورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بناؤ میری قبر کو عید گاہ یعنی عید کی طرح سال بسال تاریخ معین پر جمع ہو کر میلہ نہ لگاتا اس میں عرس اور میلہ دونوں شامل ہیں شہروں میں اسے عرس کہا جاتا ہے اور دیہات میں اسے میلہ کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ میلہ چراغاں یا میلہ شالامار باغ جو کہ گاؤں یا غیر آباد علاقہ میں عرصہ دراز سے ہر سال ماہ مارچ میں صوفی بزرگ مادھولال حسین کے مزار کی وجہ سے منایا جا رہا ہے۔ ایسے دیہاتی میلوں میں سے ایک مشہور و معروف میلہ کی مثال ہے۔

البتہ عرس اور میلہ کے انعقاد میں فرق ضرور ہے وہ یہ کہ ایسے میلہ میں دیگر مذاہب کے لوگ مثلاً ہندو، سکھ، عیسائی وغیرہ شامل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ میلہ مذکورہ میں ان مذاہب کے لوگ بھارت سے آ کر میلہ کی رونق دوبالا کرتے ہیں اور سرکس کی پروگرام میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ مگر حدیث متعلقہ کی رو سے یہ بھی ناجائز ہے۔ اور حرام ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولیاءِ کرام کے مزارات پر عرسوں میں خرافات کی مذمت

مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا فتویٰ

ذیل کے سوال و جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا مذکور کسی بزرگ کے مزار پر عرس کے موقعہ پر ڈھول ڈھمکے اور باجوں کے ساتھ قوالی اور نعت وغیرہ گانے کے کس قدر خلاف تھے۔

مسئلہ:۔ بھائی خدمت امام اہل سنت مجدد دین وملت معروض کہ آج میں جس وقت آپ سے رخصت ہوا اور واسطے نماز مغرب کے مسجد میں گیا بعد نماز مغرب کے ایک میرے دوست نے کہا چلو ایک جگہ عرس ہے میں چلا گیا وہاں جا کر کیا دیکھتا ہوں بہت سے لوگ جمع ہیں اور قوالی اس طریقہ سے ہو رہی ہے کہ ایک ڈھول دو سارنگی بج رہی ہیں اور چند قوال پیران پیر دستگیر کی شان میں اشعار کہہ رہے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کے اشعار اور اولیاء اللہ کی شان میں اشعار کا رہے ہیں اور ڈھول سارنگیاں بج رہی ہیں یہ باجے شریعت میں قطعی حرام ہیں کیا اس فعل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ خوش ہوں گے؟ اور یہ حاضرین جلسہ گنہگار ہوئے یا نہیں؟ اور ایسی قوالی جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر جائز ہے تو کس طرح؟

الجواب:۔ ایسی قوالی حرام ہے حاضرین سب گنہگار ہیں اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنے والے پر بغیر اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے کہ عرس کرنے والے کے ساتھ قوالوں کا گناہ جانے سے قوالوں پر سے گناہ کی کچھ کمی آئے یا اس کے اور قوالوں کے ذمہ حاضرین کا وبال پڑنے سے حاضرین کے گناہ میں کچھ تخفیف ہو نہیں بلکہ حاضرین میں ہر ایک پر اپنا پورا گناہ اور قوالوں پر اپنا گناہ الگ اور سب حاضرین کے برابر جدا اور ایسا عرس کرنے والے پر اپنا گناہ الگ اور قوالوں کے برابر جدا اور سب حاضرین کے برابر علیحدہ وجہ یہ کہ حاضرین کو عرس کرنے والے نے بلایا ان کے لیئے اس گناہ کا سامان پھیلایا اور قوالوں نے انہیں سنایا اگر وہ سامان نہ کرتا یہ ڈھول سارنگی نہ سنتے تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے اس لیئے ان سب کا گناہ ان دونوں پر ہوا پھر قوالوں کے اس گناہ کا باعث وہ عرس کرنے والا ہوا وہ نہ کرتا نہ بلاتا تو یہ کیونکر آتے بجاتے لہٰذا قوالوں کا بھی گناہ اس بلانے والے پر ہوا۔

احکام شریعت صفحہ ۶۰-۶۱

مولانا موصوف نے بھی مزاروں پر مزامیر (مطرب و ساز) کے بغیر قوالی کی ناپسندیدگی کے ایک واقعہ کو روایت کیا ہے

عرض: - کیا یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر شریف میں ننگے سر کھڑے ہو کر گانے والوں پر لعنت فرما رہے تھے؟

ارشاد: - یہ واقعہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے کہ آپ کے مزار شریف پر مجلس سماع میں قوالی ہو رہی تھی تو لوگوں نے بہت اختراع کر لیئے ہیں ناچ وغیرہ بھی کراتے ہیں حالانکہ اسوقت بارگاہوں میں مزامیر بھی نہ تھے حضرت سید ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو ہمارے پیران سلسلہ میں سے ہیں، باہر مجلس سماع کے تشریف فرما تھے ایک صاحب صالحین سے آپ کے پاس آئے اور گزارش کی کہ مجلس میں تشریف لے چلیئے حضرت سید ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تم جاننے والے ہو مواجہ اقدس میں حاضر ہوا اگر حضرت راضی ہوں میں ابھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چلتا ہوں انہوں نے مزار اقدس پر مراقبہ کیا دیکھا کہ حضور قبر شریف میں پریشان خاطر ہیں اور ان قوالوں کی طرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں۔

"ایں بدبختاں وقت مارا پریشان کردہ اند"

وہ واپس آئے اور قبل اس کے کہ عرض کریں فرمایا آپ نے دیکھا۔

"ملفوظات مولوی احمد رضا خان بریلوی جلد ۱ صـ ۱۰۱"

حضرت پیران پیر محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے بھی بزرگانِ دین کے یوم وصال (عرس، برسی وغیرہ) منانے کو ناجائز قرار دیا لہٰذا ان کیلئے گیارہویں کا ختم شریف بھی ناجائز ہوا۔

شاہ جیلانیؒ نے یوم وصال کی یادگار منانے کو ناجائز قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

لَوْ جَازَ اَنْ تُتَّخَذَ یَوْمَ مَوْتِہٖ یَوْمَ مُصِیْبَۃٍ
لَکَانَ یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ اَوْلٰی بِذٰلِکَ اِذْ قَبَضَ اللّٰہُ
تَعَالٰی فِیْہِ نَبِیَّہٗ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَکَذٰلِکَ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ قُبِضَ فِیْہِ ثُمَّ لَوْ جَازَ
اَنْ تُتَّخَذَ ھٰذَا الْیَوْمُ مُصِیْبَۃً لَاتَّخَذَہُ
الصَّحَابَۃُ وَالتَّابِعُوْنَ لِاَنَّھُمْ اَقْرَبُ اِلَیْہِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنّا وَاَخَصُّ بِہٖ (غنیۃ الطالبین)

اگر امام حسینؓ کے یوم شہادت کو رنج وغم کا دن منانا جائز ہوتا تو یہ بہت ہی مناسب تھا کہ پیر کے دن کو بہت ہی رنج وغم کا دن مقرر کیا جاتا کیونکہ اس دن میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وصال فرمایا ہے۔ مگر نہ یہ جائز ہے نہ وہ اور اگر یہ چیز جائز ہوتی تو صحابہ اکرام اور تابعین عظام پیر کے دن کو رنج وغم کا دن مقرر کر لیتے کیونکہ سب سے زیادہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ خصوصی تعلق رکھنے والے یہی بزرگ تھے حضرات! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ خود پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کسی کے وفات کے دن کو یاد گار منانا ناجائز قرار دیتے ہیں۔ پیر صاحب کے اس فرمان سے آپ کا یوم وصال، گیارہویں منانا بھی ناجائز ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرس کے دوران رقص و سرود اور دیگر خرافات کی محفلوں کے جواز کیلئے زائرین کی طریقت کی آڑ میں بیہودہ تاویلیں

---

(۱) وہ قبر پر پیشانی رکھ دیں گے مگر کہیں گے تم اندھے ہو تم کیا جانو کہ ہم کس کو سجدہ کرتے ہیں۔ دراصل کعبہ سامنے آگیا تھا اس لئے ہم نے فوراً خدا کے سامنے جبیں جھکا دی۔

(۲) عرس میں جب عورتوں کا ناچ دیکھیں گے اور نظارہ بازی سے لطف ہوں گے مگر کہیں گے کہ المجاز قنطرۃ الحقیقۃ (مجاز حقیقت کا پل ہے) تم کیا جانو کہ ہم اس حسن میں کون سا حسن تلاش کر رہے ہیں۔

(۳) وہ رات دن سازوں کے مشغلہ میں مگن ہوں گے مگر کہیں گے کہ ان سازوں میں ہم خدا کی آواز سن رہے ہیں۔

(۴) وہ شراب تک پی جائیں گے مگر کہیں گے دراصل یہ شراب طہور کی یاد ہے بلکہ خود شراب طہور ہے۔

(۵) وہ بدکاری تک کر گزریں گے مگر کہیں خدا کی مرضی کے بغیر دنیا میں پتا تک نہیں حرکت کر سکتا۔

مندرجہ بالا یاوہ گوئیاں سب شیطانی راستے ہیں جو سنگین سے سنگین تر گناہوں کی طرف جاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبروں کو مساجد بنانے کیخلاف سخت ترین انتباہ !

چنانچہ اس ضمن میں حسب ذیل احادیث مبارکہ بیان کی جا رہی ہیں

پہلی حدیث

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ فَلَوْلَا ذَالِكَ لَاُبْرِزَ قَبْرُهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ خَشِيَ اَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں فرمایا اللہ تعالیٰ کی یہود اور نصاریٰ پر لعنت ہو جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنایا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اس خطرہ سے کہ کہیں آپ کی قبر کو مسجد کی شکل نہ دی جائے آپ کی قبر کھلی فضا میں نہ بنائی گئی (جبکہ اس کے لئے میرے حجرے کا انتخاب کیا گیا جس میں آپ فوت ہوئے تھے)

(بخاری (۳/۱۵۶، ۱۹۸، ۸/۱۱۴) مسلم (۲/۶۷) ابو عوانہ (۱/۳۹۹) احمد (۶/۸۰، ۱۲۱، ۲۵۵) مسند الراج (۳/۴۸، ۲/۲۵۵)

دوسری حدیث

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِتَّخَذُوْا

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہود کو اللہ تباہ و برباد کرے جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِھِمْ مَسَاجِدَ

بخاری (۴۲۲/۲) مسلم ابوعوانہ ابوداؤد (۷۱/۲) احمد (۲۸۴/۲، ۴۵۳، ۵۱۸)

تیسری حدیث

عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَ یُلْقِیْ عَلٰی وَجْهِهٖ طَرَفَ خَمِیْصَةٍ لَهٗ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ وَهُوَ یَقُوْلُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی، اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِهِمْ مَسَاجِدَ تَقُوْلُ عَائِشَةُ یُحَذِّرُ مِثْلَ الَّذِیْ صَنَعُوْا

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ اور عبداللہ بن عباس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب موت کا وقت قریب پہنچا تو آپ اپنے چہرہ مبارک کو دھاری دار چادر کے کنارے سے بار بار ڈھانپ رہے تھے لیکن جب آپ کا سانس گھٹنے لگتا تو آپ چادر کو چہرہ مبارک سے اتار دیتے اور بار بار فرماتے یہودیوں اور عیسائیوں پر اللہ کی لعنت ہو جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنایا حضرت عائشہ رضؓ وضاحت فرماتی ہیں کہ آپ اپنی امت کو ان کی پیروی سے ڈرانا چاہتے ہیں۔

(بخاری (۴۲۲/۱، ۳۸۶/۶، ۱۱۶/۸) مسلم (۶۷/۲) ابوعوانہ (۱-۳۹۹) نسائی (۱۱۵/۱) دارمی (۳۲۶/۱) احمد (۲۱۸/۱، ۳۴/۶، ۲۵۷)

حافظ ابن حجر کی تشریح

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ آپ کو یقین ہو گیا تھا کہ میں اس مرض میں اپنے خداوند حقیقی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے جاملوں گا تو آپ کو خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں میرے مرنے کے بعد یہ لوگ میری قبر کی تعظیم نہ کرنے لگ جائیں جیسا کہ ان سے پہلے لوگ قبروں کی تعظیم کرتے ہیں۔ آپ کا یہود و نصاریٰ پر لعنت بھیجنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ ان کے نقش قدم پر چلیں گے وہ بھی قابلِ مذمت ہیں۔

چوتھی حدیث

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قَالَتْ لَمَّا كَانَ مَرَضُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَذَاكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ (وَقَدْ كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ قَدْ أَتَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ) فَذَكَرْنَ مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرِهَا قَالَتْ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَقَالَ أُولٰئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا تِلْكَ الصُّوَرَ أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو آپ کی بعض بیویوں نے حبشہ کے ملک میں ماریہ نامی گرجا کا تذکرہ کیا (اُمّ سلمہ اور اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہما حبشہ کے ملک میں رہ چکی تھیں) پس انہوں نے گرجے کی خوبصورتی اور اس کی تصویروں کا ذکر کیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس بات کو سُن کر اپنا سر اٹھایا اور فرمانے لگے یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے تھے۔ اس کے بعد نیک لوگوں کی تصویریں بنا کر مسجد میں لٹکا دیتے تھے یہی وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن اللہ کے ہاں بدترین مخلوق سمجھے جائیں گے۔

(بخاری (۱/۱۶۱) ۴۲۲) مسلم (۲/۶۶) نسائی (۱/۱۱۵) احمد (۶/۵۱) بیہقی (۴/۸۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچویں حدیث

عَنْ جُنْدَبِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ بِخَمْسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ قَدْ كَانَ لِيْ فِيْكُمْ اِخْوَةٌ وَاَصْدِقَاءُ وَاِنِّيْ اَبْرَاءُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَكُوْنَ لِيْ فِيْكُمْ خَلِيْلٌ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدِ اتَّخَذَنِيْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِيْ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ

حضرت جندب بن عبداللہ بجلیؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فوت ہونے سے پانچ دن پہلے سُنا آپ فرما رہے تھے کہ تم میں میرے بھائی اور دوست موجود ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف اس بات سے برأت کا اظہار کرتا ہوں کہ تم میں میرا کوئی خلیل ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے جیسا کہ اس نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا۔ اگر میں نے اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا۔ یاد رکھو تم سے پہلے کچھ لوگ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں پر مسجدیں بنایا کرتے تھے خبردار تم نے قبروں پر مسجدیں نہیں بنانا ہوگا میں تم کو اس بات سے روکتا ہوں۔

(مسلم (۲/۶۷-۶۸) ابوعوانہ (۱/۴۰۱) والسیاق لہ طبرانی کبیر (۱/۲۸۴)۔

؎ میں اس سے روکتا ہوں اور اس کا انکار کرتا ہوں اور خلیل وہ انسان ہے جو اپنے آپ کو صرف اللہ تعالیٰ کی طرف راغب کرتا ہے۔ خلیل کا اشتقاق بعض اہل لغت کے نزدیک خلۃ بفتح الخاء سے ہے جس کا معنیٰ حاجت ہے اور بعض اہل لغت کے نزدیک خلۃ بضم الخاء سے ہے جس کا معنیٰ دل میں محبت کا داخل ہونا ہے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی نفی فرمادی ہے کہ آپ غیر اللہ کے محتاج ہوں یا ان کی طرف راغب ہوں۔ نووی شرح مسلم ۱۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھٹی حدیث

عَنِ الْحَارِثِ النَّجْرَانِیِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَبْلَ اَنْ یَمُوْتَ بِخَمْسٍ وَھُوَ یَقُوْلُ اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِھِمْ وَصَالِحِیْھِمْ مَسَاجِدَ فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْھَاکُمْ عَنْ ذَالِکَ

حضرت حارث نجرانیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات سے پانچ روز پہلے سُنا۔ فرمارہے تھے خبردار تم سے پہلے لوگ انبیاء اور صالحین کی قبروں کو مسجدیں بنالیتے تھے دیکھنا تم قبروں کو مسجد نہ بنانا میں سختی کے ساتھ تم کو اس بات سے روک رہا ہوں

ابن ابی شیبہ (۱۳/۲)[1] اس کی سند مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ ۱۲

[2] معافری یمنی چادریں معافر کی طرف منسوب تھیں معافر یمن میں ایک قبیلہ کا نام ہے۔

ساتویں حدیث

عَنْ اُسَامَۃَ ابْنِ زَیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ اُدْخُلُوْا عَلَیَّ اَصْحَابِیْ فَدَخَلُوْا عَلَیْہِ وَھُوَ مُتَقَنِّعٌ بِبُرْدَۃٍ مَعَافِرِیٍّ[2] فَکَشَفَ الْقِنَاعَ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِھِمْ مَسَاجِدَ[1]

حضرت اسامہؓ بن زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کو میرے پاس لاؤ چنانچہ آپ کے صحابہ آپکی خدمت میں پہنچے تو آپ معافری چادر لپیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے چادر کو اتارا اور فرمایا یہودیوں اور عیسائیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔

[1] مسند طیالسی (۱۱۳/۲) احمد (۲۰۴/۵) طبرانی کبیر (ج الف ق ۱/۲۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں حدیث

عَنْ اَبِی عُبَیْدَۃَ ابْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ آخِرُ مَا تَکَلَّمَ بِہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْرِجُوْا یَھُوْدَ اَھْلِ الْحِجَازِ وَاَھْلِ النَّجْرَانِ مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ شِرَارَ النَّاسِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا (فی روایۃٍ) یَتَّخِذُوْنَ[۳] قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِھِمْ مَسَاجِدَ[۳]

حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کی آخری کلام یہ تھی کہ اہل حجاز اور اہل نجران کے یہود کو جزیرۃ العرب سے نکال دو۔ اور یاد رکھو بدترین وہ لوگ ہیں جو اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنائیں گے۔

[۳] احمد (رقم ۱۶۹۱، ۱۶۹۴) مشکل الآثار طحاوی (۴/۱۳) بسند صحیح۔ مجمع الزوائد (۵/۳۳۵) رواہ احمد باسانید (الاصل باسنادین) دونوں سندوں کے راوی ثقہ ہیں۔

نویں حدیث

عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ (فی روایۃٍ قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ) اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِھِمْ مَسَاجِدَ

حضرت زید بن ثابت روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اور دوسری روایت میں فرمایا کہ یہود کو اللہ تعالیٰ تباہ و برباد کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنایا۔

(احمد (۵/۱۸۴، ۱۸۶)

دسویں حدیث

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِهِمْ مَسَاجِدَ

اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا اس قوم پر اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہو جو انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بناتے ہیں۔

(احمد (رقم ۷۳۵۲) ابن سعد (۲/۲۴۱-۲۴۲) لمفضل جندی (۱/۶۶) الحلیۃ لابی نعیم بسند صحیح (۷/۳۱۷) ابن ابی شیبہ شاھد مرسل عن زید بن اسلم واسنادہ قوی (۱/۱۴۱) مؤطا امام مالکؒ (۱/۱۸۵-۱۸۶) ابن سعد عن عطاء ابن یسار مرفوعاً وسندہ صحیح (۲/۲۴۰-۲۴۱)

گیارھویں حدیث

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِکُهُ السَّاعَةُ وَهُمْ اَحْیَاءٌ وَمَنْ یَتَّخِذُ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ فرماتے تھے وہ لوگ بدترین ہیں جن کی زندگی میں ان پر قیامت قائم ہوگی اور وہ لوگ جو قبروں کو مسجدیں بنائیں گے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ طبع الھند (۴/۱۴۰) (رقم ۳۸۴۴، ۴۱۴۳) اخبار اصبہان لابی نعیم باسناد حسن (۱/۱۴۲) احمد بسند آخر حسن بما قبلہ (رقم ۴۳۴۲) حدیث مجموعی لحاظ سے صحیح ہے۔ اور حدیث کا پہلا حصہ صحیح بخاری (۱۳/۱۵) میں بھی مذکور ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبروں کو مسجدیں بنانے کا مطلب

قبور کو مساجد بنانے کے تین مفہوم سمجھے جا سکتے ہیں۔ اول یہ کہ قبروں پر نماز پڑھنا۔ یعنی قبروں کو سجدہ کرنا۔ دوم یہ کہ قبروں کی طرف منہ کر کے عبادت کرنا دعا کرنا بلکہ ان کو قبلہ تصور کرنا۔ سوم یہ کہ قبروں پر مساجد تعمیر کر کے ان میں نماز پڑھنا۔

اکثر علماء متاخرین یا لا تینوں معانی کو درست خیال کرتے ہیں۔ مگر بعض اول اور دوم پر زور دیتے ہیں مثلاً۔

(۱) ابن حجر ہیتمی الزواجر کتاب (۱/۱۲۱) میں لکھتے ہیں کہ قبر کو مسجد بنانے کا مطلب قبر پر نماز پڑھنا یا اس کو قبلہ بنا کر نماز پڑھنا۔ اور سجدہ کرنا ہے۔

(۲) علامہ صنعانی اپنی کتاب سبل السلام (۱/۲۱۴)

قبر کو مسجد بنانے کا مطلب ہے قبر کو سجدہ گاہ بنانا لہٰذا میری رائے میں عام استعمال کے لحاظ سے دونوں معنی اس میں شامل ہیں۔ اگرچہ امام شافعیؒ اس کے تیسرے معنی کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں۔

(۳) علامہ مناوی مذکورہ تیسری حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فیض القدیر میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے قبروں کو باطل اعتقادات کے پیش نظر قبلہ بنایا۔ اس بات کا مترادف ہے کہ انہوں نے قبروں پر مسجدیں تعمیر کیں اور پھر آگے اس کے ہم معنی ہے کہ مسجدوں میں قبریں تعمیر کرنا اس بنا پر یہود و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہاری کا ملعون ہونا واضح ہو جاتا ہے۔

(۴) قاضی بیضاوی فرماتے ہیں کہ یہود انبیاء کی تعظیم کے پیش نظر ان کی قبروں پر سجدہ ریز ہو جاتے تھے اور اپنی نمازوں میں ان قبروں کو قبلہ ٹھہراتے تھے۔ جیسا کہ کفار بتوں کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں اور نمازوں میں ان کو قبلہ ٹھہراتے ہیں۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برستی ہے۔

(۵) شیخ علی قاری المرقات (۲/ ۲۷۲) میں لکھتے ہیں کہ چونکہ اس میں مبالغہ آمیز تعظیم ہے اور بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس قبر والے کو معبود حقیقی کا مرتبہ حاصل ہو گیا ہے۔ اگر یہ تعظیم صاحب قبر کی ہے تو تعظیم کرنے والا کافر ہو جائے گا۔

(۶) حافظ عراقی المناوی فی فیض القدیر (۵/ ۲۷۴) میں لکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس غرض سے مسجد بناتا ہے کہ اسے مسجد کے احاطہ میں دفن کیا جائے تو وہ انسان ملعون ہے کیونکہ مسجد کی حد میں دفن کرنا حرام ہے اور دفن کی شرط مسجد کے وقف کے خلاف ہے پس معلوم ہوا کہ دین اسلام میں مسجد اور قبر دونوں کا اجتماع نہیں ہو سکتا اور اس نظریہ کی تائید مذکورہ بالا پوچھی حدیث سے بھی ہو رہی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تھا تو اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے تھے۔ پس یہ لوگ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔ پس یہ حدیث انبیاء و صالحین کی قبروں پر مساجد بنانے کی حرمت میں تصریح ہے اور یہ عمل صاف طور پر احکام نبویہ کے خلاف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارہویں حدیث

قبروں پر مساجد بنانے اور چراغ جلانے اور قبروں کی زیارت کرنیوالی عورت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔

حضرت ابن عباس رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ اور قبروں پر مسجدیں بنانے والوں پر لعنت کی اور قبروں پر چراغ جلانے والوں پر لعنت کی۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین کام کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ آپ کو غور کرنا چاہیئے کہ جس کام پر حضور رحمت العالمین لعنت بھیجیں وہ کتنا بُرا ذلیل اور حرام ہوگا قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں کو حضرت انور نے ملعون کہا ہے پھر وہ عورتیں کتنی گنہگار ہیں جو قبروں کے عرس پر حاضری دیتی ہیں اور عرسوں کے علاوہ ہر جمعرات کے دن بزرگوں کے روضوں پر سلام کرنے جاتی ہیں۔

پھر قبروں پر مسجدیں بنانے والے بھی ملعون ہیں قرستان میں نماز پڑھنی منع ہے حضور فرماتے ہیں۔ اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ تمام روئے زمین مسجد ہے یعنی سب جگہ نماز جائز ہے سوائے قرستان کے۔ (ابو داؤد)

جب قرستان میں نماز پڑھنی ہی منع ہوئی تو مسجد بنانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا پھر اگر کوئی کسی بزرگ وغیرہ کی تعظیم کے لئے مسجد بنائے تو یہ کفر ہے کہ خدا کا گھر اہل قبر کی خوشنودی کے لئے بناتا ہے۔ اور قبروں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر مسجدیں بنانے کے ایک معنی یہ ہیں کہ جو معاملہ مسجدوں میں خدا کے ساتھ کیا جاتا ہے وہ معاملہ قبروں کے ساتھ کرنے لگ جائیں پس ایسا شخص حضورؐ کی زبان پر ملعون ہے۔ (مزید تفصیل زیر عنوان "قبروں پر مساجد بنانے کا مطلب")

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر چراغ جلانے والوں پر بھی لعنت فرمائی ہے ہاں تو وہ عورتیں اور مرد گدی نشین اور مجاور جو قبروں پر چراغ جلاتے ہیں اور جو مولوی واعظ پیر، درویش، لوگوں کو قبروں پر چراغ جلانے کی رغبت دلاتے ہیں سب کے سب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ حدیث کے مطابق لعنتی ہیں ان لوگوں کو نبی رحمتؐ کی تخویف سے لرزہ براندام ہو کر قبروں پر چراغ جلانے سے باز آجانا چاہیئے۔

اگر کوئی اس نیت سے چراغ جلاتا ہے کہ صاحب قبر بزرگ خوش ہوگا۔ بلا ٹلے گی یا حاجت برآئے گی۔ تو ایسا شخص چراغ جلانے کے گناہ کا بار اٹھانے کے علاوہ دوئی کی ظلمتوں سے بھی دوچار ہو جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاہلانہ اعتراض کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو جب مسجد نبوی ؐ میں شامل کیا گیا۔ تو نہ کسی صحابی رضؓ نے روکا اور نہ کسی عالم نے مخالفت کی۔ بالکل بے بنیاد ہے

تاریخ ابن جریر (۵/۳۲۲-۳۲۳) اور تاریخ ابن کثیر (۹/۷۵۷۷۴) کے مطالعہ سے یہ وضاحت ہوتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو ولید بن عبدالملک کے عہد خلافت (۸۶ھ تا ۹۶ھ) میں مسجد نبوی میں داخل کیا گیا۔ ۸۸ھ میں ولید نے حاکم مدینہ عمر بن عبدالعزیز کو حکم دیا کہ مسجد نبوی ؐ از سر نو تعمیر کی جائے۔ چنانچہ اس نے حسب الحکم خلیفہ امہات المومنین کے حجرے اور دیگر ملحقہ مقامات خرید کر مسجد نبوی ؐ کے رقبہ میں اضافہ کیا۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کا روضہ بھی جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدفون تھے مسجد میں داخل کر دیا گیا۔ اس طرح آپ کی قبر شریف مسجد نبوی ؐ میں داخل ہو گئی۔

علامہ حافظ بن عبدالہادی رحؒ "الصارم المنکی" (ص ۱۳۶-۱۳۷) میں لکھتے ہیں کہ صحابہ رضؓ کی وفات کے بعد ولید بن عبدالملک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی خلافت میں سیدہ عائشہ رضؓ کے حجرہ کو مسجد نبوی میں داخل کیا گیا۔ صحابہ کرامؓ میں سب سے آخر میں جابر بن عبداللہؓ نے ۷۸ھ میں عبدالملک کی خلافت کے دور میں وفات پائی۔ اگرچہ صاحب مشکوٰۃ شریف نے جابر بن عبداللہ کا سن وفات ۷۴ھ تحریر کیا ہے تاہم وہ ہر لحاظ سے ولید بن عبدالملک کے دور خلافت کے وقت حیات نہیں تھے جہاں تک علماء کا تعلق ہے حافظ ابن کثیرؒ اپنی کتاب میں الہدایہ والنہایہ (ج ۹/ص ۷۳) میں قبر نبوی کو مسجد میں داخل کرنے کے واقعہ کو نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس وقت سعید بن مسیبؒ (المتوفی ۹۳ھ بمطابق مشکوٰۃ شریف) موجود تھے۔ یہ ایک بہت بڑے عالم اور فقہ تابعیؒ تھے اس تبدیلی پر ضرور ناراض ہوئے اور اس کا انکار کیا مگر خلیفہ وقت کے حکام کے پیش نظر ان کی بات مانی نہ گئی۔ بلکہ اس وقت کے حاکم مدینہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جو خوف خدا سے رات بھر رو رو کر عبادت کرنے والے تھے تب بھی ضرور ان کی مخالفت کی ہوگی مگر خلیفہ کے ماتحت ہونے کی صورت میں ان کی بھی نہ سنی گئی ہوگی۔

مختصراً یہ کہ اس وقت کے علماء کرام اور دیگر سلف صالحین نے انکار کیا ہوگا۔ مگر ولید بن عبدالملک نے اس میں بہتری سمجھی ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکیداً احکام کہ میری قبر کو بت نہ بنایا جائے یعنی اوپر مسجد بنا کر سجدے کرنے شروع کر دیئے جائیں کو سہواً نظر انداز کر دیا ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک بات قابلِ غور یہ بھی ہے کہ اگرچہ ولید بن عبدالملک فتوحات اور اصلاحات کی کامیابی کی بنا پر بڑے مشہور خلیفہ ہو گزرے ہیں تاہم وہ جاہل تھے اور علم کی دولت سے بے بہرہ تھے۔ ممکن ہے اسی وجہ سے لاشعوری طور پر وہ سنتِ رسول ﷺ پر کما حقہٗ عمل کرنے سے قاصر رہے ہوں

تواریخ مذکورہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مسجد نبوی کی تعمیر و مرمت ۹۱ھ میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

ولید نے دمشق سے کاریگر بھیجے۔ قیصر روم کو مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کا علم ہوا تو اس نے سونے کی کثیر مقدار، ایک سو کاریگر، بہترین کاری کے سامان سے لدے ہوئے چالیس اونٹ تحفے کے طور پر بھیجے۔ ۹۱ھ میں جب مسجد مکمل ہوئی تو ولید خود اسے دیکھنے مدینہ منورہ گیا۔

یاد رہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے وقت جبکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین موجود تھے۔ تو آپکو مسجد کے کنارے سیدہ عائشہ صدیقہ رضؓ کے حجرہ میں دفن کیا گیا۔ صحابہ کرامؓ نے آپ کو حجرہ میں اس لئے دفن کیا تاکہ کوئی اس پر مسجد تعمیر نہ کرے۔ نیز حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تھا کہ نبی جہاں فوت ہوں اسی جگہ دفن کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ دفن کے وقت حجرہ اور مسجد نبوی ﷺ کے درمیان دیوار حد فاصل تھی جس میں دروازہ لگا ہوا تھا جس سے آپ مسجد میں داخل ہوا کرتے تھے۔ ان حالات میں صحابہ کرامؓ کے وہم و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گمان میں بھی نہیں تھا کہ کسی دن قبر نبویؐ کو مسجد نبویؐ میں داخل کر لیا جائے گا۔

مختصراً یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو مسجد نبویؐ میں داخل کو روکنے کے نہ صحابہ کرامؓ ذمہ دار ہیں اور نہ ہی سلف الصالحین کے علماء کرام۔ بلکہ یہ سارا کام خلیفہ وقت ولید بن عبد الملک کے حکم پر ہوا جس نے مسجد کے تعمیری جذبہ سے سرشار ہو کر احادیث رسولؐ کی بھی پروا نہ کی۔ آگے اس کام کی جزا و سزا اس جل شانہٗ کے ہاتھ میں ہے۔ ممکن ہے خلیفہ وقت کی نیک نیتی پر اسے اجر عظیم سے نوازا جائے۔

(آمین)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کہنا کہ قبروں پر چراغ جلانیوالے پر لعنت کی متعلقہ حدیث میں لفظ "علی" کے معنی صرف قبر کے اوپر (کی سطح) مراد ہے۔ بالکل غلط فہمی ہے۔

ایک دوسرے مکتبہ فکر کے مفتی مسمی احمد یار خاں گجراتی نے جو یہ فتوے صادر فرمایا ہے کہ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ صلی علیہ وسلم نے حدیث مبارکہ متعلقہ میں عربی لفظ علیٰ ارشاد فرمایا ہے جس کے معنی (اوپر کی سطح) کے ہوتے ہیں۔ لہٰذا قبروں کے آس پاس چراغ جلانا جائز ہے یہ بالکل گمراہ کن اور خانہ ساز بات ہے کیونکہ ذیل کے قرآنی اور حدیث کے حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ "علیٰ" کے معنی اوپر کی سطح کے علاوہ آس پاس یا نزدیک کے بھی ہوتے ہیں۔ لہٰذا چراغ نہ اوپر جلانا جائز ہے اور نہ آس پاس۔

قرآن مجید کی آیات مبارکہ جن میں "علیٰ" کے معنی آس پاس یا نزدیک کے ہیں

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ (التوبہ: ۸۴)

اور (اے رسولؐ) ان میں سے کوئی مر جائے اسکا نماز جنازہ نہ پڑھیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں وہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے فاسق ہو کر مرے ہیں۔
یہاں پر "علیٰ" بمعنی قبر کے اوپر چڑھ کر نہیں بلکہ اس کے اردگرد ہے)

۲۔ اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وَّهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا

(البقرۃ: ۲۵۹)

ترجمہ: یا تو نے اس شخص کو نہ دیکھا جس کا گذر ایک بستی پر ایسی حالت میں ہوا کہ وہ چھتوں پر گری پڑی تھی۔

کیا یہاں "علیٰ" کا مطلب گری پڑی چھتوں پر گذرتے ہوئے جانا مطلب ہے نہیں بلکہ یہاں بھی آس پاس سے گذرتے ہوئے جانا مطلب ہے۔

(۳) وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْیَنَ وَجَدَ عَلَیْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ یَسْقُوْنَ

ترجمہ: اور (موسیٰ علیہ السلام) جب مدین کے پانی پر پہنچے تو وہاں کی ایک جماعت کو (مویشیوں کو) پانی پلاتے ہوئے پایا (القصص: ۲۳)

یہاں بھی ("علیٰ" سے مراد پانی (کنوئیں) کے اوگرد یا پاس ہے)

(۴) فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَآءٍ

(القصص: ۲۵)

پھر ان دونوں عورتوں میں سے ایک شرم و حیا کے ساتھ چلتی ہوئی۔ ان (موسیٰ علیہ السلام) کے پاس آئی۔

(۵) وَجَآءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ

(یوسف: ۵۸)

ترجمہ: اور یوسف کے بھائی (مصر) آئے، پھر اس کے پاس پہنچے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سو یوسف نے ان کو پہچان لیا اور انہوں نے یوسفؑ کو نہیں پہچانا
یہاں بھی "علیٰ" سے مراد نزدیک یا پاس ہے)
مگر اس سورۃ میں ہی "علیٰ" کے معنی اوپر (سطح) کے بھی ہیں
مثلاً۔

(۶) وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ

(یوسف : ۱۸)

ترجمہ: اور وہ سب یوسف کی قمیص پر جھوٹ موٹ کا خون
لگا لائے۔

احادیث مبارکہ مثالیں جن میں "علیٰ" کے معنی پاس یا نزدیک کے ہیں

(۱) عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍؒ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّاهْ اِكْشِفِيْ لِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ عَنْ ثَلٰثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَّلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَآءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَآءِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس گیا اور کہا اے میری
ماں میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں کی
قبر کھولدے اس نے تین قبروں کو کھولا نہ بہت بلند تھیں اور نہ بالکل متصل
زمین کے ساتھ بچھی ہوئی تھیں۔ ابطحی کی سرخ کنکریاں۔

(روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ اس حدیث کا اردو ترجمہ اس باب میں پہلے دیا جا چکا ہے تاہم (علیٰ) کے معانی کی وضاحت کے لئے عربی میں اسے دوبارہ تحریر کر دیا گیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ راوی قاسمؒ ابن محمدؒ (بن حضرت ابوبکر صدیقؓ) اپنی پھوپھی حضرت عائشہؓ کے پاس گیا۔

(۲) عَنْ اَنَسٍ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْفَنُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِيْ قَبْرِهَا فَنَزَلَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انسؓ سے روایت ہے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو دفن کرنے کے وقت حاضر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے میں نے آپ کی دونوں آنکھوں کو دیکھا وہ آنسو بہاتی ہیں فرمایا تم میں سے کوئی ہے جس نے آج رات اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو ابوطلحہ نے کہا میں ہوں آپ نے فرمایا تو قبر میں اتر پس وہ اتر سے۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

اس حدیث مبارکہ میں بھی (علیٰ) قبر کا معنی قبر کے پاس ہے نہ کہ قبر کے اوپر (سطح پر)

(۳) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَاَةٍ مَّاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسَطَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سمرہؓ بن جندب سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی ایک عورت پر جو اپنے نفاس میں مر گئی تھی آپ اس کے وسط میں کھڑے ہوئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں پر بھی (علیٰ) اُمِّ اَۃ کے معنی ہیں۔ نماز جنازہ پڑھی عورت کی میت کے پاس نہ کہ عورت کی میت کے اوپر۔

(۴) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ ثُمَّ اَتَی الْقَبْرَ فَحَثٰی عَلَیْہِ مِنْ قِبَلِ رَاْسِہٖ ثَلَاثًا۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی پھر قبر کے پاس آئے اور سر کی طرف سے تین لپ مٹی ڈالی۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔

یہاں کی صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ کے معنی ہیں جنازہ کے نزدیک نماز پڑھی نہ کہ اوپر میت کے۔

(۵) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا یُصَلّٰی عَلَیْہِ وَلَا یَرِثُ وَلَا یُوْرَثُ حَتّٰی یَسْتَھِلَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَلَا یُوْرَثُ۔

جابرؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے نہ وارث ہوگا اور نہ اس کا کوئی وارث بن سکے گا۔ یہاں تک کہ آواز کرے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر ابن ماجہ نے لَا یُوْرَثُ کے الفاظ نقل نہیں کیے۔

یہاں بھی لفظ عَلَیْہِ استعمال ہوا ہے جس کا معنی ہے اس کے پاس نماز جنازہ۔ نہ کہ اس کی میت کے اوپر نماز جنازہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۶) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَآءَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میت پر نماز جنازہ پڑھو اس کے لیے خالص دعا کرو۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

یہاں بھی میت پر نماز جنازہ کا مطلب ہے میت کے پاس لعنی (علیٰ) کا مطلب یہاں بھی پاس یا نزدیک ہے۔

(۷) عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْهَا وَاَنْ تُوْطَاَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ قبریں پختہ بنائی جائیں۔ اور یہ کہ ان پر لکھا جائے اور یہ کہ ان کو روندا جائے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

یہاں قبروں پر لکھنے کے لئے لفظ (علیٰ) یا عَلَیْهَا استعمال ہوا ہے اس کے بھی معنی چراغ نہ جلانے والی حدیث جیسے ہیں کیونکہ یہاں بھی مطلب ہے کہ نہ قبر کی سطح پر لکھا جائے اور نہ ہی کسی پتھر کی تختی پر لکھ کر سرہانے نصب کیا جائے یعنی تحریر نہ قبر کے اوپر ہو اور نہ آس پاس۔ افسوس کہ بدعتوں کی حوصلہ افزائی کرنے والوں نے اس میں بھی تبدیلی چلا کر قبروں کے سرہانے پر سنگ مرمر یا دوسرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پتھروں کی سلوں پر لکھا کر گاڑنے کو جائز قرار دیا ہوا ہے۔ چنانچہ قبرستان میں سے گزرنے والے ناظرین اس قسم کی بیشمار سنگدلانہ تختیوں کا مشاہدہ فرمائیں گے۔

مندرجہ بالا امثال سے یہ حقیقت پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر چراغ جلانے والے پر لعنت کی حدیث مبارکہ اور قبروں پر لکھائی کی حدیث مبارکہ میں (علی) کے ہر دو مطالب پیش نظر رکھے۔ لہٰذا خود ساختہ لفظی مطلب سامنے رکھ کر ان بدعات کی توصیہ اقرائی کرنا قابل صد افسوس ہے۔ امام الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ مخواہ میں نسخ نکال کر غلط وضاحت کرنا ان کے احکامات کو جھٹلانے کی بے جا کوشش ہے (اللہ رب العزت ایسے فتووں سے بچائے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح احکامات کے باوجود عجیب و غریب استدلال پر فتوے

قبر پر چراغ و لوبان اور اگربتی

کسی بزرگ کے مزار پر لوبان جلانا شرع شریف میں کیا حکم رکھتا ہے اور جو شخص جلانے والے کو فاسق اور بدعتی کہے اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ عود۔ لوبان وغیرہ کوئی چیز نفس قبر پر رکھ کر جلانے سے احتراز چاہیئے۔ اگرچہ کسی برتن میں ہو۔ لما فیہ من التفاؤل القبیح بطلوع الدخان من علی القبر والعیاذ باللہ۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ انہ قال لابنہ وھو فی سیاق الموت اذا انا مت فلا تفعلن نائحۃ ولا نار۔ الحدیث۔ شرح المشکوٰۃ للامام ابن حجر المکی میں ہے لانہا من التفاؤل القبیح مرقاۃ۔ شرح مشکوٰۃ میں ہے انہا سیئت للتفاؤل القبیح اور قریب قبر سگانا اگر وہاں نہ کچھ لوگ بیٹھے ہوں نہ کوئی تلاوت یا ذکر ہو بلکہ صرف قبر کے لئے جلا کر چلا آئے تو ظاہر منع ہے کہ اسراف و اضاعتِ مال ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میت صالح اس عرفے کے سبب جو اس کی قبر میں جنت سے کھولا جاتا ہے اور بہشتی نسیمیں، بہشتی پھولوں کی خوشبوئیں لاتی ہیں دنیا کے اگر دلیان سے غنی ہے اور معاذ اللہ دوسری حالت میں ہے اسے اس سے انتفاع نہیں تو جب تک سند مقبول سے نفع معقول نہ ثابت ہو تو سبیل اکتراز لازم ہے۔ وَلَا یُقَاسُ عَلَی الْوَرْدِ وَالرَّیَاحِیْنِ الْمُضَمَّخِ یَا سْتِحْبَابِہٖ فِیْ غَیْرِ مَا کِتَابٍ اور اگر بغرض حاضرین وقت فاتحہ خوانی یا تلاوت قرآن کریم و ذکر الٰہی سنگائیں تو بہتر و مستحسن ہے جو اسے فسق و بدعت کہے محض جاہلانہ جرأت کرتا ہے۔ یا اصول مرد دودھ وہابیت پہ مرتا ہے بہر حال یہ شرح مظہر پر افتراء ہے۔

(فتاوی رضویہ چہارم صـ ۱۴۱)

اگر بتی قبر کے اوپر رکھ کر نہ جلائی جائے سوئے ادب اور بدنمائی ہے۔ عالمگیری میں ہے۔ اِنَّ سَقْفَ الْقَبْرِ حَقُّ الْمَیِّتِ ۔ ہاں قریب قبر زمین خالی پر سکائیں کہ خوشبو محبوب ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاوی رضویہ چہارم صـ ۱۸۵)

بالجملہ حاصل حکم یہ ہے کہ قبور آئمہ پاس پر روشنی جبکہ فاتح سے کوئی مصلحت مصالح مذکورہ کے اشال سے نہ ہو ضرور اسراف ہے اور اسراف بیشک ممنوع اور اسی کو فقہا منع فرماتے ہیں کہ یہی علت منع بتاتے ہیں اور اگر زینت قبر مطلوب ہو تو قبر محل زینت نہیں اب بھی اسراف ہوا۔ بلکہ کچھ زائد یوں ہی اگر تعظیم قبر مقصود ہو کہ یہاں تعظیم نسبت نہیں۔ رہے مزارات محبوبان الٰہ ان میں اگر زینت قبر یا تعظیم نفس قبر کی نیت ہو یہاں بھی وہی ممانعت رہے گی کہ یہ نیتیں شرعاً محمود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ۔ اور اگر ان کی روح کریم کی تعظیم و تکریم مقصود ہو اب نہ اسراف ہے کہ نیت صالحہ موجود ہے نہ تعظیم قبر بلکہ تعظیم روح محبوب اور وہ شرعاً بلاشبہ مطلوب ۔!

امام اجل تقی الدین سبکی و امام نورالدین سمہودی و امام عبدالغنی نابلسی رحمہم اللہ تعالیٰ اس کو جائز بتاتے ہیں کہ کسی کے قدیب پر حکم لگانا کہ اسے تعظیم قبر ہی مقصود ہے نہ تعظیم روح ولی محض جزاف و بدگمانی و حرام نصِ قرآنی ہے ۔ الخ (فتاوی رضویہ چہارم ص ۱۶۰)

طواف و بوسۂ قبر

(فتاوی رضویہ سے اقتباسات)

بوسہ و طواف و سجدۂ قبر برائے تعظیم سے متعلق ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں ۔

الجواب:۔ بلاشبہ غیر کعبہ معظمہ کا طواف تعظیمی ناجائز ہے اور غیر خدا کو سجدہ ہماری شریعت میں حرام ہے ۔ اور بوسۂ قبر میں علماء کو اختلاف ہے اور احوط منع ہے ۔ (احکام شریعت سوم ص ۳۰۔)

پیر و مرشد کے مزار کا طواف کرنا اور مزار اور مزار کی چوکھٹ کو بوسہ دینا اور آنکھوں سے لگانا اور مزار سے الٹے پاؤں پیچھے ہٹ کر ہاتھ باندھے ہوئے واپس آنا جائز ہے کہ نہیں ؟

الجواب:۔ مزار کا طواف کہ محض بہ نیت تعظیم کیا جائے ناجائز ہے کہ تعظیم بالطواف مخصوص بخانۂ کعبہ ہے مزار کو بوسہ نہ دینا چاہیئے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علماء اس میں مختلف ہیں اور بہتر ہے بچنا اور اسی میں ادب زیادہ ہے
آستانہ بوسی میں حرج نہیں اور آنکھوں سے لگانا بھی جائز کہ
اس میں شرع شریف میں ممانعت نہ آئی اور جس چیز کو شرع نے منع
نہ فرمایا منع نہیں ہو سکتی قَالَ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ۔
ہاتھ باندھے الٹے پاؤں آنا ایک طرز ادب ہے اور جس
ادب سے شرع نے منع نہ فرمایا اس میں حرج نہیں ہاں اگر اس سے
اپنی یا دوسرے کی ایذا کا اندیشہ ہو تو احتراز کیا جائے۔
واللہ تعالیٰ اعلم (فتاوی رضویہ چہارم صـ۸)

بوسہ قبر و طواف قبر اور قبر کی بلندی کے متعلق ایک جواب میں فرماتے ہیں کہ

۱) بوسہ قبر و طواف قبر کی بلندی کے متعلق ایک جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔
بعضے علماء اجازت دیتے ہیں اور بعض روایات بھی نقل کرتے ہیں کشف الغطاء
میں ہے در کفایۃ الفقہی اشرے در تجویز بوسہ دادن قبر والدین نقل کردہ
وگفتہ در ایں صورت لایاس است و شیخ اجل ہم در شرح مشکوٰۃ
بوسہ رود آں در بعضے اشارت کردہ بے تعرض بجرح آں۔
مگر جمہور علماء مکروہ جانتے ہیں تو اس سے احتراز ہی چاہیئے
اشعۃ اللمعات میں ہے مسح نہ کند قبر را بدست و بوسہ نہ دہد آں را۔
کشف الغطاء میں ہے کذا فی عامۃ الکتب۔ مدارج النبوۃ میں ہے۔
بوسہ قبر والدین روایت فقہی می کنند و صحیح آست کہ لایجوز است۔
(واللہ تعالیٰ اعلم)

(۲) بعض علماء نے اجازت دی۔ مجمع البرکات میں ہے وَبِمَکَّۃَ اَنْ
یَّطُوْفَ حَوْلَہٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَعَلَ ذٰلِکَ مگر راجح یہ کہ
ممنوع ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا علی قاری منسک متوسط میں تحریر فرماتے ہیں الطواف من مختصات الکعبۃ فیحرم سؤال تبور الانبیاء والاولیاء۔ مگر اسے مطلقاً شرک ٹھہرا دینا جیسا کہ طائفہ وہابیہ کا مزعوم ہے محض باطل وغلط اور شریعت مطہرہ پر افتراء ہے۔

(۳) ایک بالشت یا کچھ زائد۔۔۔۔ زیادہ فاحش بلندی مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ چہارم ص ۸۰-۸۱)

فتاویٰ رضویہ کا تجزیہ

(۱) بحوالہ حدیث متعلقہ بروایت حضرت ابن عباسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے مگر امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی نے یہ فرماتے ہوئے جائز قرار دیا ہے کہ چراغ اور عود اور لوبان صرف قبر کے لئے یعنی اینٹ پتھر اور پختہ کی تعمیر کی زینت اور تعظیم کے لئے جلائے جائیں تو اسراف ہے اور منع ہے۔

یاد رہے کہ عود اور اگر ایسی اقسام کی لکڑیاں ہوتی ہیں جن کو جلانے سے عمدہ خوشبو نکلتی ہے۔ اسی طرح لوبان ایک قسم کی گوند ہوتی ہے جس کو بھی جلایا جائے تو خوشبودار دھواں نکلتا ہے۔ فاضل مولانا مزید فرماتے ہیں کہ مزارات محبوبان اللہ کے مزارات کے لئے اگر اس نیت سے کیا جائے تو منع ہے۔ ہاں اگر اولیاء کرام کی روح کریم کی تعظیم وتکریم مقصود ہو تو نہ اسراف ہوا نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعظیم قبر اور نیت صالح بھی موجود ہے تو یہ شرعاً مطلوب ہے یعنی جائز ہے۔ اور اگر بتی قبر کے اوپر رکھ کر نہ جلائی جائے۔ بلکہ قبر کے قریب خالی زمین پر رکھ کر جلائی جائے۔ تو محبوب ہے۔

(۲) زائرین مزارات قبر پر چراغ بخود۔ لوبان اور اگر بتیاں عمارات کی اینٹ پتھر کی تعظیم کی خاطر تو جلا کر نہیں رکھتے۔ بلکہ وہ تو صرف اہل مزارات کی تعظیم و تکریم سے خوشنودی حاصل کرنے کے لئے یہ نذروں کے طور پر کرتے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں؟

(۳) اس کتابچہ میں بحوالہ تورات یہ انکشاف بھی کیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کے مشرکین اللہ کے سوا دوسرے معبودوں یعنی دیوی دیوتاؤں کو لوبان جلا کر اس کی خوشبو بطور نذرانہ پیش کرتے تھے۔ کیا مزارات کی پوجا کرنے والے ہو بہو ان مشرکین کے مشابہ نہیں؟ اس مشابہت سے انہیں بھی مشرک کہنا کیوں جائز نہیں؟۔

(۴) یہ بھی مضحکہ خیز دلیل ہے کہ چراغ یا عود۔ اور اگر بتیاں وغیرہ قبر یا مزار کے اوپر رکھ کر نہ جلائی جائیں۔ بلکہ قریب ہی زمین پر رکھ کر ایسا کیا جائے۔ کیا ان کے عمل و اثر میں کوئی فرق پڑے گا۔ ان چیزوں کے نہ جلانے کا صرف مقصد یہ ہے کہ مزارات پر اور گرد و نواح میں روشنی اور خوشبو نہ ہو مگر ہر دو طریقوں سے نتیجہ تو وہی رہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس حکم کو توڑنے مروڑنے یا رخنہ اندازی کرنے کا کیا فائدہ کیا ایسی ترمیمیں کار ثواب ہیں؟۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۵) اب رہا قبروں پر طواف اور بوسہ دینا تو چونکہ حج کے موقع پر خانہ خدا کا طواف اور حجر اسود کا بوسہ شعائر اللہ میں شامل ہیں جسکی سزاوار صرف اللہ جل شانہٗ کی ذات ہے کوئی دوسرا غیر اللہ معبود نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اگر کسی اہل مزار کے لئے یہ دونوں شعائر روا رکھے جائیں گے تو یقیناً یہ شرک ہے بلکہ جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ امام شافعیؒ کے مسلک میں یہ اعمال یعنی قبروں کو مسجد (سجدہ گاہ) بنانا۔ قبروں کو بتوں کی طرح پوجنا۔ قبروں کا طواف کرنا۔ قبروں کو بوسہ دینا اور قبروں کی طرف نماز پڑھنا سب کے سب گناہ کبیرہ میں شامل ہیں۔

(۶) ذرا غور کیجئے مزار پر بوسہ دینے اور آستانہ پر بوسہ دینے میں کیا فرق ہے۔ ہر دونوں عمل صرف اور صرف اہل قبر کے پوجنے کا یکساں طور پر اظہار ہیں قطعاً کوئی فرق نہیں حجر اسود کے بوسہ کے مشابہ ہیں تو کیا یہ شرک نہ ہوا؟ اب رہا مزار کی چوکھٹ کے بوسہ کے علاوہ آنکھوں پر لگانا اور مزار سے الٹے پاؤں پیچھے ہٹ کر ہاتھ باندھے ہوئے واپس آنا وغیرہ تو فاضل بریلوی کے اپنے اور اس میں حوالہ شدہ فتاویٰ کی رو سے نتیجتاً یہ کہا گیا ہے کہ یہ ممنوع ہے۔ مکروہ ہے مگر شرک نہیں ہے۔ ذرا بت پرست اقوام کی تواریخ کا مطالعہ کیجئے۔ کیا یہ مشرکانہ اعمال انہوں نے اپنے خود ساختہ معبودوں کی تعظیم کیلئے نہیں کیے کیا مندر پوجاری آج بھی مندر میں ہاتھ باندھ کر تعظیماً آگے پیچھے نہیں چلتے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۷) اب رہا سوال آنکھ پر لگانے کا تو یہ بھی حد درجہ کی تعظیم کا اظہار ہے۔ کیا ہم نے کبھی قرآن مجید۔ فرقانِ حمید یعنی اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب کے علاوہ تلاوت کے لئے ہاتھوں میں پکڑتے ہی بوسہ کے بعد آنکھوں پر لگانے والی تعظیم و تکریم والی حرکت بھی صرف شعائر اللہ کے لئے مخصوص ہے۔ ہر حاجی نے دیکھا ہوگا کہ بعض زائرین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اطہر کی جالیوں کو چھو کر چومنے اور آنکھوں سے لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر وہاں سعودی عرب کی حکومت کے ڈیوٹی پر احکام شرک شرک کہہ کر انہیں منع کر دیتے ہیں۔

لہٰذا اس ساری بحث سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ پختہ قبریں بنانا اور مزارات اولیاء کرام کے ساتھ ایسے اعمال روا رکھنا جو مشرکانہ زمرہ میں آتے ہوں پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ قرآن کریم میں ارشادِ ربانی کے مطابق باقی سب گناہوں کی بخشش ہو سکتی ہے سوائے شرک کے۔ اللہ تعالیٰ ایسے کاموں سے بچائے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف اللہ تعالیٰ ہی قادر مطلق اور کارساز ہے

قرآن کریم میں بار بار اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ دکھ درد دینے والی اور دور کرنے والی ذات باری تعالیٰ ہے کسی دوسرے کے احاطہ اختیار سے یہ سب چیزیں باہر ہیں لہٰذا دوسری مخلوق کے سامنے ان مصائب و تکالیف کے مداوا کے لئے نہ جھکو نہ سجدے کرو۔ اور نذر و نیاز پیش کرو۔ اس ضمن میں ارشاد ربانی ہے۔

(۱) مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ (التغابن: ۱۱)

ترجمہ: اللہ کے حکم کے بغیر کوئی مصیبت نہیں پہنچتی۔

اس کے علاوہ مزید فرمایا۔

(۲) وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۚ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ (یونس: ۱۰۷)

ترجمہ: اور اگر تجھ کو خدا کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے۔ اور اگر تجھ کو کسی قسم کا فائدہ پہنچانا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔

تشریح: اگر اللہ تعالیٰ تجھے فقر، فاقہ، بیماری، بیروزگاری، اور غم واندوہ میں مبتلا کرے تو اس کے سوا کوئی پیر، فقیر، ولی، شہید، نبی، مرسل اس کو دور کرنے والا نہیں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کسی کو مال و دولت، عزت، اولاد، صحت وغیرہ سے فائدہ پہنچانا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں۔ لہٰذا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ مزاروں پر چڑھاوے چڑھا کر اور پیر پیراں حضرت غوث اعظم کی گیارہویں پکانے سے اس کے دکھ درد مٹ جائیں گے یا دولت اور راہ لاد وغیرہ ملے گی تو یہ کام مشرکانہ عقیدہ ہے۔

قرآن مجید میں غیر اللہ کے معبودوں کی بے بسی کی کتنی یہ خوبصورت مثال ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوا۔

(۳) يَاأَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ۔ (الحج ۷۳)

ترجمہ: اے لوگو ایک مثال دی جاتی ہے اس کو کان کھول کر سنو۔ جنہیں تم خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہو وہ ایک مکھی کو تو پیدا نہیں کر سکتے اگرچہ سب کے سب جمع ہو جائیں۔ اور اگر ان سے مکھی کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ ان سے چھڑا نہیں سکتے۔ ایسا عابد بھی بودا اور ایسا معبود بھی بودا۔ (بے بس)

اس آیت کریمہ کے بعد مومنوں کو یہ نصیحت کی گئی ہے۔

چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

(۴) يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۔ (الحج ۷۷)

ترجمہ: اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور بندگی کرو اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رب کی اور بھلائی کرو تاکہ تمہارا بھی بھلا ہو۔

سب بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے کرنے کے عہد کی تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ حکم ہوتا ہے۔

(۵) قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (الانعام ۱۶۳ تا ۱۶۴)

ترجمہ:۔ تو کہہ کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو پالنے والا ہے سارے جہان کا ہے۔ کوئی نہیں اس کا شریک اور یہی مجھ کو حکم ہوا۔ اور میں سب سے پہلے فرمانبردار ہوں۔

تشریح:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آپ کہہ دیں کہ میری بدنی عبادات مثلاً نماز وغیرہ اور مالی عبادات مثلاً قربانی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور ان عبادات میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔ یہ آیات مبارکہ ان حالات میں نازل ہوئیں جبکہ مشرکین مکہ بدنی اور مالی عبادات مذکورہ دوسرے معبودوں کے لئے کرتے تھے۔ یہاں سے یہ بات بھی کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ کہ قربانی کی شکل میں نذر و نیاز بھی صرف اللہ وحدہٗ کے سوا کسی کے لئے نہیں۔ اگر کوئی کسی دوسرے کے لئے کریگا تو وہ مشرکین میں شامل ہوگا۔

علاوہ ازیں نمازوں میں ہم بار بار یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم صرف اور صرف تیری عبادت کرتے ہیں۔ اور صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبروں میں پڑے ہوئے جنکو تم پکارتے ہو وہ تمہاری آواز نہیں سنتے اور سنیں بھی تو تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے (القرآن)

(ا) ارشاد ربانی ہے۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَاۗءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝ (فاطر ۱۳ تا ۱۴)

یہ اللہ ہے تمہارا رب اس کے لئے بادشاہی ہے۔ اور جن کو تم پکارتے ہو۔ اس کے (اللہ کے) سوائے۔ وہ مالک نہیں کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کے۔

اگر تم ان کو پکارو سنیں تمہاری پکار۔ اور اگر سن لیں۔ پہنچیں نہیں تمہارے کام پر۔ اور قیامت کے دن منکر ہوں تمہارے شریک ٹھہرانے سے اور کوئی نہیں بتلائے گا تجھ کو جیسا کہ بتلائے خبر رکھنے والا (اللہ)

تشریح: یعنی مشرکین کے معبود کسی حقیر سے حقیر چیز کے بھی مالک نہیں۔ اور نہ ہی تمہاری درخواستوں پر کوئی کارروائی کرنیکی طاقت رکھتے ہیں۔ بلکہ قیامت کے دن وہ کہیں گے کہ ہم نے ان لوگوں کو ہرگز نہیں کہا یا ترغیب دی کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراؤ۔

(ب) قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَاۗءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰي بَيِّنَتٍ مِّنْهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝ (الفاطر: ۴۰)

تو کہہ بھلا دیکھو تو اپنے شریکوں کو جن کو پکارتے ہو۔ اللہ کے سوائے۔ دکھلاؤ تو مجھ کو جو کچھ کہ خلق کیا انہوں نے زمین میں؟ یا جو کچھ ان کا ساجھا ہے آسمانوں میں یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے۔ کہ یا اس کی سند پر قائم ہیں۔ کوئی نہیں۔ پر جو وعدہ جتلاتے ہیں ایک دوسرے کو سب فریب ہے۔

تشریح:۔ اس آیت کریمہ کا مطلب مذکورہ آیات نمبر ۱۳ اور ۱۴ کا ہی ہے سوائے اس کے کہ آخر میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ گنہگار لوگ جن میں پیشوا پیر پنڈت۔ پروہت۔ کاہن، واعظ مجاور اور اس کے ایجنٹ شامل ہیں اپنی دوکانیں چمکانے کے لئے عوام کو اُلّو بنا رہے ہیں اور طرح طرح کے قصے گھڑ کر جھوٹے بھروسے دلا رہے ہیں کہ خدا کو چھوڑ کر فلاں فلاں کا دامن تھام لوگے تو دنیا کے سارے کام بھی بن جائیں گے اور آخرت میں چاہے کتنے ہی گناہ سمیٹ کر لے جاؤ۔ وہ اللہ سے تمہیں بخشوا لیں گے۔

(ج) قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ ائْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ (الاحقاف ۴ تا ۵)

تو کہہ بھلا دیکھو تو جنکو تم پکارتے ہو۔ اللہ کے سوا دیکھلاؤ تو مجھکو کیا بنایا انہوں نے زمین یا اُنکا کچھ ساجھا ہے آسمانوں میں لاؤ میرے پاس کوئی کتاب اس سے پہلے کی یا کوئی علم جو چلا آتا ہو اگر تم ہو سچے اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہے جو پکارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے سوائے ایسے کو نہ پہنچے اس کی پکار کو دن قیامت تک اور ان کو خبر نہیں ان کے پکارنے کی۔

(د) وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾ (النحل: ۱۹ تا ۲۱)

ترجمہ:۔ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو۔ اور اللہ کو چھوڑ کر جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کرتے اور خود وہ مخلوق ہیں وہ مردہ ہیں ان میں جان نہیں اور ان کو خبر نہیں کب اٹھائے جائیں گے۔

(ر) اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ (النمل: ۸۰)

ترجمہ (اے پیغمبر) تو مُردوں کو نہیں سنا سکتا اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتا ہے جب وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں۔

(س) وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾ (الفاطر: ۲۲)

اور نہیں برابر زندے اور مردے۔ اللہ سنا دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور (اے پیغمبر) جو لوگ قبروں میں مدفون ہیں تم ان کو اپنی باتیں نہیں سنا سکتے۔

صاف ظاہر ہے کہ جب پیغمبر خدا مُردوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکتے تو عوام کی کیا مجال کہ قبروں میں پڑے ہوئے صالحین تک اپنی آواز سنا سکیں۔ پنانچہ مُردوں کو آواز سنانا اور مُردہ دلوں کو مومن بنانا صرف اللہ کی مدد سے ممکن ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ش) وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ (آلِ عمران: ۱۲۶)

اور نہیں ہے مدد کہیں سوائے اللہ کے جو ہے زبردست حکمت والا

(ص) قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا (الجن: ۲۱)

(کہدے اے محمدؐ) میں تمہارے نقصان اور بھلائی کا اختیار نہیں رکھتا۔

(ط) مومنوں سے کہا گیا ہے کہ ہر نماز میں کہیں

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (الفاتحہ: ۴)

ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں

(ع) وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ

(البقرۃ: ۱۰۷)

اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں ہے۔

چنانچہ ان ارشاداتِ ربّانی کی تائید میں حدیث ہے کہ:۔

جب تو مدد چاہے تو اللہ سے ہی مدد چاہ (مشکوٰۃ)

(۳) صرف اللہ تعالیٰ ہی کارساز اور سفارشی ہے

قرآن مجید میں بار بار فرمایا گیا ہے۔ کہ جن کو تم نے اللہ کے علاوہ معبود بنا رکھا ہے۔ اس لئے کہ وہ دنیا اور آخرت میں تمہارے مددگار اور سفارشی ہوں گے تو یہ بالکل غلط عقیدہ ہے۔ یہ اولیاء پرستی تمہارے کسی کام نہ آئے گی۔

ارشادِ ربّانی ہے۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ
قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا
فِي الْاَرْضِ ط سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ
(۔یونس، آیت ۱۰)

اور (مشرک) خدا کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ تو ان کو نقصان ہی پہنچا سکتی ہیں، اور نہ ان کو فائدہ ہی پہنچا سکتی ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے یہ (معبود) اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ (اے پیغمبرؐ! ان لوگوں سے) کہو کہ تم اللہ کو ایسی چیز (خدا کے شریک) کی خبر دیتے ہو جس کو وہ نہ تو آسمانوں میں پاتا ہے، اور نہ زمین میں، وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک اور بلند تر ہے۔"

تشریح: اس آیت میں خدا کہتا ہے کہ میرے علم میں نہ تو کوئی آسمانوں میں سفارشی، حاجت روا، مشکلکشا، نافع اور ضار ہے اور نہ ہی زمین میں ہے۔ پھر تم اللہ سے زیادہ علم اور خبر رکھتے ہو؟ جو کہتے ہو، فلاں حاجت روا ہے، فلاں مشکلکشا ہے۔ فلاں ڈوبی ہوئی ناؤ کو ترانے والا ہے۔ فلاں بیٹا بخشنے والا ہے، فلاں بندِ غم سے آزاد کرنے والا ہے۔ فلاں دین و دنیا میں شاد کرنے والا ہے، فلاں دستگیر ہے، فلاں گنج بخش ہے۔ فلاں میرا خدا کے پاس سفارشی ہے۔ فلاں بگڑی بنانے والا ہے۔ فلاں لیکھ میں میکھ مارنے والا ہے۔ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ اللہ تعالےٰ تمہارے ان شرکیہ قولوں، فعلوں، عملوں اور عقیدوں سے پاک، منزہ اور بہت بلند ہے۔

اولیاء اور بزرگ جب تک زندہ رہتے ہیں وہ لوگوں کو توحید کی تعلیم ہی دیتے ہیں۔ انہیں خدا کے در پر جھکاتے ہیں۔ شرک مٹاتے اور خدا کی خالص عبادت کرتے اور کراتے ہیں۔ پھر جب وہ فوت ہو جاتے ہیں تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ ان کی قبروں کی پوجا پاٹ کر کے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اور قبروں کی پرستش کرانا شیطان کا سب سے بڑا حیلہ اور مکر ہے لوگوں کو جہنم میں گرانے کے لئے لوگ بزرگوں کی محبت اور ارادت کے سبب انکے مزاروں پر بہت کچھ شریعت کے خلاف کر گزرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ نیک کام کر رہے ہیں۔ مثلاً عرس منانا۔ سجدے کرنا۔ نذریں نیازیں ماننا۔ مجاور بننا۔ اور اعتکاف کرنا وغیرہ۔ یہ سب غیر شرعی کام ہیں۔

ثابت ہوا دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی مددگار ہے نہ کارساز ہے۔ اور نہ کوئی سفارشی ہے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ نزولِ وحی یعنی قرآن مجید کی تفسیر کے طور پر مبعوث ہوئے ہیں تو وہ بھی اس طرح ایک حدیث صحیح میں تاکیداً ارشاد فرماتے ہیں۔

(۲) وَاِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ جب تم مانگو تو اللہ سے مانگو اور جب مدد طلب کرو تو صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روز محشر مشائخ، اولیاء اور انبیاء کرام کا اپنی قبور پر مشرکین کی غیر شرعی حرکات سے لاتعلقی کا اظہار اور ایسا ہی اظہار حضرت عیسیٰؑ اور ملائکہ کا مشرکین کے لئے

مذکورہ بالا بزرگان دین قیامت کے روز اپنی قبروں کی پرستش کرنے والے مشرکین کے غیر شرعی اعمال کی ذمہ داری ہرگز ہرگز قبول نہ کریں گے چنانچہ اس بات کی تصدیق قرآن کریم میں ذیل کے ارشادات سے بلاشک وشبہ ہوتی ہے۔

(۱) وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ ءَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنبَغِي لَنَا أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِن مَّتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ ۖ وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا ۝ فَقَدْ كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ ۖ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا نَصْرًا ۚ وَمَن يَظْلِم مِّنكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا ۝ (الفرقان: ۱۷ تا ۱۹)

ترجمہ: اور جس دن اللہ ان کو (مشرکین کو) اور جن کو وہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر پوجتے تھے (اولیاء اور انبیاء وغیرہ) کو جمع کرے گا۔ پھر فرمائے گا کہ کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا یہ خود ہی راہ راست سے بھٹک گئے تھے ؟۔

وہ عرض کریں گے تو پاک ہے (شرک سے) ہماری کیا مجال تھی کہ تیرے سوا اور کارسازوں کو تجویز کریں۔ لیکن تو نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو آسودگی دی یہاں تک کہ تیری یاد بھلا بیٹھے اور (دل) یہ لوگ خود ہی برباد ہوئے۔ ان (مشرکین) سے کہا جائے گا کہ انہوں نے (تمہارے معبودوں نے) تو تمہاری باتوں میں جھوٹا ٹھہرایا۔ اب تم نہ تو خود ٹال سکتے ہو۔ اور نہ مدد دیئے جا سکتے ہو۔ اور جو تم میں ظالم (گنہگار) ہوگا ہم اس کو بڑا عذاب چکھائیں گے۔

(۲) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا۔

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

(المائدہ ۵: ۱۱۶)

ترجمہ:- (اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے) جب اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تو نے ان لوگوں سے کہدیا تھا۔ کہ مجھ کو (عیسیٰ علیہ السلام) کو اور میری ماں (مریم) کو بھی خدا کے علاوہ معبود قرار دے لو۔ (عیسیٰؑ) کہیں گے کہ تو پاک ہے (مشرک سے) مجھے کس طرح زیبا تھا۔ کہ میں ایسی بات کہتا۔ جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر میں نے کہا ہوگا تو ضرور تجھے اس کا علم ہوگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو میرے دل کے اندر کی بات جانتا بھی ہے اور میں تیرے علم میں جو کچھ ہے۔ اس کو نہیں جانتا۔ تمام غیبوں کا جاننے والا تو ہی ہے۔

(۳) یہ سمجھ کر کہ مخلوقات میں ملائکہ اللہ باری تعالیٰ کے سب سے زیادہ قرب میں ہونے کے سبب بارگاہ الٰہی میں بہتر سفارشی ہو سکتے ہیں۔ بعض لوگوں نے ان کی پرستش کی چنانچہ اللہ جل شانہٗ وہی سوال ان سے دوہرائے گا۔

چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ۔ قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا۔ وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ

(سبا: ۴۰ تا ۴۲)

ترجمہ: اور جس دن اللہ تعالیٰ (ان سب فرشتوں کی پوجا کرنے والوں) کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ عرض کریں گے (شرک) سے پاک ہے تیری ذات ہمارا تو تجھ سے تعلق ہے۔ نہ کہ ان لوگوں سے۔ بلکہ یہ لوگ تو جنوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ان میں اکثر انہیں پر اعتقاد رکھتے تھے (سو آج تم میں سے (عابد اور خود ساختہ معبودوں میں سے) نہ کوئی کسی کو نفع پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ نقصان پہنچانے گا اور ہم ظالموں (مشرکین) سے کہیں گے کہ جس دوزخ کے عذاب کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ اس کا مزہ چکھو۔

تشریح :۔ مندرجہ بالا ارشادات ربانی سے یہ تصریح ہوتی ہے کہ ذات الٰہی کو چھوڑ کر جن لوگوں نے بزرگان دین یعنی انبیاء و مرسلین علیہم السلام اور اولیاء کرام کی پرستش کی یعنی ان کے بُت بنا کر یا قبر پرستی کی شکل میں۔ وہ مشرکین ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کو خدا تصور کر کے پوجنے والوں کا حشر ہوگا۔ اور اللہ کے فرشتوں کی پوجا کرنے والوں کو بھی دوزخ کا مزہ چکھنا ہوگا۔ کیونکہ ان گروہان مشرکین کے معبود اس دن انہیں گمراہی پر چلنے کی ذمہ داری ہرگز نہیں لیں گے لہٰذا انہیں ان شرکوں کے بدلے جن میں وہ ملوث رہے جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

یاد رہے کہ کتاب اللہ میں بار بار مشرکین کو متنبہ کیا گیا ہے کہ شرک ایک ایسا گناہ عظیم ہے کہ جسے اللہ بزرگ و برتر ہرگز ہرگز معاف نہیں کریگا۔ البتہ وہ غفور الرحیم ہے۔ دوسرے ہر قسم کے گناہ کو چاہے گا تو معاف کر دے گا۔

بھائیو! اب بھی وقت ہے قبر پرستی سے باز آجاؤ۔ ورنہ بے حد پچھتانا پڑے گا۔ اور روز محشر کے بعد کچھ نہیں ہو سکیگا۔ اپنی حاجات کے لئے بدنی۔ زبانی۔ مالی سب عبادات خدائے واحد کے لئے روا رکھ کر شرک سے بچ جاؤ۔

(آمین)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینا ناقابلِ معافی گناہ اور جسکے مرتکب کرنیوالے پر جنت حرام (القرآن)

چنانچہ اس ضمن میں ارشادِ ربانی ہے:۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا ﴿النساء، ۴۸﴾

ترجمہ: یقیناً اللہ اس امر کو معاف نہیں کرے گا کہ اس کا شریک بنایا جائے۔ ہاں اس کے ماسوا دوسرے جس قدر گناہ ہیں، انہیں وہ جس کے لئے چاہے گا معاف کر دے گا۔ کیونکہ جس نے اللہ کا شریک قرار دیا اس نے ایک بڑا گناہ اور افترا کیا۔

(۲) اسی سورۃ مبارکہ کی آیت نمبر ۱۱۶ میں بھی یہی ارشادِ ربانی ہے۔ ماسوائے آخری الفاظ کے جہاں ایک بڑا گناہ اور افترا کیا کی بجائے یہ معافی ہیں کہ وہ گمراہی میں بہت دور نکل گیا،،

(۳) إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿المائدہ: ۷۲﴾

ترجمہ:۔ جو شخص اللہ کا شریک قرار دیتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ آگ ہے۔ ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

(۴) یاد رہے کہ شرک ایک اتنا سنگین ترین گناہ ہے کہ سورۃ انعام میں اللہ تعالیٰ نے کم و بیش اٹھارہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کا نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنام ذکر کرنے کے بعد شرک متعلق اس طرح ارشاد فرمایا۔

وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (الانعام: ۸۹)

اگر ان لوگوں نے شرک کیے ہوتا تو ان کا کیا کرایا سب غارت ہو جاتا۔

(۵) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ ایک عظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور اللہ کے حبیب تھے پھر بھی شرک کے متعلق ذاتِ باری تعالیٰ کا لہجہ کس قدر سخت ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

(الزمر: ۶۵)

ترجمہ، یقیناً آپ کی طرف اور آپ سے پہلے والے لوگوں کی طرف یہ وحی بھیجی کہ اگر تم شرک کرو گے تو تمہارے عمل بیکار ہو جائیں گے اور ضرور بضرور تم گھاٹا اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

مشرکین مکہ حاجت روائی کیلئے خدا اور اولیاء اللہ دونوں کو شامل کرتے جبکہ حال کے مشرکین صرف اولیاء اللہ سے مدد کے طلب گار ہیں۔

چنانچہ قرآن پاک کی حسب ذیل آیات مبارکہ سے مذکورہ بالا روشنی پر روشنی پڑتی ہے۔

(۱) فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ (العنکبوت: ۶۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:۔ پس جب (مشرک لوگ) سوار ہوتے ہیں کشتی میں اور کشتی طوفان میں غرق ہونے لگتی ہے۔ تو پکارتے ہیں صرف اللہ ہی کو خالص کرتے ہوئے اس کی (عبادت شرک ہے) پھر جب خدا ان کو دریا سے نجات دیکر خشکی کی طرف پہنچا دیتا ہے تو نجات پاتے ہی وہ شرک کرنے لگتے ہیں۔ لات و منات کی طفیل بچ گئے لاؤ نذر نیاز ان کی)

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۔ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

(الاعراف: ۱۸۹-۱۹۰)

ترجمہ: (لوگو سنو) وہی (قادر مطلق) ہے جس نے تم کو ایک جان (آدمؑ) سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ مرد کو عورت کو سکون ملے تو جب مرد عورت تو عورت کو حلقہ سا حمل رہ جاتا ہے۔ (نطفہ قرار پاتا ہے) پھر وہ اس حمل کو لئے پھرتی (پھر جب حمل بڑھ جانے سے عورت زیادہ بوجھل ہو جاتی ہے۔ تو عورت مرد) دونوں خدا سے اپنے پروردگار سے دعا مانگتے ہیں کہ (اے خدا) اگر تو ہم کو (جیتا جاگتا) پورا بچہ عنایت کرے گا تو ہم تیرا احسان مانیں گے پھر جب (خدا)۔ ان کو (جیتا جاگتا) پورا بچہ عنایت کرتا ہے تو اس (بچہ) میں جو خدا نے ان کو عنایت کیا تھا خدا کے شریک بنانے لگتے ہیں سو خدا تعالیٰ کی شان ان کے شرک سے بہت بلند ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ استدلال کہ مزارات کے اولیاء کرام کو سجدہ جائز ہے کیونکہ آدمؑ کو فرشتوں نے سجدہ کیا اور یوسفؑ کو اس کے والدین اور بھائیوں نے سجدہ کیا تھا بالکل غلط فہمی پر مبنی ہے

سجدہ کے معنی اور مدارج

۱۔ سجدہ کا لفظ عربی زبان میں جھکنے کے معنی میں آتا ہے۔ روایات میں اس کے دو مدارج کا ذکر ہے۔ اولاً سجدۂ عبادت یا پرستش سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی غیر کے لئے ہرگز جائز نہیں دوم سجدۂ تحیت یا تعظیم جو پچھلے مذاہب میں غیر اللہ کے لئے جائز تھا۔

سجدۂ عبادت میں جھک کر پیشانی اور ناک زمین کی سطح پر رکھی ہوتی ہے۔ جبکہ سجدہ تحیت میں صرف رکوع کی حد تک جھکنا ہوتا ہے۔ بنی اسرائیل میں سجدۂ تحیت یا تعظیم کی اس رسم کا عام رواج تھا۔ تورات اور بائیبل میں اسکی بکثرت مثالیں ہیں۔ چنانچہ بائیبل (پیدائش: ۱۸-۳) میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے جب اپنے خیمہ کی طرف تین آدمیوں کو آتے دیکھا تو ان کے استقبال کے لئے دوڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور زمین تک جھکے"۔ ان الفاظ کا عربی ترجمہ والی بائیبل میں اس طرح لکھا گیا ہے" فلما نظر رکض لاستقبالھم من باب الخیمہ و سجد الی الارض"

آگے چل کر بائیبل ہی میں جس موقع پر بنی حتّ نے حضرت سارہ کے دفن کے لئے قبر کی زمین مفت دی وہاں اردو بائیبل کے الفاظ اس طرح ہیں۔

"ابرھام نے اٹھ کر بنی حتّ کے آگے جو اس ملک کے لوگ ہیں۔ آداب بجا لا کر ان سے یوں گفتگو کی" اور عربی ترجمہ کی بائیبل کے مطابق:

"فقام ابراہیم وسجد لشعب الارض لبنی حتّ"

(تکوین: ۲۳ - ۷)

اور جب ان لوگوں نے قبر کی زمین ہی نہیں بلکہ پورا کھیت اور ایک غار زمین میں پیش کر دیا تب۔

"ابرھام اس ملک کے لوگوں کے سامنے جھکا" عربی میں بائیبل کے یہی الفاظ اس طرح ہیں۔

"فسجد ابراھیم امام شعب الارض"

(تکوین: ۲۳ - ۱۲)

ان مثالوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس طرح سجدے کا مفہوم وہ نہیں جو اب اسلامی اصطلاح میں سمجھ لیا گیا ہے

(بحوالہ تفسیر سورۃ یوسف حاشیہ نمبر ۷۰ از تفہیم القرآن (مصنف علامہ ابوالاعلیٰ مودودی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس تفصیل سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو جو اس کے والدین اور بھائیوں نے سجدہ کیا وہ سجدہ تحیت یا تعظیمی تھا۔ باقی رہا سوال حضرت آدم علیہ السلام کا کہ اس کو فرشتوں نے سجدہ کیا تو اس میں شرک کا کوئی پہلو نہیں۔ اس لئے کہ اولاً تو سجدہ خدا کے حکم کی تعمیل تھا اس لئے گویا خدا ہی کو سجدہ تھا۔ ثانیاً سجدہ شرک کی علامت اسلام میں قرار دیا گیا ہے اسلام سے پہلے اس کی اہمیت تعظیم کے ایک طریقہ سے زیادہ کچھ بھی نہیں تھی۔ چنانچہ اگر یہ کہا گیا کہ آدم کو سجدہ کرو اس کے معنی یہ بھی ہیں کہ آدمؑ کی تعظیم بجا لاؤ یعنی سجدہ تحیت کے معنی میں حکم دیا گیا۔ اس طرح فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا ہر دو صورتوں میں برحق تھا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فرشتوں کو آدم علیہ السلام کی تعظیم بجا لانے کا حکم کیوں دیا گیا؟ بعض علماء کا خیال ہے اس سے فرشتوں کی اطاعت اور بندگی کا امتحان لینا مقصود تھا۔ کیونکہ فرشتے نوری تھے اور آدم علیہ السلام کی تخلیق خاکی تھی۔ چنانچہ سب فرشتے اس امتحان میں کامیاب ہو گئے سوائے ابلیس ملعون کے جو جنات میں سے تھا اور اپنی کثرت عبادت کی بناء پر فرشتوں کے گروہ میں شامل تھا۔ تاہم وہ تخلیق میں ناری ہونے کے ناطے تکبر میں آکر آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکاری ہو گیا اور ہمیشہ کے لئے لعین قرار پایا۔

بعض دوسرے علماء کرام کی رائے میں آدمؑ کو فرشتوں سے سجدہ کرانا انسان کی بڑائی کا اظہار کرنا تھا کیونکہ یہی انسان جب انبیاء اور مرسلینؑ کے مدارج پر فائز ہوتا ہے تو فرشتوں سے بہتر ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے چنانچہ حضرت شاہ مولانا عبدالقادرؒ قرآن کریم کی سورۃ التین کی آیت نمبر ۴ کے ترجمہ کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ خدا نے انسان کو کیسے اچھے سانچے میں ڈھالا اور کیسی کچھ قوتیں اور ظاہری و باطنی خوبیاں اس کے وجود میں جمع کی ہیں کہ اگر یہ اپنی صحیح فطرت پر ترقی کرے تو فرشتوں پر گویا سبقت لے جائے۔ بلکہ مسجود ملائکہ بنے۔ مولانا مودودیؒ نے بھی مذکورہ بالا سورت کے تعارفی الفاظ میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ کا خاص طور پر (اس سورت میں) انبیاءؑ کے مقامات ظہور کی قسم کھا کر یہ فرمانا کہ انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا گیا ہے یہ معنی رکھتا ہے کہ نوع انسان کو اتنی بہتر ساخت عطا کی گئی کہ اس کے اندر نبوت جیسے بلند درجہ کے حامل لوگ پیدا ہوئے جس سے اونچا منصب خدا کی کسی دوسری مخلوق کو نصیب نہیں ہوا (تفہیم القرآن مصنف سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ جلد ششم)

اس لحاظ سے آدم علیہ السلام چونکہ پہلے پیغمبر بھی واقع ہوئے تھے لہذا فرشتوں سے بہتر مخلوق ہوئے۔

حسب ذیل حدیث مبارکہ سے بھی انسان (مومن) کی فرشتوں پر برتری ثابت ہوتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ بَعْضِ مَلٰٓئِکَتِهٖ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن اللہ کے ہاں بعض فرشتوں سے مکرم ہے۔
(ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی شاعر نے اسی خیال کی ترجمانی اس طرح کی ہے۔

؎ فرشتہ سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

شریعت محمدیؐ میں غیر اللہ کے لئے سجدہ کی ہر دو اقسام یعنی سجدۂ عبادت اور سجدۂ تحیت کلی طور پر شرک ہے ویسے بھی تعظیمی سجدہ جو رکوع کے مماثل تھا کو رکوع میں مدغم کر کے خدائی عبادت صلوٰۃ کا حصہ بنا دیا گیا۔ سجدۂ تحیت کے متعلق ایک حدیث میں ہے کہ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کا ارادہ کیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ مخلوق کو نہ چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ کرے۔

(مدارک)

صاف ظاہر ہے کہ جب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپکو سجدۂ تحیت یعنی تعظیمی سجدہ کرنے سے منع فرمایا تو ہر دو اقسام کے سجدے شریعت محمدیؐ میں ممنوع ہو گئے اور کسی طرح کی غلط فہمی کا امکان نہ رہا تو پھر مزارات کے پوجاری جن مدفون اولیاء کرام کو ہر دو سجدے کرتے ہیں کس طرح جائز قرار دیا جا سکتا ہے لہٰذا شریعت محمدی کی رو سے غیر اللہ کو ہر قسم کا سجدہ شرک ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گناہ عظیم سے بچائے!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجمیر شریف میں خواجہ معین الدینؒ نے مراقبہ میں صاحبِ تاثیر بزرگ مولانا عبدالغفور مدنیؒ سے کہا کہ تم نے اپنے لئے تعظیمی سجدہ کرانا مجاوروں کو نہیں سکھایا۔ انہیں سمجھائیں کہ سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

مشہور و معروف کتاب یادہ "عاشقانِ رسول" میں مولانا موصوف کے حالات زندگی درج ہیں آپ تربیلا ڈیم کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوئے دلی کے مدرسہ امینیہ میں تعلیم پائی۔ اور وہیں مدرس ہوئے ۱۹۳۸ء میں مدینہ پہنچے اور پھر ۱۹۶۹ء میں وہاں وفات پائی اور جنت بقیع میں مدفون ہوئے مذکورہ کتاب کے اقتباسات میں حسبِ ذیل واقعہ بھی درج ہے۔

اجمیر شریف میں خواجہ معین الدین چشتیؒ کے مزار مبارک پر حاضری کے لئے پہنچے تو مجاوروں نے روک لیا اور کہا پہلے تعظیمی سجدہ کرو آپ کا دل نہ مانا پیچھے ہٹ آئے ادھر ادھر نظر دوڑائی تو ایک اور راستہ نظر آیا۔ آنکھ بچا کر اس راستہ سے اندر داخل ہو گئے مراقبہ میں بیٹھے تو خواجہ معین الدین چشتیؒ کا جسد مبارک مرقد سے بلند ہوتا نظر آیا۔ آواز آئی عبدالغفور ہم نے تو یہ کام نہیں سکھایا۔ اب تمہارا دور ہے تم ہی انہیں سمجھاؤ کہ سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے"

(بحوالہ "نورِ بصیرت"۔ روزنامہ نوائے وقت ۱۴ جنوری ۱۹۹۶ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاجات و ضروریات کیلئے غیر اللہ سے سوال نہ کرو فرمانِ حضرت قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانیؒ

حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے اپنے مقالہ جات مشمولہ آپ کی مشہور و معروف تصنیف بعنوان "فتوح الغیب" میں بار بار یہ تاکید کی ہے کہ ہر قسم کی مدد کے لئے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جائے۔ اور ایسے مقاصد کے لئے غیر اللہ سے سوال سے پرہیز کیا جائے۔ چنانچہ:

(۱) مقالہ نمبر ۱۱ میں فرمایا۔

پس تو اسباب شرک سے پرہیز کر تاکہ وہ تجھے اپنے حقیقی مولیٰ (آقا مددگار) سے غیر مولیٰ (غیر اللہ) کی طرف راغب و رجوع نہ کر دیں اور جو بھی چیز اللہ کے سوا ہے وہ غیر مولیٰ، کا حکم رکھتی ہے۔ پس تو اپنے رب کے علاوہ غیر اللہ کی طرف رجوع نہ کر اور اپنے نفس پر اس طرح ظلم و ستم نہ کر کہ غیر اللہ کے سبب اللہ کے احکامات سے غافل ہو جائے۔

(۲) مقالہ نمبر ۳۴: اس مقالہ میں ارشاد فرمایا۔

پھر اخلاص کا ایک واضح تقاضا یہ بھی ہے کہ تو اپنی حاجات غیر اللہ کے سامنے نہ لے جائے اور اپنی ہر ضرورت کے لئے رب واحد کے حضور التجا کرے اور جب اللہ تعالیٰ تجھے مطلوبہ نعمت عطا فرمائے تو پھر اس نعمت پر زیادہ سے زیادہ شکر بھی واجب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) مقالہ نمبر ۲ ۴ ۱۔ پس جو شخص دنیا و عقبےٰ میں عزت و آبرو اور سلامتی کا چاہنے والا ہو اسے چاہیئے کہ صبر و تحمل اختیار کرے اور رضائے الٰہی سے مُنہ نہ موڑے۔ نیز مخلوقات سے اپنے خالق کی شکایت کرنی چھوڑ دے اور اپنی حاجات ہمیشہ اللہ تعالےٰ سے طلب کرے۔

(آگے چل کر اسی مقالہ میں ایک حدیث مبارکہ کے حوالے سے لکھا ہے)

حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا

جب تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر۔ اور جب مدد مانگے تو اللہ سے مانگ۔

(۴) مقالہ نمبر ۳ ۴ ۱۔ حضرت قطب ربانیؒ نے ارشاد فرمایا۔

"مخلوقات اور غیر اللہ سے صرف وہ لوگ سوال کرتے ہیں جن کا یقین و ایمان ضعیف ہے، جن میں صبر و توکل نابود ہے اور جو توحیدِ الٰہی کی معرفت نہیں رکھتے اور اس کے برعکس غیر اللہ کے سامنے سوال کرنے سے فقط وہی لوگ محفوظ رہ سکتے ہیں جو توحیدِ باری تعالےٰ کی معرفت رکھتے ہیں، جن کا یقین و ایمان محکم ہے۔ جن کا طریق توکّل علی اللہ ہے اور جو فکر و فکر کی مزاولت سے حقیقت و صداقت کی بصیرت رکھتے ہیں اور بہ اقتضائے ایمانی اس چیز کی شرم و حیا رکھتے ہیں کہ خُدائے حیّ القیوم کے ہوتے ہُوئے مخلوقات میں کسی سے سوال کریں۔"

(۵) مقالہ نمبر ۴ ۴ ۱ بحوالہ کلام اللہ آپ نے فرمایا۔ بلکہ کلام اللہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتنی ہی جگہ اللہ تعالیٰ حکماً مومن سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنی حاجات و ضروریات اس کے حضور پیش کرے۔ تاکہ وہ اس کی دعا قبول کرے اور اس کی مشکل کشائی فرمائے۔

مثلاً فرمایا مسلمانو! میرے حضور دعا کرو کہ میں تمہاری دعا قبول کروں اور تمہاری حاجات و ضروریات تمہیں دوں۔

اور ایک دوسری جگہ بطور عہد فرمایا۔ جب میرے بندے میرے متعلق آپ سے دریافت کریں تو فرمائیے میں ان سے بہت قریب ہوں۔ جب بھی کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ پس بندوں کو چاہیئے کہ میری اطاعت اختیار کریں۔

(۶) مقالہ نمبر ۷۹ :۔ آپ نے اپنے بیٹے حضرت شیخ عبدالوہابؒ کو وصیت میں فرمایا۔

تجھ پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ڈرتا رہے اور اس کی مخلوقات میں سے کسی سے خوف نہ کھائے۔ اللہ کے علاوہ مخلوقات میں سے کسی سے اپنی اُمیدیں اور حاجات وابستہ نہ کر۔ اپنے تمام کاموں کو اللہ تعالیٰ کے سپرد رکھ۔ اس سے اپنی تمام ضروریات طلب کر۔ اور اللہ کے سوا کسی سے وثوق نہ رکھ۔ یہ شرک ہے۔

مقالات نمبر ۱۳ اور نمبر ۷۹ کی رُو سے غیر اللہ کو ولی یا (مددگار) یا حاجت روا ماننا شرک ہے۔ پھر حضرت غوثِ اعظمؒ کے لئے ختم شریف غوثیہؒ میں یہ دعا کیوں!۔

۵ امداد کن امداد کن از رنج و غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن یا غوثِ اعظم دستگیرؒ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا

امداد کن امداد کن از بند غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادرؒ

کیا یہ پیرانِ پیر حضرت شیخ عبدالقادرؒ جیلانی محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی کے احکامات کے خلاف عمل بلکہ بقول ان کے مشرکانہ فعل نہیں۔؟

(نعوذ باللہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی اپنی کتاب غنیۃ الطالبین کے مطابق اس شخص پر لعنت جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے جیسی مخلوق پر بھروسہ کرے

مذکورہ بالا کتاب کے عربی سے اُردو ترجمہ میں جو کہ مولانا راغب رحمانی دہلوی کی کاوش کا نتیجہ ہے اور جو نفیس اکیڈمی کراچی نے پیش کیا ہے کے دوسرے حصہ کے صفحات ۸۹۴ تا ۹۰۴ پہ ملاحظہ فرمایئے۔

اللہ کو چھوڑ کر دوسروں سے لالچ رکھنے کی اللہ تعالیٰ نے مذمت فرمائی ہے۔ چنانچہ یحییٰ بن کثیر سے روایت کی جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے تورات پڑھی تو اس میں دیکھا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس پر اللہ کی لعنت ہے جو اپنی جیسی مخلوق پر بھروسہ رکھے۔

ایک حدیث قدسی میں حق تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت وجلال اور کرم وشرف کی قسم جو شخص میرے علاوہ کسی غیر سے اُمید رکھتا ہے میں اس کی اُمید ضرور یا بضرور کاٹ دوں گا اور ایسے لوگوں میں ذلیل وخوار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دوں گا۔ اسے اپنے قرب سے دور کر دوں گا اور اپنے وصل سے اس کا تعلق کاٹ دوں گا۔ کیا وہ سختیوں میں غیر اللہ سے امیدیں وابستہ رکھتا ہے حالانکہ سختیاں میرے ہاتھوں میں ہیں اور میں زندہ ہوں کیا وہ غیروں سے اُمیدیں قائم کرتا ہے اور بریشانیوں کے لئے غیروں کے دروازے کھٹکھٹاتا ہے حالانکہ وہ بند ہیں اور ان کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں۔

ایک دوسری حدیث قدسی میں ہے کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جو بندہ لوگوں کو چھوڑ کر مجھے مضبوط پکڑ لیتا ہے اور میں اس کے دل اور نیت سے واقف ہوں۔ پھر اس سے آسمان اور زمین اور ان کے باشندے اس کے خلاف سازشیں کریں تو میں ضرور اس سازش سے نکلنے کے لئے اس کے لئے کوئی نہ کوئی راہ نکال دیتا ہوں اور جو بندہ مجھے چھوڑ کر لوگوں کو پکڑ لیتا ہے۔ تو میں اُوپر سے آسمان کے ذرائع اسے کاٹ دیتا ہوں اور نیچے سے زمین کو شور بنا دیتا ہوں اور دنیا میں اسے مشقت میں ڈال کر ہلاک کر دیتا ہوں۔

بعض صحابی:۔ میں نے سُنا کہ سرورِ عالم صلعم نے فرمایا کہ جو لوگوں سے عزت حاصل کرنا چاہے گا خوار ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ جو اپنے جیسے انسان پر بھروسہ کرتا ہے ذلیل و خوار ہوتا ہے اولادِ آدم کی طرف اسکے دل کا جھانکنا اور اس سے لالچ رکھنا اس کی پریشانی اور ذلت و خواری کے لئے کافی ہے۔ اس میں دو باتیں جمع ہوگئی دنیوی ذلت اور روزی میں ایک جبر (دانہ) کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی زیادتی کے بغیر حق تعالیٰ سے دوری۔ حق تعالیٰ آرام کے بعد تکلیف سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

گویا حضرت پیرانِ پیر غوث الاعظمؒ کی ارشادات کی روشنی میں اپنی حاجات اور ضروریاتِ زندگی کے متعلق کسی انسانی مخلوق پر بھروسہ یا اُمید رکھنا بمطابق احادیثِ نبویہؐ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس شخص پر لعنت ہے جو ایسا کرتا ہے۔

علاوہ ازیں جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے قطب ربّانی کی تصنیف بعنوان "فتوح الغیب" میں بھی اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ غیر اللہ سے مدد کے لئے سوال نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ شرک ہے۔

اب ذرا حسبِ ذیل قصیدہ بھی ملاحظہ فرمایئے۔ جس میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے عقائد و نظریات پر پانی پھیر دیا گیا ہے۔

غوث الاعظمؒ کی طرف منسوب شدہ قصائد

(بحوالہ، بدعات اور ان کا شرعی پوسٹ مارٹم۔ مصنف علامہ شیخ احمد بن حجر قاضی دوحہ۔ قطر۔ مترجم رئیس الاحرار ندوی (صفحات ۲۴۴ تا ۲۴۹)

ضریحی بیت اللہ مَنْ جَاءَ زارہ　　یھرول لہٗ یحظی بعز و رفعۃ

میری قبر بیت اللہ ہے جو شخص اس کی زیارت کے لئے دوڑ کر آئے گا، وہ عزت و رفعت سے بہرہ ور ہو گا۔

وسری سر اللہ سار بخلقہ　　فلذ بجنابی ان اردت مودتی

اور میرا بھید سر الٰہی ہے جو ساری مخلوق میں جاری ہے، اس لئے اگر تم کو میری محبت مطلوب ہے تو میری بارگاہ میں پناہ لو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وامری امر اللہ ان قلت کن فیکن وکل بامر اللہ فاحکم بقدرتی

اور میرا حکم حکم الٰہی ہے اگر میں لفظ کن کہہ دوں تو وہ ہو جائے گا اور تمام چیز حکم الٰہی سے ہوتی ہے لہٰذا تم میری قدرت کو حکم مانو۔

واصبحت بالوادی المقدس جالسًا علی طور سینا قد سموت بخلعتی

اور میں وادی مقدس میں بیٹھا رہتا ہوں اور طور سیناء پر اپنی خلعت کے ساتھ جلوہ افروز ہوتا ہوں۔

وطابت لی الاکوان من کل جانب فصرت لہا اھلا بتصحیح نیتی

پوری کائنات چہار جانب سے میرے لئے خوشگوار ہو گئی' چنانچہ اپنی صحیح نیت کی بنیاد پر میں ان تمام چیزوں کا اہل ہو گیا ہوں۔

عاینت اسرافیل واللوح والرضاء وشاھدت انوار الجلال بنظرتی

میں نے اسرافیل' لوح محفوظ اور رضائے الٰہی اور انوار خداوندی کا مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کیا ہے۔

وشاھدت ما فوق السمٰوٰت کلھا کذا العرش والکرسی فی طی قبضتی

اور آسمانوں کے اوپر کی تمام چیزوں کا میں نے مشاہدہ کیا' اسی طرح عرش و کرسی میرے قبضہ قدرت میں ہے۔

وکل بلاد اللہ ملکی حقیقۃ واقطابھا من تحت حکمی طاعتی

اور اللہ تعالیٰ کے سارے ممالک درحقیقت میری ملکیت ہیں اور تمام اقطاب میرے حکم کے تابع ہیں۔

وجودی سری فی سر الحقیقۃ ومرتبتی فاقت علی کل رتبۃ

میرا وجود حقیقت کے راز میں سرایت کئے ہوئے ہے' اور میرا مرتبہ تمام مرتبوں سے بلند ہے۔

ومطلع شمس لافق ثم مغیبھا واقطار ارض اللہ فی حال خطوتی

اور سورج کے طلوع و غروب ہونے کے مقامات اور اللہ تعالیٰ کی زمین کے تمام گوشوں کو اپنے چلنے پھرنے کی حالت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقلبها فی راحتی کلعبۃ اطوف بها جمعا علی طول مختی

میں ایک کھلونے کی طرح اپنی ہتھیلی میں الٹتا پلٹتا رہتا ہوں اور ان کو ہمہ وقت گردش دیتا رہتا ہوں۔

وقطب اقطاب الوجود حقیقۃ علی سائر الاقطاب عزی وحرمتی

اور میں درحقیقت وجود کے سارے اقطاب کا قطب ہوں اور سارے اقطاب پر میری عزت و حرمت قائم ہے۔

توسّل بنانی کل ھول وشدّۃ اغیثك فی الاشیاء طرا بھمتی

ہر خوف و دہشت کی حالت میں تم مجھے وسیلہ بناؤ میں اپنی ہمت سے تمام معاملوں میں تمہاری فریاد رسی کروں گا۔

انا لمریدی حافظ مایخافہ واحرسہ من کل شر وفتنۃ

میں اپنے مرید کی حفاظت ہر اس چیز سے کرتا ہوں جس سے وہ ڈرتا ہے اور تمام شر و فتنہ سے اسے بچاتا ہوں۔

مریدی اذا ماکان شرقا ومغربا اغیثہ اذا ماصار فی ای بلدۃ

میرا مرید مشرق و مغرب کے جس شہر میں ہو میں اس کی فریاد رسی کرتا ہوں'

طبولی فی السماء والارض دقت وشاوس السعادۃ قد بدالی

آسمان و زمین میں میرے نقارے بج رہے ہیں اور سعادت کے دستے میرے لئے ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔

انا الحسنی والمخدع مقامی واقدامی علی عنق الرجال

میں سراپا بھلائی ہوں اگرچہ میرا قیام کوٹھری میں رہتا ہے اور میرے پیر تمام لوگوں کی گردنوں پر ہیں۔

وولانی علی الاقطاب جمعا فحکمی نافذ فی کل حال

مجھے اللہ تعالیٰ نے تمام بلند پایہ اولیاء پر حاکم بنایا ہے اور میرا ہی حکم ہر حال میں نافذ ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظرت الی بلاد اللہ جمعا کخردلۃ علی حکم تعالی

میں اللہ تعالیٰ کی ساری سرزمین پر نظر رکھتا ہوں اور ساری کائنات ایک رائی کے دانے کی طرح میرے ماتحت ہے۔

فلو القیت سری فوق نار لماتت وانطفت فی سرحالی

اگر میں اپنا راز آگ پر ڈال دوں تو وہ بجھ جائے۔

ولو القیت سری فوق میت لقام بقدرۃ المولی مشی لی

اور اگر میں اپنا راز کسی مردہ پر ڈال دوں تو وہ قدرت الٰہی سے کھڑا ہو کر چلنے لگے۔

ولو القیت سری فی جبال لدکت واختفت بین الرمال

اور اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈال دوں تو ریزہ ریزہ ہو جائیں اور تو وہ ریگ میں چھپ جائیں۔

ولو القیت سری فی بحار لصار الکل غورا فی الزوال

اگر میں اپنا راز سمندروں میں ڈال دوں تو وہ سب فنا کر ہو تہہ نشین ہو جائیں

وما منہا شہور او دہور تمر وتقتضی الا اتت لی

جتنے مہینے اور زمانے گذرتے ہیں وہ میرے پاس آتے ہیں

وتخبرنی بما یاتی ویجری وتعلمنی فاقصر عن جدالی

اور یہ مہینے اور زمانے اپنے احوال مجھ سے بتاتے ہیں کہ ان مہینوں اور زمانوں میں کیا ہو رہا ہے اور کیا ہو گا۔

بلاد اللہ ملکی تحت حکمی ووقتی قبل قبلی قد صفا لی

اللہ تعالیٰ کے تمام ممالک میری ملکیت اور میرے حاکم کے تابع ہیں اور میرا وقت میری جانب آنے سے پہلے ہی میرے لئے صاف ہو گیا۔

مریدی لاتخف واش فانی عزوم قاتل عند القتال

اے مرے مرید کسی چغل خور سے نہ ڈر اس لئے کہ میں صاحب عزیمت ہوں اور بوقت قتال جنگ کر سکتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مریدی لاتخف اللہ ربی عطانی رفعۃ نلت المعالی

میرے مرید خوف زدہ مت رہو' میرے رب نے مجھے بلندی عطا کی ہے۔ اس لئے میں نے ساری بلندیاں حاصل کر لی ہیں۔

مریدی ھم وطب واشطح وغن وافعل ماتشاء فالاسم عالی

میرے مرید تم خوش رہو' بکو اور گاؤ اور جو چاہو کرو کیونکہ میرا نام بلند ہے

وکل ولی لہ قدم وانی علی قدم النبی بدر الکمال

ہر ولی کا ایک مقام ہوتا ہے اور میں مقام نبوی کا بدر کمال (چودھویں رات کا چاند) ہوں

انا الجیلی محی الدین اسمی واعلامی علی رؤس الجبال

میرا نام محی الدین جیلانی ہے اور میرے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہیں۔

وعبد القادر المشہور اسمی وجدی صاحب العین الکمال

اور میرا مشہور نام عبدالقادر ہے اور میرے دادا صاحب عین کمال ہیں۔

موصوف شیخ عبدالقادر جیلانی کی طرف منسوب شدہ ایک اور قصیدہ کے کچھ اشعار یہ ہیں۔

انا الدرۃ البیضاء انا سدۃ الرضا تجلت لی الانوار واللہ اعطانی

میں سفید موتی اور سدرۃ رضا ہوں' میرے لئے انوار کی تجلی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے سب کچھ عطا کیا ہے۔

وصلت الی العرش المجید بحضرۃ فنادمنی ربی حقیقۃ وناجانی

میں بارگاہ الٰہی میں عرش تک پہنچ چکا ہوں اور میرا رب میرا ہم نشین رہ چکا ہے اور مجھ سے سرگوشی کی ہے۔

نظرت لعرش اللہ واللوح نظرۃ فلاحت لی الاملاک والرب سمانی

میں نے عرش الٰہی اور لوح محفوظ کو ایک نظر دیکھا تو میرے لئے ساری ملکیتیں ظاہر ہو گئیں اور رب نے میرا نام رکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وتوجنی تاج الوصال بنظرۃ ومن خلع التشریف والقرب اکسانی

اس نے مجھے تاج وصال پہنایا اور شرف قربت کا لباس زیب تن کرایا

ولو انی القیت سری بدجلۃ لغارت وغیض الماء من سربرودانی

اور اگر میں اپنا راز دریائے دجلہ میں ڈال دوں تو میرے برہان کے رازجہ کی وجہ سے دریائے دجلہ خشک ہو جائے

ولو انی القیت سری علی نطی لاخمدت النیران من عظم سلطانی

اور اگر میں اپنا بھید بھڑکتے ہوئے شعلے پر ڈال دوں تو میری عظمت سلطان کے باعث آگ سرد پڑ جائے۔

ولو انی القیت سری بمیت لقام باذن اللہ حیا وناداني

اگر میں اپنا راز کسی مردہ پر ڈال دوں تو وہ حکم الٰہی سے زندہ ہو کر مجھے پکارنے لگے۔

وقفت علی الانجیل حتی شرحتہ وفسرت توراۃ واسطر عبرانی

میں نے انجیل پر کام کرنا شروع کیا تو اس کی شرح لکھ ڈالی اور توریت کی تفسیر کی اور عبرانی زبان میں بھی لکھتا ہوں۔

کذا السبعۃ الالواح جمعا فصتھا وبینت ایات الزبور وقران

اسی طرح ساتواں الواح کو پوری طرح سمجھتا ہوں اور زبور و قرآن کی آیات کے معانی بیان کرتا ہوں

وفککت رمزا کان عیسی یحلہ بہ کان یحی الموت والرمز سریانی

میں نے وہ راز کھول کر حاصل کر لیا جس کے ذریعہ عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے اور یہ راز سریانی زبان میں تھا۔

قاضی موصوف کا چند اشعار پر تبصرہ۔

شیخ عبدالقادر جیلانی کے قصائد میں سے ہم نے تھوڑا سا مواد نقل کیا ہے ہم یہ گمان نہیں رکھتے کہ شیخ موصوف نے ایسی احمقانہ اور کفریہ باتیں کہی ہوں گی جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ان کا کہنے والا احمق تھا اور ایسے درجہ پر پہنچنے کا مدعی تھا جس پر انبیاء و مرسلین علیہم السلام بھی نہیں پہنچ سکتے حتیٰ کہ ہمارے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی۔

بعض اشعار میں تو ربوبیت کا دعویٰ بھی پایا جاتا ہے اور بعض میں کہا گیا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کا حکم اللہ تعالیٰ کے حکم کے برابر ہے۔

یہاں میں بعض اشعار کے ان معانی کی وضاحت کر رہا ہوں، جن معانی و مضامین پر یہ اشعار مشتمل ہیں، پہلے شعر میں شیخ جیلانی کی قبر کو کعبہ مشرفہ کے برابر بتلایا گیا ہے اور جب قبر مذکور کعبہ ہو تو اس کی زیارت ہی نہیں اس کا طواف بھی جائز ہوا اور ذرہ برابر عقل رکھنے والے پر بھی یہ مخفی نہیں کہ کعبہ کے علاوہ دوسری کسی چیز کا طواف کفر صریح ہے اور تین مسجدوں کے علاوہ (بیت اللہ، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ) کسی اور جگہ کی زیارت کے لئے سفر کرنا بدعت مذمومہ ہے۔

یہ معلوم ہے کہ قبر نبوی کعبہ کے درجہ میں نہیں پھر کسی غیر کی قبر کا کیا مقام، دوسرے شعر میں نعوذ باللہ دعویٰ ربوبیت کیا گیا ہے اور اس کا مصرعہ ثانیہ غیر مفید ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو اتنا اختیار نہیں دیا کہ وہ کن کہے تو جو چاہے وہ ہو جائے۔

اس منصب کا دعویٰ نہ کسی نبی و رسول اور نہ مقرب فرشتے کے لئے کیا گیا ہے بلکہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام جب کسی ضرورت و شدت میں پڑتے تو اللہ واحد سے مدد طلب کرتے۔

ان تمام قصائد میں اسی طرح کا دعویٰ ربوبیت و الوہیت یا فخر و مباہات، خود پسندی اور گھمنڈ کی باتیں موجود ہیں، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ باتیں نعمت الٰہی کی تحدیث ہیں، کیونکہ اللہ و رسول اور شیخ عبدالقادر جیلانی پر ان اشعار کے کہنے والے افتراء پرداز شاعر نے جو دعوے کئے ہیں، ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے شیخ مذکور کو نہیں نوازا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی شک نہیں کہ یہ اشعار صوفیاء میں سے زنادقہ کے وضع کردہ ہیں تاکہ یہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اور توحید سے پھیر کر دوسرے عقائد باطلہ میں گرفتار کر دیں اور انہیں پیروں فقیروں کے پھندوں میں پھنسا دیں تاکہ لوگ ان کی تعظیم کریں اور ان کی بابت ایسی عقیدت رکھیں جو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے جائز ہے اور اس کارستانی کا مقصود یہ ہے کہ دنیا میں کچھ ساز و سامان حاصل کر سکیں اور اپنے مریدین کے یہاں ان کی تعظیم و تقدیس ہو سکے اور مرنے کے بعد بھی ان کی توقیر ہوتی رہے تاکہ لوگوں کو جاہلیت کی بت پرستی کی طرف واپس لے جائیں' حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسی بت پرستی کو مٹانے کے لئے کتابیں نازل کیں۔ انبیائے کرام و مرسلین عظام علیہم السلام کو بھیجا اور سلسلہ جہاد قائم کیا نیز اللہ تعالیٰ نے اس غرض سے کتابیں نازل کیں اور انبیاء بھیجے کہ بندے اللہ تعالیٰ کی توحید کے معتقد ہوں اور صرف اسی کی عبادت کریں۔

شدائد و مشکلات میں اسی کی پناہ ڈھونڈھیں اس کے حکم کی تعمیل کریں اور ممنوعات سے بچیں بخدا یہود و نصاریٰ بھی اس درجے کے کفر تک نہیں پہنچے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور تمام مسلمانوں کو ایسی باتوں سے عافیت میں رکھے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قطب الاقطاب بری شاہ لطیف قادریؒ کی تعلیمات

آپ کی تعلیمات قرآن پاک کے مطابق تھیں آپ ہمیشہ اپنے پیروکاروں کو تلاوت قرآن پاک اور اس پر عمل کرنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے آپ نے صرف خدائے واحد کی عبادت پر زور دیا اور شرک کی جڑیں کاٹ کر رکھ دیں۔ آپ نے حسن اخلاق اور عادات وخصائل میں اسوۂ رسول ﷺ کی حتی الوسع پیروی کی۔ آپ حصول رزق کے سلسلہ میں محنت، دیانت اور خلوص کی تبلیغ فرمایا کرتے تھے۔ خود پھٹے پرانے کپڑے سی لیا کرتے تھے۔ آپ نماز باجماعت کی پابندی کرتے اور ساتھیوں کو بھی ایسا کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ ہمیشہ دوزانو بیٹھتے۔ متواتر روزے رکھتے اور رات بھر عبادات وریاضت میں مصروف ومشغول رہتے تھے۔ آپ نے غربت وافلاس میں زندگی گذاری۔ کئی کئی روز فاقے کئے اور روزہ میں رہتے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے متعلق فرماتے۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ کو دعا سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں ہے۔
(ابن ماجہ)

(۲) دعا مومن کا ہتھیار ہے
(ابو داؤد)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) قبولیت کا یقین رکھ کر اللہ سے دعا کرو۔

(ترمذی)

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کی شہ رگ کے قریب ہے۔ ہر وقت اس کو یاد کرو تاکہ ہدایت پا سکو۔ ان کے عقیدے کے مطابق دعائیں صرف مصیبت اور پریشانی کے وقت ہی نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ ہر حال اور ہر وقت کرنی چاہئیں۔ اللہ کو یاد کرتے کا یہ ایک سنت طریقہ ہے۔

(اولیائے ہند)

قبر پرستی کرنے والوں کیا اس صوفی صالح بزرگ کے تاکید نہیں کی کہ ہر حال میں اللہ ہی سے دعا کرو اور اس ہی سے مدد مانگو۔

حضرت غوث بہاؤالدین زکریا سہروردیؒ کی تعلیمات

آپ کی صوفیانہ تعلیمات میں حسب ذیل فرمان شامل ہیں۔

(۱) بندہ پر لازم ہے کہ اپنے پروردگار کی عبادت صدق و خلوص کے ساتھ کرے اور شعوری طور پر کوشش کرے کہ عبادات و افکار میں غیر کی کھلم کھلا نفی کرے۔

(۲) ذکر الٰہی کو اپنے اوپر لازم کیا جائے۔ محبت و محنت کو اپنا شعار بنایا جائے۔ سچ کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنایا جائے۔ اپنے نفس کا متواتر احتساب کیا جائے۔ جسم کی سلامتی کم کھانے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ دین کی سلامتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے میں ہے۔ آپ ایک عظیم فلاح کار تھے۔ اور تارک الدنیا ہو کر خانقاہوں میں قید ہو کر جانے والوں کو پسندیدہ نگاہوں سے نہیں دیکھتے تھے۔

آپ کا معمول تھا۔ رات بھر عبادت اور قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول رہتے۔ باقاعدگی سے تہجد ادا کرتے۔ آپ کو قرآن مجید سے بہت شغف تھا۔ ایک دفعہ آپ نے دو رکعت نفل نیت کر کے پہلی رکعت میں سارا قرآن حکیم ختم کیا اور چار سپارے مزید پڑھے۔ پھر دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھی۔

(۳) درس قرآن کا باقاعدہ اہتمام کیا۔ اپنی خانقاہ میں یونیورسٹی طرز کا ادارہ قائم کیا۔ چنانچہ آج کل ملتان ہی میں ان کی یاد میں بہاء الدین زکریا یونیورسٹی قائم ہے۔

حضرت غوث بہاء الدین زکریا سہروردیؒ کے حالات زندگی مختلف کتابوں میں ملتے ہیں۔ مثلاً تاریخ فرشتہ خزینۃ الاولیاء۔ اور حضرت بابا فرید الدین مسعود شکر گنجؒ اور حضرت نظام الدین اولیاءؒ کا بیان بحوالہ فوائد الفواد۔

ہم نے دیکھا کہ اس صوفی بزرگ نے بھی اپنی تعلیمات میں غیر اللہ کی عبادت کے خلاف پرزور تلقین کی ہے جس غیر کی عبادت میں بزرگوں کی قبروں کے گرد طواف۔ ان کے سامنے سجدے اور قبر یا آستانہ کو بوسہ دینا بھی شامل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت موسیٰ ؑ نے بھی بنی اسرائیل کو قبروں میں مدفون مُردوں سے مدد مانگنے سے منع کیا تھا

حضرت موسیٰ ؑ نے بنی اسرائیل کو مُردوں سے مدد مانگنے سے منع فرمایا تھا کہ جو شخص ایسا کرے گا اس کے لیے یہ فعل اللہ تعالیٰ کے عذاب کا موجب ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس شرکیہ عمل سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ تمام انبیاؑ کا دین ایک ہے۔ اگرچہ شریعتیں ان کی اپنی اپنی تھیں۔ صحیح بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ مَعْشَرَ الْاَنْبِیَآءِ دِیْنُنَا وَاحِدٌ

ترجمہ: ہم تمام انبیاء کا دین ایک ہے۔

(اللہ تعالیٰ کا ارشاد سورۃ الشوریٰ کا اس ضمن میں یہ ہے (اختصار کی خاطر صرف ترجمہ دیا جا رہا ہے)

"اس نے لوگوں کے واسطے وہی دین مقرر کیا ہے جس کو اختیار کرنے کا حکم نوحؑ کو دیا تھا۔ اور جس کی (اے محمد) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے۔ اور جس کا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا۔

بحوالہ کتاب الوسیلہ ص ۳۳۷، ۳۳۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمندر کی طوفانی لہروں میں غیر اللہ معبودوں کی بجائے صرف اللہ تعالیٰ کی امداد کے مشاہدہ پر ابوجہل کے بیٹے عکرمہ نے اسلام قبول کیا

قرآن مجید میں مشرکین کیلئے بار بار اس حقیقت کو دوہرایا گیا ہے کہ دیویاں اور دیوتا جن کی تم پرستش کرتے ہو کلی طور پر بے اختیار ہیں۔ نہ مخلوقات میں ان کا کوئی حصہ ہے اور نہ ہی وہ تمہاری کوئی مدد کر سکتے ہیں۔ مایوس ہو کر آخر کار تمہیں اللہ کی مدد ہی مانگنی پڑتی ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝ (الانعام: ۴۰-۴۱)

ترجمہ:۔ ان (مشرکین) سے کہو ذرا غور کر کے بتاؤ۔ اگر تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بڑی مصیبت آجاتی ہے یا آخری گھڑی آپہنچتی ہے تو اس وقت تم اللہ کے سوا کسی اور کو پکارتے ہو؟ بولو اگر تم سچے ہو۔ اس وقت تم اللہ ہی کو کیوں پکارتے ہو پھر اگر وہ چاہتا ہے تو اس مصیبت کو تم پر سے ٹال دیتا ہے۔ ایسے موقعوں پر تم اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو بھول جاتے ہو

تشریح:۔ اس آیت مبارکہ میں فطرت انسانی کی طرف اشارہ ہے کہ مصیبت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی گھڑی میں آخر تمہیں اس کارساز پروردگار کی طرف جھکنا پڑتا ہے۔ کہ غیر اللہ کے معبودوں کو اللہ کا شریک ٹھہرانا تمہاری سرشت کے بھی خلاف ہے۔ صرف خدا پرستی اور توحید کی شہادت پر جہالت کے پردے پڑے ہوتے ہیں جس سے تم بلاوجہ دیویوں دیوتاؤں کے بتوں کی پوجا کرتے ہو تاہم تم پر حق نمائی کی کسی نہ کسی موقع پر تشاندہی ضرور ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ذیل کی مثال اس کا ثبوت ہے۔

جب مکہ معظمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں فتح ہو گیا تو عکرمہ جدہ کی طرف بھاگے اور ایک کشتی پر سوار ہو کر حبش کی راہ لی۔ راستہ میں سخت طوفان آیا اور کشتی خطرہ میں پڑ گئی اس پر مشرکین نے جیسے جیسے اپنے دیوی دیوتاؤں کو مدد کے لئے پکارا ویسے ویسے ہی طوفان بڑھتا گیا۔ جب ان غیر اللہ کی مدد کی امید نہ رہی تو سب نے کہا کہ اب اللہ تعالیٰ کی مدد مانگو۔ چنانچہ ایسا کرنے سے طوفان کا زور ٹوٹ گیا اور کشتی تباہ ہونے سے بچ گئی۔ اس پر عکرمہ کی آنکھیں کھل گئیں اور دل نے آواز دی کہ اگر یہاں اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں تو کہیں اور کیوں ہو۔ یہی تو وہ بات ہے جو اللہ کا وہ نیک بندہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں بیس برس سے سمجھا رہے ہیں اور ہم خواہ مخواہ اس سے لڑ رہے ہیں۔ یہ عکرمہ کی زندگی میں فیصلہ کن لمحہ تھا۔ اس نے اس وقت اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کہ اگر طوفان سے بچ گیا۔ تو سیدھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاؤں گا اور ان کے ہاتھ میں ہاتھ دے دوں گا۔
چنانچہ انہوں نے اپنے شہر کو لوٹا کیا اور واپسی پر نہ صرف اسلام قبول کیا۔ مگر بقیہ زندگی اسلام کے لئے جہاد کرتے گذری۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نذر و نیاز جیسی مالی عبادات صرف اللہ تعالیٰ کیلئے

حصولِ مقاصد کیلئے جو منتیں اور چڑھاوے یا نذر و نیاز اولیاء کرام کے مزاروں کیلئے پیش کیے جاتے ہیں یہ سب مشرکانہ اعمال ہیں۔ قرآن مجید میں ان کے متعلق بار بار تنبیہ کی گئی ہے یہاں ان چند آیات مبارکہ کا حوالہ دیا جا رہا ہے جن میں نذروں کے خلاف آگاہی ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ

(البقرہ ۲۷۰:۱)

ترجمہ (اے لوگو) تم نے جو کچھ بھی خرچ کیا ہو خیرات میں یا جو نذر بھی مانی ہو اللہ کو اس کا علم ہے۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں

تشریح: اس آیت میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ اے لوگو تم نے نذر خواہ اللہ کے لئے مانی ہو۔ یا غیر اللہ کے لئے۔ دونوں صورتوں میں اللہ خوب جانتا ہے۔ خیرات کی صورت میں خوب اجر ملیگا اور خدا کو چھوڑ کر دوسروں کے لئے نذر ماننے والوں کو سزا سے بچانے کے لئے کوئی مددگار نہیں ملیگا۔ اللہ کی راہ میں نذر ماننے کی اعلیٰ و ارفع مثال یہ بھی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ارشاد ہے۔

إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٥﴾

(آلِ عمران: ۳۵)

ترجمہ: جب عمران کی عورت یہ کہہ رہی تھی کہ اے میرے پروردگار اس بچے کو جو میرے پیٹ میں ہے تیری نذر کرتی ہوں وہ تیرے ہی کام کے لئے وقف ہوگا۔ میری اس پیش کش کو منظور فرما تو سننے اور جاننے والا ہے۔

تشریح: عمران کی عورت نے یہ منت مانی تھی۔ کہ میرے پیٹ میں جو بچہ ہے میں اسے تبلیغ، احکامات خداوندی کیلئے ہیکل (بیت المقدس) کے خدمت گذاروں میں شامل کر دوں گی۔ مگر منشاء ایزدی کے تحت اس کے ہاں بیٹا کی بجائے بیٹی پیدا ہوئی۔ جس پر وہ بی بی غمزدہ ہوئی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس کی نذر کو شرف قبولیت بخشا اور اس کی نذر والی بچی مریم علیہ السلام کو اس قدر سربلندی عطا کی کہ اس میں سے ایک برگزیدہ نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ یسوع مسیح پیدا کئے۔ جن پر آسمانی کتاب انجیل مقدس کی شکل میں نازل ہوئی۔

وحی کا نزول: یاد رہے کہ یہ نذر صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کسی مخلوق کی خاطر ہرگز نہ تھی۔ حالانکہ عمران کی عورت کا برادر نسبتی حضرت زکریا ؑ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی موجود تھا جس کے سامنے یہ نذر نہ مانی بلکہ اس کے برعکس حضرت زکریا علیہ السلام نے تو اس کی مثال کی پیروی میں اپنے لئے ایک صالح بیٹے کے لئے پروردگارِ عالم کی بارگاہ میں دن رات دعائیں کیں۔ جو قبول ہوئیں۔ اور اسے بھی ایک نیک پاک بیٹے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے نوازا گیا۔ گویا خلوصِ نیت کی نذریں اور دعائیں بارگاہ ایزدی میں ہمیشہ بار آور ہوتی ہیں۔

(۳) جب حضرت مریم علیہا السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حمل ہوا تو حکم ہوا کہ فلاں کھجور کے درخت کے نیچے بیٹھ کر زچگی کے دن گذارے جہاں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھانے پینے کا انتظام ہوا۔ ایک چشمہ پھوٹا جہاں سے وہ پانی پیتی تھیں اور کھجور کے تنے کو ہلا کر کھجوروں کی خوراک حاصل کرتی تھیں۔ اور اسے یہ ہدایت کی گئی کہ اگر تجھے کوئی آدمی نظر آئے تو کہدے

فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا

(مریم ۲۶)

ترجمہ: میں نے رحمان کیلئے روزے کی نذر مانی ہے آج میں کسی سے نہ بولوں گی۔

تشریح: قرآن کریم میں اس ارشاد سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے نہ صرف خورد و نوش بلکہ روزے کی نذر ماننا بھی جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اسے عام طور پر اختیار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا جاتا رہا ہے۔
چنانچہ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ جب اُم المومنین حضرت زینب رضؓ نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نکاح کی خبر سنی تو اس نے روزوں کی منت مانی۔
اس نکاح کا ذکر قرآن کریم میں اس طرح ہے۔
فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ
(الاحزاب: ۳۷)

ترجمہ: پھر جب زید اس سے اپنی حاجت پوری کر چکا تو ہم اللہ تعالیٰ نے اس مطلقہ خاتون) کا تم سے نکاح کر دیا تاکہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے معاملہ میں کوئی تنگی نہ رہے جبکہ وہ ان سے حاجت پوری کر چکے ہوں اور اللہ کا حکم تو عمل میں آنا ہی چاہیے تھا۔

تشریح:۔ سیاق وسباق کی رو سے زید بن حارثہ ایک غلام تھا جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متبنیٰ یا بیٹا بنایا تھا اور اس کی شادی اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب رضؓ سے کرادی مگر ان کی آپس میں نہ بن سکی اور اس نے طلاق دے دی اور اس زمانہ کے رسم و رواج کے مطابق منہ بولے بیٹے کی مطلقہ بیوی سے شادی کو بہت بُرا سمجھا جاتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس بے معنی بندھن کو توڑنے کی خاطر یہ آیت نازل فرما کر یہ بتا دیا کہ حضرت زینب رضؓ کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا گیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حکم خداوندی کا علم جب مذکورہ خاتون کو ہوا۔ تو اس نے خوشی کی انتہا میں بشارت دینے والے کو اپنا زیور دے دیا جو وہ پہن رہی تھیں۔ اور سجدہ میں گر کر دو مہینوں کے روزوں کی نذر یا منت مانی کہ اگر ایسا ہو جائے گا تو وہ اتنے روزے رکھے گی۔ چنانچہ ایسا ہونے پر اس نے منت پوری کی۔

قرآن پاک میں جنتیوں کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے عہد کردہ منتوں یا نذروں کو پورا کرتے ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا

(الدھر: ۷)

ترجمہ۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنی نذروں کو پورا کرتے ہیں اور ڈرتے ہیں اس دن سے جس کی سختی عام ہوگی۔

بارگاہِ الٰہی میں خلوصِ نیت سے نذر یا منت ماننے کی دیگر مثالیں

(۱) صوفی بزرگ خواجہ کمال الدین سعود شیرازی جواہرات کے تاجر بھی تھے ایک دفعہ ان کا جہاز عدن کی طرف جا رہا تھا ابھی آدھے سے کم سمندر کا سفر طے ہوا تھا کہ باد مخالف چلنے لگی۔ جہاز میں کھلبلی مچ گئی۔ خواجہ صاحب حضرت بہاؤ الدین زکریاؒ کے سچے مرید تھے۔ آپ نے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسرت و یاس میں لوگوں کو کہا کہ اگر ہمارا جہاز بحفاظت کنارے تک پہنچ گیا تو ہم اپنے مال کا تیسرا حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں تقسیم کر دیں گے۔ سب مسافر رضامند ہو گئے۔ خواجہ کمال الدینؒ سربسجود ہو کر خدا سے فریاد کرنے لگے۔ اگرچہ حضرت غوث بہاؤالدین زکریاؒ ہزاروں میل کی مسافت پر ملتان میں بیٹھے تھے۔ مگر خود کمال الدینؒ نے روحانی بصیرت سے کشف میں دیکھا کہ حضرت بہاؤالدین ملتانی بھی ان کے لئے بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہیں اور معلوم بھی نہ ہو سکا کہ جہاز ساحل عدن پر بحفاظت پہنچ گیا۔ عدن پہنچ کر سب سوداگران نے حسب وعدہ اپنے مال و اسباب کا تیسرا حصہ خواجہ کمال الدینؒ کے حوالے کیا آپ نے ایک شخص فخر الدین گیلانی کے ہاتھ ستر لاکھ روپے حضرت بہاؤالدین زکریاؒ ملتانی کی خدمت میں پہنچائے۔ آپ نے کمال استغناء کا مظاہرہ کرتے ہوئے شام تک یہ خطیر رقم غربا مساکین میں تقسیم کر دی جس سے بہاء الدین زکریاؒ کے جود و سخا کی دھوم مچ گئی۔

(بحوالہ کتابچہ بعنوان حضرت غوث بہاؤالدین زکریا سہروردی شائع کردہ شعبہ نشر و اشاعت انجمن خدام الفقر اسٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

تشریح: اس مثال میں بے شک ہر دو اولیاء کرام نے سربسجود ہو کر دعا بھی مانگی تاہم منت یا نذر جو مانی گئی وہ نہ کسی قبر کے لئے تھی۔ نہ زندہ کی خوشنودی کے لئے بلکہ خالصتاً اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بزرگ و برتر ذات باری تعالیٰ کے لئے مالی عبادت کے طور پر تھی۔

ایک اور مثال جو راقم الحروف کے ایک مخلص دوست نے بیان کی۔ وہ اس طرح ہے۔ کہ کراچی میں ایک صاحب محمد شیخ نامی ویڈیو کے کاروبار میں بلیو پرنٹ فلموں کی ویڈیو بنا کر بیچتے تھے اور کاروبار کافی دھوم دھام سے چل رہا تھا۔ ایک روز اسی سلسلہ میں ایک اجنبی گاہک سے سخت کلامی شروع ہوئی۔ جس پر وہ گاہک مرنے مارنے پر اتر آیا بلکہ موزر سے دکاندار پر وار کرنے کے لئے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ مسمی شیخ مذکور نے بارگاہِ الٰہی میں منت مانی کہ اگر آج تو مجھے اس ظالم سے بچالے تو میں بقیہ زندگی تیرے دین کی تبلیغ میں گزاروں گا اور اس گندے کاروبار کی نوعیت بدل کر نیک راہ پر چلنے اور لوگوں کو چلانے کی کوشش کروں گا۔ چنانچہ اس کے بعد میرے دوست نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جب قتل کے ارادہ سے اجنبی گاہک نے موزر سے ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری علیٰ ہذا القیاس چھ تک گولیاں چلانے کی کوشش کی تو ہر بار گولی فیل ہو گئی۔ اور محمد شیخ بال بال بچ گئے۔ اس کے بعد شیخ صاحب نے بلیو پرنٹ کے کاروبار کو خیرباد کہا اور اپنی منت یا نذر کو پورا کرنے کے لئے قرآن کریم کی تمام سورتوں کے مختلف زبانوں میں ترجمے کرا کر ویڈیو تیار کئے اور اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے بتایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اس قرآنی ویڈیو لائبریری کے استفادہ سے دیگر مذاہب کے لوگ مثلاً یہود و نصاریٰ مشرف بہ اسلام ہو رہے ہیں۔ یہ بڑی ہی خوش آئند بات ہے ہاں البتہ بعض علماء قرآنی آیات کی ویڈیو پر معترض ہو سکتے ہیں کہ یہ تصاویر کی شکل میں ہو جاتی ہیں مگر چونکہ یہ سلسلہ محض تعلیم کی خاطر وقتی طور پر کیا جاتا ہے لہٰذا اللہ جل شانہ ایسے گناہ معاف کرنے کے لئے غفور الرحیم ہے۔ ممکن ہے اس عمل کا ثواب گناہ سے زیادہ ہو جائے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدا کے سوا کسی دوسرے کے نام پر ذبیحہ یا نذر کا گوشت حرام ہے۔

کسی ایسے جانور کا گوشت جس پر اللہ کی بجائے کسی دوسرے کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو۔ یا بیشک ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ مگر وہ کسی دوسرے کے لئے نذر ہو۔ دونوں صورتوں میں حرام ہے۔

چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

(۱) إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ

ترجمہ: یہ کہ مردار نہ کھاؤ۔ خون اور سور کے گوشت سے پرہیز کرو اور کوئی ایسی چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ (البقرہ: ۱۷۳)

تشریح: مردار۔ خون اور سؤر کے گوشت کے علاوہ اس آیت کا اطلاق اس جانور کے گوشت پر بھی ہوتا ہے۔ جسے خدا کے سوا کسی اور کے نام پر بطور نذر پکایا گیا ہو۔ آگے چل کر اس قسم کے ذبیحہ کا قرآن مجید میں پھر اس طرح ذکر ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَ
لَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ
وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَ
وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (المائدہ: ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: تم پر حرام کیا گیا مردار۔ خون۔ سؤر کا گوشت وہ جانور جو خدا کے سوا کسی دوسرے کے نام پر ذبح کیا گیا ہو یا جو جانور گلا گھونٹ کر۔ چوٹ کھا کر۔ بلندی سے گر کر یا ٹکر کھا مرا ہو۔ یا کسی درندے نے پھاڑا ہو۔ سوائے اس کے جسے تم نے زندہ پا کر ذبح کر لیا ہو۔ اور اس جانور کا گوشت بھی حرام ہے) جو کسی "نصب" پر ذبح کیا گیا ہو۔ نیز ارشاد ہوا۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ: ۳)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے

اور اپنی نعمت تم پر مکمل کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے

تشریح: اس آیت مبارکہ میں سب حلال حرام کی پابندیوں کا ذکر کر کے ارشاد ربانی ہے۔ کہ۔

تمہارے دین کی تکمیل ہو چکی ہے۔ لہٰذا ان پابندیوں کو کبھی نہ چھوڑنا

ان پابندیوں میں یہ بھی مذکور ہے کہ وہ جانور جس پر ذبح کے وقت خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ یا جس کو ذبح کرنے سے پہلے یہ نیت کی گئی ہو۔ کہ یہ فلاں بزرگ یا فلاں دیوی یا دیوتا کی نذر ہے اس کا گوشت تم پر حرام ہے۔ اس آیت مبارکہ میں آگے چل کر یہ بھی وضاحت کی گئی ہے کہ اس جانور کا گوشت بھی تم پر حرام ہے جو کسی "نصب" پر ذبح کیا گیا ہو یہاں نصب سے مراد وہ سب مقامات ہیں جس کو غیر اللہ کی نذر و نیاز چڑھاوے کیلئے لوگوں نے مخصوص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر رکھا ہو خواہ وہاں کوئی پتھر یا لکڑی کی مورت ہو یا کسی بزرگ یا دیوتا یا کسی خاص شرکانہ اعتقاد سے وابستہ ہو۔ ہم لوگ ایسے مقام کو آستانہ یا استھان کے ہم معنی کہتے ہیں آگے چل کر اسی سورت کی آیت نمبر ۹۰ میں پھر انہیں کاموں کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ یہ سب شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو کیا ان مقامات میں اولیاء کرام کی درگاہیں اور مزار شامل نہیں جہاں روزانہ ہزاروں کی تعداد میں ذبیحہ نذر و نیاز کی شکل میں دیئے جاتے ہیں۔ یقیناً یہ مذکورہ مقامات کی فہرست میں شامل ہیں اور مشرکانہ کام ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے علاوہ مخلوق کے لئے عبادت۔ نذر و نیاز اور قربانی کفر و شرک

ان اسلامی مسائل میں اسلامی علماء اور ارباب فکر کے فتاویٰ

(۱) نذر عبادت ہے۔ اور مخلوق عبادت کے لائق نہیں اگر نذر ماننے والے کا یہ خیال ہے کہ میت کو یہ اختیارات حاصل ہیں تو یہ عقیدہ صریحاً کفر ہے (بحر الرائق)

(۲) غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا یا غیر اللہ کی نذر ماننا کفر ہے (بحر الرائق)

(۳) جو نذر اموات کے واسطے ہوں اور جو تقرب کے وہ باطل اور حرام ہیں۔
(فتاویٰ عالمگیری۔ درمختار)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہود و نصاریٰ کے نذروں کے طریقے

(۱) بنی اسرائیل کے بادشاہ رئیس اور دیگر متمول لوگوں کے، ہیکل (عبادت گاہ) کے لئے سونا چاندی اور ان سے بنے ہوئے برتن نذروں میں دیتے تھے۔

(تورات۔ کتاب عزرا۔ باب ۸: ۲۵ تا ۲۹)

(۲) دکھ درد کو رفع کرنے کے لئے روزہ رکھ کر دعا مانگی جاتی تھی

(تورات۔ کتاب نحمیاہ۔ باب ۱: ۴-۶)

(۳) آسیب زدہ سے روح نکالنے کے لئے روزہ کے ساتھ دعا کی جاتی تھی۔

(انجیل۔ کتاب مقدس مرقس باب نمبر ۹: ۲۸)

(۴) کلیساؤں کے کام کے لئے سفر پر روانہ کرتے وقت روزہ رکھ کر دعا کی جاتی تھی۔

(انجیل مقدس کتاب رسولوں کے اعمال۔ باب ۱۳: ۲-۳ اور ۱۴: ۲۲)

بنی اسرائیل کو غیر اللہ کیلئے نذروں کے متعلق انتباہ

(۱) تورات کی کتاب جامع باب (۵: ۳-۴) میں ہے کہ تو نے خدا کے لئے کوئی منت مانی تو اس کے ادا کرنے میں دیر نہ کر۔ کیونکہ وہ (اللہ تعالیٰ) کے احمقوں سے خوش نہیں ہوتا۔ پس جو منت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو نے مانی ہے۔ اسے ادا کر بہتر ہے کہ تو منت نہ مانے بہ نسبت اس کے تو منت مان اسے ادا نہ کرے۔

(۲) بنی اسرائیل کے بنی مخزنی ایل کے نام کی کتاب کی جو تورات میں ہے کے باب (۲۰ : ۲۸) میں ہے کہ اس میں بھی تمہارے باپ، دادا نے اپنی سخت بے وفائی سے میری تکفیر کی کہ جب میں ان کو اس ملک میں لایا جس کی بابت میں نے ہاتھ اٹھایا تھا کہ میں ان کو عطا کروں گا تو انہوں نے ان سب بلند پہاڑیوں اور گھنے درختوں کو دیکھ کر وہیں اپنے ذبیحوں کو ذبح کیا اور وہیں اپنی غضب انگیز نذریں گذاریں اور وہیں اپنی خوشبو جلائی اور اپنے تپاون تپائے۔

تشریح:۔ آگے چل کر اسی باب کی آیات ظاہر ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں قبائل عالم لکڑی اور پتھر کی بھی پرستش کرتے تھے چنانچہ بنی اسرائیل کو جب حضرت علیہ السلام مصر سے نکال کر لائے تو بعد میں انہوں نے بھی ایسے معبودوں کی پرستش کر کے خدا تعالیٰ کو غضبناک کرنا شروع کیا۔ یا درہے کہ اس زمانہ میں دوسری ذبیح وغیرہ نذروں کے ساتھ لوبان کو جلا کر خوشبو پیدا کر کے بھی معبودوں کو نذریں پیش کی جاتی تھیں نیز اس حوالہ میں ان مشرکانہ نذروں کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(۳) بنی اسرائیل نے کسی تصوراتی آسمانی دیوی یا ملکہ پوجا بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شروع کر رکھی تھی چنانچہ ان کے نبی ارمیاہ نے ان کو جب خدائی احکامات کے تحت اس کے خلاف متنبہ کیا تو کتاب ارمیاہ باب ۴۴: ۱۶-۱۷ کے مطابق انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ یہ بات جو تُو نے خداوند کے نام سے ہم سے کہی۔ اسے ہم ہرگز نہ مانیں گے۔ بلکہ ہم اس بات کے مطابق جو ہمارے منہ سے نکلی ہے عمل کریں گے کہ ہم آسمان کی ملکہ کے لئے خوشبو جلائیں گے اور ان کے لئے تپاون انڈیلیں گے۔ جیسے کہ ہم نے اور ہمارے باپ دادا نے اور ہمارے بادشاہوں اور ہمارے سرداروں نے یہوداہ کے شہروں اور یروشلم کے کوچوں میں کیا۔

تشریح:۔ تورات کی مختلف کتابوں میں ایسی بیشمار مثالیں ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل مصر سے یروشلم اور یہودہ وغیرہ جگہوں پر آکر آباد ہونے کے بعد بت پرست بن گئے نوشتوں اور بتوں کی کیلئے ذبیحوں اور دیگر نذروں سے خداوند کو غضبناک کیا۔ جس سے ان پر آفات پر آفات ٹوٹی اور شہر کے شہر ویران ہو گئے۔

تورات کے ان حوالہ جات کا مقصد صرف یہ ظاہر کرنا ہے کہ نذر و نیاز اللہ تعالیٰ معبودیت کے لئے اس کی عبادات ہیں جس کے کوئی دوسرا انسان بت یا دیوی دیوتا مستحق نہیں ہو سکتا۔

یاد رہے کہ دیگر آسمانی کتب یعنی تورات۔ زبور۔ انجیل سے صرف ان حوالہ جات کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو قرآن و سنت سے مطابقت رکھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدا کی نافرمانی اور انسانی طاقت سے باہر والی نذریں ناجائز ہیں

اِس مضمون کے تحت کئی احادیثِ مبارکہ ہیں۔ مثلاً ایک حدیث ہے کہ

(۱) عمران رضؓ بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ کی شرط کو پورا کرنا جائز نہیں اور نہ اس چیز میں جس کا وہ مالک نہیں ہے روایت کیا اس کو مسلم نے۔ مسلم میں ایک روایت یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر کو پورا کرنا جائز نہیں (مشکوٰۃ)

دیگر روایات حسبِ ذیل ہیں۔

۲۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے ایک آدمی کھڑا تھا۔ آپ نے اس کے نام اور احوال کے متعلق سوال کیا لوگوں نے کہا اس کا نام ابو اسرائیل ہے اس نے نذر مانی ہے کہ وہ کھڑا رہیگا۔ نہ بولے گا۔ اور روزہ رکھیگا آپ نے فرمایا اس کو کہو کلام کرے اور سایہ میں آوے اور بیٹھے۔ اپنے روزے کو پورا کرے۔ (بخاری)

(۳) عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ عقبہ بن عامر نے اپنی بہن کا حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اس نے ننگے پاؤں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ننگے سر اور پیدل حج کرنے کی نذر مانی ہے۔ آنحضرت نے فرمایا۔ اس کو حکم کرو کہ وہ اپنا سر ڈھانپے

(۴) ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے نذر مانی کہ وہ پیدل حج کریگی اور وہ اس کی طاقت نہیں رکھتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیری بہن کے پیدل چلنے سے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ چاہیئے کہ سوار ہو اونٹ ذبح کرے روایت کیا اس کو ابوداؤد اور دارمی نے۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں یوں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیری بہن کو مشقت نہیں دیتا۔ سوار ہو کر حج کرے۔ اور اپنی قسم کا کفارہ دے حکم کرو کہ اپنا سر ڈھانپے (مشکوٰۃ)

اور سوار ہو جائے اور چاہیئے کہ تین روزے رکھے

ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی مشکوٰۃ

تشریح: پہلی مثال میں چونکہ روزہ ابواسرائیل کی طاقت میں تھا اور خدا کے احکامات اور سنت رسول کے مطابق باقی اس کی مشقتیں جائز تھیں جو وہ کر رہا تھا۔ نیز روزہ ایک ایسی بدنی عبادت ہے جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت فرما دی۔ (واللہ اعلم بالصواب۔

دوسری مثال میں سارے کام مناسک حج کے مطابق نہ ہونے کی صورت میں ناجائز تھے لہٰذا اس نذر کو توڑ کر تین روزے بطور کفارہ کے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(واللہ اعلم بالصواب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبادات متعلقہ شعائر اللہ کی نقل شرک

شعائر اللہ کی تعریف

حضرت شیخ الاسلام علامہ عثمانیؒ اپنی تصنیف فوائد القرآن ص ۱۳۷ پر تحریر فرماتے ہیں کہ۔

شعائر اللہ سے مراد وہ چیزیں ہیں جو حق تعالیٰ کی عظمت و معبودیت کے لئے خاص علامات و نشانات قرار دی گئی ہیں۔ ان کی فہرست بمطابق قرآنی احکامات حسب ذیل ہے۔

حرم محترم۔ بیت اللہ شریف۔ جمرات۔ صفا و مروہ۔ ہدی۔ احرام۔ مساجد۔ کتب سماویہ وغیرہ۔ تمام حدود و فرائض اور احکام دینیہ شامل ہیں۔

ان نشانیوں میں سے بعض مخصوص چیزوں کا جو مناسک کے متعلق ہیں ذکر کیا گیا ہے۔

چنانچہ ادب والے مہینے (الشہر الحرام) چار ہیں۔ جیسا کہ سورۃ التوبہ (۳۶) میں ہے۔ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ) ان میں سے چار ہی مہینے ہیں ادب کے۔ وہ ہیں (ذوالقعدہ کے علاوہ باقی تین مہینے ذوالحجہ محرم اور رجب) ان چار مہینوں کی تعظیم و احترام یہ ہے کہ دوسرے مہینوں سے بڑھکر ان میں نیکی اور تقویٰ کو لازم پکڑا جائے اور شر و فساد سے بچنے کا اہتمام کیا جائے۔ خصوصاً حاجیوں کو ستا کر اور روک کر کے حج بیت اللہ سے نہ روکا جائے۔ متعلقہ ارشادات ربانی سورۃ التوبہ کے علاوہ البقرۃ ۱۵۸، المائدہ ۲، اور الحج ۳۲، ۳۳ اور ۳۶ آیات کریمہ میں دیئے گئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ محمد صادق سیالکوٹی نے اپنی تصنیف "انوار التوحید" (ص ۲۰۴) میں شعائر اللہ کی فہرست قدرے وضاحت سے اس طرح تحریر کی ہے۔ حرم۔ مسجد الحرام۔ خانہ کعبہ۔ مقام ابراہیم۔ صفا مروہ منیٰ۔ مزدلفہ عرفات وغیرہ اور تمام اعمال حج مثلاً وقوف عرفہ رمی جمار۔ اعتکاف۔ حرم میں بھیجے جانے والے اونٹ خدا کے نام کی نذریں۔

قربانیاں اور پھر ان تمام مقامات متبرکہ مذکورہ کا ادب احترام کرنا۔ وہاں مسنون اعمال اور عبادات بجا لانا۔ اعمال و عبادات حج میں انتہائی خلوص اور للہیت کو مدنظر رکھنا اور قربانیاں خوبصورت موٹی تازی۔ بے عیب اور قیمتی لینا۔ شعائر اللہ کی تعظیم کرنا ہے

عبادات محض ذات باری تعالیٰ کے لئے

قرآنی احکامات سے ثابت ہوتا ہے کہ رکوع۔ سجود۔ طواف قربانی نذر و نیاز وغیرہ اللہ تعالیٰ کے لئے عبادات کا حصہ ہیں کسی نبی یا ولی کے لئے ایسا کرنا شرک ہے۔

سورہ الحج میں ان عبادات کا ذکر شعائر اللہ کی مناسبت سے بڑی وضاحت سے کیا گیا ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

(۱) وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝

(الحج: ۲۶)

ترجمہ: اور جب ہم نے ابراہیمؑ کو اس گھر (کعبہ) کی جگہ بتلا دی کہ میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ کسی کو شریک مت کرنا۔ اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجود کرنے والوں کے واسطے پاک رکھنا۔

(۲) پھر آگے چل کر سورۃ نمبر ۲۲ اور ۲۸ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لوگوں میں حج کا اعلان کرنے کے لئے اور بیت اللہ پہنچ کر اپنے چوپاؤں کو ذبح کر کے قربانی کر کے خود کھانے اور محتاجوں کو کھلانے کے لئے کہا گیا۔ پھر اگلی آیت مبارکہ میں طواف کے ساتھ نذروں کو پورا کرنے کا بھی ذکر اسی طرح ہے۔

ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ

(الحج: ۲۹)

ترجمہ: پھر لوگوں کو چاہیئے کہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں۔ اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔

مندرجہ بالا ذکر کردہ ساری کی ساری عبادات اللہ کے لئے مخصوص ہیں اور کسی دوسرے کے لئے نہیں جیسا کہ آیت نمبر ۲۶ اور ذیل کی آیت نمبر ۳۱ میں تاکیداً اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے کا ذکر ہے۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے

حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ

(الحج: ۳۱)

ترجمہ: اس طرح سے اللہ ہی کی طرف جھکے رہو۔ اس کے ساتھ کسی کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شریک مت ٹھہراؤ اور جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا پھر پرندوں نے اسے اُچک لیا یا اس کو ہوا نے کسی دور دراز جگہ پر جا ڈالا۔

اگلی آیت مبارکہ سے صاف ظاہر ہے کہ ذکر کردہ سارے شعائر صرف اور صرف اللہ کی ذات باری تعالیٰ کے لئے ہیں کسی دوسرے کے ساتھ ان تعظیم و احترام کی عبادات کو اپنانے سے وہ ہستی اللہ تعالیٰ کا شریک قرار پائے گی چنانچہ نتیجۃً فرمایا کہ:۔

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ (الحج ۳۲)

ترجمہ: یہ (سن چکے) اور جو شخص اللہ کے مقرر کردہ شعائر کا احترام کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری کی بات ہے۔

تشریح: بلاشک وشبہ سورہ الحج میں ان احکامات ربانی کے پیش نظر کسی اور ہستی کو چاہے ولی ہو یا نبی ہو یا کسی بندگان خدا کا بت کے لئے نہ قیام۔ نہ رکوع نہ سجدہ نہ طواف نہ قربانی اور نہ نذر و نیاز جائز ہے ورنہ تو وہ ہستی اس قادر مطلق کے برابر کی سب عبادات میں حقدار بن کر اس کی شریک بن گئی جس کے خلاف نہ صرف عام مومنوں کو بلکہ اپنے برگزیدہ بندوں کو خبردار کیا۔

شعائر اللہ کے متعلق جاہلانہ اور باطل پر مبنی استدلال

مفتی احمد یار خاں صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اولیاء اللہ اور ان کے مزارات شعائر اللہ ہیں۔ اور شعائر اللہ یعنی اللہ کے دین کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نشانیوں کی تعظیم کرنے کا قرآنی حکم ہے۔

وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ۔

اس تعظیم میں کوئی قید نہیں ہر ملک ہر رسم جس ملک اور جس زمانہ میں جو بھی جائز مروج ہے۔ وہ کرنا جائز ہے۔ ان کی قبروں پر پھول ڈالنا۔ چادریں چڑھانا۔ چراغاں کرنا سب میں ان کی تعظیم ہے۔ لہٰذا جائز ہے

(بلفظہٖ جاء الحق ص ۲۸۳)

اس بے معنی فتویٰ کے بعد ذہن میں یہ سوال ابھرتے ہیں۔

(۱) مندرجہ بالا شعائر اللہ کی فہرست میں نہ اولیاء اللہ اور نہ ہی ان کے مزارات کا ذکر ہے۔ (معاذ اللہ معاذ اللہ) کیا باری تعالیٰ نے یہ فہرست نامکمل چھوڑ دی۔ حالانکہ اس سورۃ مبارکہ (المائدہ) میں جہاں اکثر شعائر اللہ کا ذکر کیا گیا ہے اسی میں یہ اگلی آیت نمبر ۳ نازل ہوئی ہے

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ

آج ہم نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔

لہٰذا اس مفتی نے خدائے بزرگ و برتر کی نامکمل فہرست کو بزعم خود مکمل کیا ہے۔ کیا یہ بدعت کی تعریف نہیں؟ بلکہ اللہ کے احکامات کو جھٹلانا نہیں ہے؟

(۲) کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) یہ علم نہیں تھا کہ اولیاء اللہ اور مزارات اولیاء اللہ بھی شعائر اللہ ہیں کیونکہ انہوں نے قبروں اور مزاروں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پختہ بنانے۔ ان پر قبہ تعمیر کرنے۔ ان پر چراغ جلانے وغیرہ کے احکامات صادر فرماتے وقت ان کے لئے فرق روا نہیں رکھا؟

(۳) کیا صحابہ کرام رضؓ تابعین رحؒ اور تبع تابعین رحؒ کو بھی یہ علم نہ ہوا کہ اولیاء اللہ اور ان کے مزارات شعائر اللہ ہیں۔ انہوں نے بھی ان شعائر کے لئے تعظیمی کام کیوں نہ کئے؟

(۴) حالانکہ سورۃ الحج کی جس آیت مبارکہ (نمبر ۳۲) کا مفتی مذکور نے اپنے فتوے میں حوالہ دیا ہے۔ اس کی اگلی آیت نمبر ۳۳ اور پھر نمبر ۳۶ میں شعائر اللہ میں قربانی کے جانور۔ بیت العتیق (بیت اللہ شریف) اور قربانی کے اونٹوں کا ذکر ہے۔ وہاں بھی اولیاء اللہ اور ان کے مزارات کا ذکر نہیں۔

(۵) کسی امام نے بھی مزاراتِ اولیاء اللہ کو شعائر اللہ نہیں ٹھہرایا

(۶) کیا شعائر اللہ کی تعظیم چراغ جلانے سے ہو گی جس عمل پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

مفتی احمد یار خاں صاحب نے سورۃ الحج کی آیت نمبر ۳۲ کا کچھ حصہ بطور حوالہ دیا ہے۔ افسوس کہ انہوں نے اس سے پہلی چار آیات (نمبر ۲۷ تا ۳۱) کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ ان میں شعائر اللہ یعنی خدا کی عظمت و بزرگی اور عبادت سے متعلق ذیل کی چودہ باتوں کا ذکر ہے۔

(۱) ان لوگوں کا حج کے لئے بیت اللہ جانا۔

(۲) اس سفر کو خدا کی خوشنودی کا ثواب۔ دینی امر اور عبادت جان کر ایثار کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) دور دراز مقامات سے پیدل یا سواری پر جانا۔
(۴) وہاں پہنچ کر خدا کے نام پر جانوروں کی قربانی دینا۔
(۵) معین دنوں میں قربانی دینا۔
(۶) خدا کے نام پر مانی ہوئی نذروں نیازوں کو ادا کرنا۔
(۷) خانہ کعبہ کا طواف کرنا یا اس کے گرد پھرنا۔
(۸) حرمات الٰہی کی تعظیم بجا لانا۔
(۹) قرآنی حلال کردہ چیزوں کو حلال اور حرام کردہ چیزوں کو حرام ماننا۔
(۱۰) اوثان پرستی سے بچنا۔ بتوں کی (پوجا) کی نجاست سے محفوظ رہنا۔
(۱۱) حنفاء اللہ۔ اللہ کی توحید کرنے والا ہونا۔
(۱۲) اللہ کے ساتھ اس کی تعظیم و توحید میں کسی کو شریک نہ کرنا
(۱۳) خدا تعالیٰ کے ساتھ شریک لانے والے کو بہت اونچی جگہ (آسمان) سے گرا ہوا مردہ یا مردار سمجھنا۔ ایسا مردار جس کو کوئے چیلیں نوچ نوچ کر کھا گئے ہوں۔ یا اس کو ہوا اڑا کر کہیں دور گھاٹی یا کھڈ میں پھینک آئی ہو۔
(۱۴) شعائر اللہ کی بڑائی کو دل کی پرہیز گاری کی علامت سمجھنا۔

صاف ظاہر ہے کہ یہ چودہ باتیں صرف خدا تعالیٰ کی تعظیم اور عبادت کے لیے مخصوص ہیں۔ ان شعائر اللہ میں سے کوئی بات بھی غیر اللہ کے لئے نہیں۔ لہٰذا ان ارشادات ربانی کو نظر انداز کر کے قصداً ثواب سمجھ کر کسی بھی مزار یا روضے۔ چلے یا تھان پر سفر کر کے جانا منع ہے۔ کیونکہ اس میں خدا کی مانند اور برابر غیر اللہ کی تعظیم پائی جاتی ہے۔ بلکہ اوپر کی تفصیل کے مطابق تو شرک ہے۔ اس لئے آنحضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے تین مسجدوں حرموں کے کسی بھی متبرک مکان یا مزار کی زیارت کے لیے سفر کرنا منع فرمایا ہے۔

مندرجہ بالا چودہ باتوں سے یہ بھی واضح ہوتی ہے کہ سوائے شعائر اللہ کے باقی مزاروں وغیرہ کی تعظیم کرنا مثلاً اوپر چراغ جلانا پھول ڈالنا کعبہ کی طرح قبر پر غلاف چڑھانا۔ قبر کو پختہ بنانا۔ مزاروں کے کسی حصہ کو حجر اسود کی طرح بوسہ دینا وغیرہ وغیرہ۔ سب منع ہے

افسوس صد افسوس ایسے مفتیوں کی ایسی جاہلانہ تحقیق پر جنہیں قرآن پاک سے شعائر اللہ کے کوائف دستیاب نہیں ہو سکے اور وہ الٹی سیدھی بلکہ۔ ایسی باتوں سے زندگیاں بدعتوں میں اضافہ کرتے چلے گئے۔ (اللہ بچائے)

دونوں اقسام کے اعمال کا اجمالی موازنہ

بیت اللہ (خانہ خدا)۔ (حج کے دوران اللہ تعالیٰ کی عبادات)	درگاہیں (اولیاء کرام کے مزارات)۔ (عرس کے دوران مشرکانہ اعمال۔
(۱) ہر سال حج کے ایام مقررہ میں مناسک ادا کرنا۔	(۱) ہر سال عرس کا دن مقرر کر کے تقریب کرنا۔
(۲) احرام باندھنا۔	(۲) ننگے سر یا ننگے پیر چلنا۔
(۳) لبیک اللھم لبیک کا ورد کرنا	(۳) یاہو۔ حق یاہو۔ جیسے کلمات کا ورد
(۴) غلاف کعبہ بدلنا۔	(۴) قبر کی چادر کا بدلا یا جانا۔
(۵) حجر اسود کا بوسہ۔	(۵) آستانہ بوسی یا مزار بوسی
(۶) طواف کعبہ۔	(۶) قبر کے پھیرے لگانا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۷) ملتزم کو چمٹ کر رونا۔ مرلئے معافی گناہ	(۷) ڈیوڑھی اور دروازے سے چمٹ کر حاجات کا اظہار کرنا۔
(۸) رکوع اور سجود کرنا۔	(۸) رکوع اور سجود کرنا۔
(۹) صفا اور مروہ کے درمیان سعی	(۹) بابا کی بیٹھک سے قبر تک دوڑنا
(۱۰) آب زمزم نوش فرمانا۔ تبرک کے طور پر	(۱۰) قبر کے دھوون کے مبارک پانی تبرک کے طور پر نوش فرمانا
(۱۱) بیت اللہ کو عرق گلاب سے غسل دینا	(۱۱) اولیاء کے مزاروں کو ایسا ہی غسل دینا
(۱۲) ہدی قربانی کے جانور لاکر ذبح کرنا۔	(۱۲) حضرت کی نذر کا اونٹ بکرا وغیرہ ساتھ لے جا کر ذبح کرنا۔
(۱۳) غلاف پوشی	(۱۳) چادر پوشی

شعائر اللہ کے متعلق حدیث مبارکہ میں ذیل کی روایات ہیں۔

(۱) ابن عباس سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حجر اسود جنت سے اترا تھا اس وقت وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا۔ بنو آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر ڈالا ہے

(مشکوٰۃ شریف۔ احمد۔ ترمذی)

(۲) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ فرماتے تھے کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوت ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کو دور کر دیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کے نور کو دور نہ کرتا یہ مشرق و مغرب کے درمیان روشنی کرتے

مشکوٰۃ شریف۔ ترمذی)

(۳) ملتزم خانہ کعبہ کی دیوار کا وہ حصہ جو اس کے دروازہ اور حجر اسود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے درمیان ہے اور حج کرنے والے اس سے لپٹ کر گناہوں کی معافی کے لئے روتے ہیں۔

(۴) مناسکِ حج میں صفا اور مروہ کے درمیان چکر کاٹنے کو سعی کہتے ہیں کیونکہ یہ حضرت حاجرہؓ کی اس کوشش (سعی) کی یاد میں ہے جو کہ اس نے پانی کی تلاش میں دونوں پہاڑیوں کے درمیان چکر کاٹے تھے

(۵) آبِ زمزم وہ پاک پانی ہے جو اس چشمہ سے نکلتا ہے جو بچپن میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پیاس کی وجہ سے مکہ معظمہ کی سرزمین پر اسکے پاؤں کی ایڑیاں مارنے سے پھوٹا تھا۔

اندریں حالات کسی پختہ گنبد والی یا پتھر والی وغیرہ قبر کا بوسہ محض اہلِ قبر کی تعظیم کے لئے کرنا حجرِ اسود کے بوسہ کی نقل ہے جو شرک ہے۔ کیونکہ کسی ولی کی قبر کا کوئی حصہ یا آستانہ شعائر اللہ میں تصور نہیں کیا جا سکتا نہ قرآن کریم میں ایسا کوئی حکم ہے اور نہ احادیث مبارکہ سے ایسا کوئی تعظیمی ثبوت ثابت ہے اگر یہ سنت رسول ﷺ ہوتی تو صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعین رح ضرور اس پر عمل پیرا ہوتے۔

مذکورہ مشرکانہ اعمال کے علاوہ عرس کے میلہ میں رقص و سرود یعنی گانے بجانے کی محفلوں کے انعقاد سے زائرین ہر قسم کے گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اگرچہ غلط اعتقاد و تصورات کی بناء پر ایسے میلوں میں حصہ لینے والے ان گناہوں کے دفاع کے لئے بے بنیاد دلائل پیش کرتے ہیں اور ہر زائر اپنے آپ کو اہلِ طریقت ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن القیمؒ کی تحقیق کے مطابق غالیوں نے مزار پرستی کو حج بیت اللہ کے برابر قرار دیدیا۔

چنانچہ حافظ ابن القیمؒ فرماتے ہیں کہ

وقد آل الامر ببعض هؤلاء الضلال المشركين الى ان شرعوا للقبور حجاً ووضعوا مناسك حتى صنف بعض غلاتهم فى ذلك كتاباً وسماه مناسك حج المشاهد مضاهاة منه بالقبور للبيت الحرام ولا يخفى ان هذا مفارقة الدين الاسلام ودخول فى دين عباد الاصنام "اغاثة اللهفان" ص ۱۹۷

بالآخر یہ گمراہ لوگ مشرک اس حد تک شرک میں پھنس گئے کہ انہوں نے قبروں کا حج کرنا مشروع قرار دیدیا اور اس کے احکامات کو مرتب کیا جہاں تک کہ بعض غالی قسم کے لوگوں نے ان تمام چیزوں کو ایک کتاب میں اکٹھا کر دیا۔ اور اس کتاب کا نام "مناسک حج المشاہد" (مزاروں کی حج کے احکامات) رکھا گویا کہ ان لوگوں نے مزارات کو بیت الحرام کے مشابہ بنا دیا۔

ظاہر ہے کہ ان کا یہ عمل دین اسلام سے جدا ہو جانے کے مترادف ہے۔ اور بتوں کے پجاریوں کا مذہب اختیار کرنا ہے۔

مذکورہ بالا تحقیق کی تشریح۔

چنانچہ اس کی تشریح ایک دوسرے مقام پر ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔

فلو رأيت غلاة المتخذين لها عيداً وقد نزلوا عن الاكوار والرقاب

آپ مشاہدہ کر رہے ہیں کہ وہ لوگ جو غلو کے ساتھ قبروں کو میلہ گاہ بناتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إذا رأوها من مكان بعيد،
فوضعوا لها الجباه، وقبلوا الارض
وكشفوا الرؤس، وارتفعت أصواتهم
بالضجيج وتباكوا حتى تسح لهم
النشيج، ورأوا أنهم قد أربوا
في الربح على الحجيج، فاستغاثوا
بمن لا يبدي ولا يعيد، و
نادوا ولكن من مكان بعيد،
حتى إذا دنوا منها صلوا عند
القبر ركعتين، ورأوا أنهم قد
احرزوا من الاجر ولا أجر
من صلى الى القبلتين فتراهم
حول القبر ركعاً سجداً يبتغون
فضلاً من الميت ورضواناً
وقد ملئوا اكفهم خيبة وخسراناً
فلغير الله، بل للشيطان ما يراق
هناك من العبرات ويرتفع من
الاصوات، ويطلب من الميت
من الحاجات ويسأل من تفريج
الكربات، واغناء ذوي الفاقات
ومعافاة أولي العاهات والبليات

وہ دُور سے ہی اپنی سواریوں سے نیچے
اُتر آتے ہیں وہ ان قبروں کو دیکھتے ہوئے
دُور سے قبروں کے سامنے پیشانیوں کو
رکھ دیتے ہیں۔ قبر کی مٹی کا بوسہ لیتے ہیں
احتراماً سروں سے کپڑا اتار دیتے ہیں۔ اسی
پر بس نہیں بلکہ پورے زور کے ساتھ چیخنا
چلانا شروع کر دیتے ہیں اور اس قدر
تکلف کے ساتھ گریہ وزاری کا سماں
باندھ دیتے ہیں کہ ان کی آواز میں سے
خاص قسم کی اندوہناکی ٹپکتی ہے۔ نیز یہ
لوگ شدت کے ساتھ اس بات کا یقین
رکھتے ہیں کہ بیت اللہ کا حج کرنے والے
لوگوں سے ہمیں زیادہ ثواب حاصل ہو رہا
ہے۔ چنانچہ وہ لوگ جن قبروں والوں سے
فریاد رسی کرتے ہیں وہ انہیں نہ فائدہ
پہنچا سکتے ہیں اور نہ اُن سے کسی مضرت کا
خوف ہے اُن لوگوں کا وطیرہ یہ ہے کہ یہ
لوگ دُور دراز مسافت سے پکارتے ہوئے
جب قبر کے قریب پہنچتے ہیں تو حاجت برآری
کے لئے قبر کے پاس دو رکعت نماز ادا کرتے
ہیں۔ اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ جو شخص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثم انشزا بعد ذالك حول القبر طائفين، تشبيهاً له بالبيت الحرام الذی جعله الله مبارکاً و هدیً للعلمین ثم اخذوا فی التقبیل والاستلام، ارأیت الحجر الأسود ومایفعل به وقدُ البیت الحرام ثم عفروا لدیه تلك الجباه والخدود، التی یعلم الله انها لم تحفر کذلك بین یدیه فی السجود ثم کملوا مناسك حج القبر بالتقصیر هناك والحلاق، واستسقوا بخلاقهم من ذالك الوثن اذ لم یکن لهم عندالله من خلاق، وقربوا لذالك الوثن القرابین، وکانت صلاتهم وُنسکهم وقربانهم لغیرالله رب العالمین۔

اغاثۃ اللہفان ص ۱۹۴

بیت اللہ یا بیت المقدس کو قبلہ بنا کر نماز پڑھتا ہے، اُسے کچھ ثواب نہیں ملتا بس ثواب تو ہمارے حصہ میں ہے۔ یہ لوگ قبر کے اردگرد رکوع و سجود کی حالت میں صاحب قبر سے التجائیں طلب کرتے ہیں اور اس کی رضا کے طالب ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے اپنے دامنوں کو ناکامیوں اور نامرادیوں سے بھر لیا ہے۔ ان کا آنسو بہانا دردناک اونچی آوازوں سے رونا غیر اللہ کے لئے ہے بلکہ شیطان کی خوشنودی کے لئے ہے جبکہ یہ لوگ مردوں سے آہ وزاری کرتے ہوئے اپنی ضرورتوں کو پیش کرتے ہیں اور مشکلات کا حل طلب کرتے ہیں اور اپنی مفلسی کو غنا میں مبدل کرنے کی آرزو کرتے ہیں۔ بیماریوں اور مصیبتوں سے تندرستی کے طلبگار ہیں۔ پھر اسی پر بس نہیں کرتے بلکہ بیت الحرام کی طرح قبر کے اردگرد طواف کرتے ہیں حالانکہ بیت الحرام کو تو اللہ پاک نے یہ اعزاز عطا فرمایا اور تمام دنیا کے لئے سرچشمۂ ہدایت ٹھہرایا۔ قبر کا طواف کرنے کے ساتھ ساتھ احتراماً اُسے چومتے ہیں اور تبرکاً اسے ہاتھ لگاتے ہیں، جیسا کہ بیت الحرام کا قصد کرنے والے حجر اسود کا بوسہ لیتے ہیں۔ پھر اسی مسکنت کے عالم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں قبر کے سامنے اپنی پیشانیوں اور رخساروں کو خاک آلود کرتے ہیں۔ شاید اس سکنت اور تضرع کے ساتھ بارگاہِ ایزدی میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے اپنی پیشانیوں کو اس قدر نہ رگڑتے ہوں۔ بعد ازاں قبر کی حج کے احکامات کی تکمیل کرتے ہوئے اپنے سر کے بال منڈواتے ہیں اور اس قبر والے سے اپنے مقدر کے روشن ہونے کا اس انداز سے مطالبہ کرتے ہیں کہ شاید ان کے مقدر بنانے میں اللہ پاک کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ اس قبر کے پاس قربانیاں ذبح کرتے ہیں پس ان کی نمازیں، ان کی عبادتیں اور ان کی قربانیاں غیر اللہ کے لئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیطان کا بدعتیوں اور مشرکوں کو سبز باغ دکھانا

(بحوالہ قرآن کریم)

چونکہ شرک ایک ایسا سنگین گناہ ہے جس کے متعلق کتاب اللہ میں بار بار وعیدیں آئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو ہرگز نہیں بخشنا لہٰذا شیطان ملعون کی ہمیشہ از حد کوشش رہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اولادِ آدم کو شرکیہ گناہوں میں پھنسائے جس کے لئے وہ طرح طرح کے مکر و فریب کے جال پھیلاتا ہے۔ اور ہوسِ انسانی کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں ایسے بیشمار واقعات کا تذکرہ ہے جس میں سے چند ایک کے بیان پر یہاں اکتفا کیا جا رہا ہے۔

(۱) چنانچہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے پرندوں کا جائزہ لیا تو ہُدہُد کو نہ پایا جس کے متعلق غصہ کا اظہار فرمایا۔ تاہم وہ عین اسی وقت حاضر ہو گیا۔ اور قبیلہ سبا کے متعلق اپنی دریافت کے ساتھ یوں گویا ہوا۔

وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ (النمل ۲۴)

ترجمہ: میں نے اس (ملکہ عورت) کو اور اس کی قوم کو دیکھا کہ وہ اللہ کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نظر میں خوشنما بنا رکھے ہیں۔ اور ان کو راہ راست سے روک رکھا ہے۔ سو وہ راست نہیں پاتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) مشرکین کا فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں تجویز کرنا اور پھر اپنے لئے بیٹی کی ولادت کو ناپسند کرنے کا ذکر کرتے ہوئے باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (النحل: ۶۳)

ترجمہ:۔ خدا کی قسم (اے رسول) آپ سے پہلے جو اُمتیں ہو گذری ہیں۔ ان کے پاس بھی ہم نے رسولوں کو بھیجا تھا۔ سو ان قوموں کو بھی شیطان نے ان کے اعمال مستحسن کر کے دکھلائے سو وہی آج ان لوگوں کا رفیق ہے اور ان کے واسطے دردناک عذاب ہے

(۳) قوم عاد و ثمود کا ذکر کرتے ہوئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ (العنکبوت: ۳۸)

ترجمہ:۔ اور عاد اور ثمود کو بھی ہم نے ہلاک کیا اور ان کے ہلاک ہونے کا یہ حال تم پر ان کے رہنے کے مقامات سے کھل چکا ہے اور شیطان نے ان کو ان کے اعمال مستحسن کر کے دکھا رکھا تھا۔ پھر ان کو راہ راست سے روک رکھا تھا حالانکہ وہ لوگ ہوشیار تھے

(۴) اس طرح شیطان کے جھوٹے وعدوں اور اُمیدوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد ہے۔

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا ۔ (النساء: ۲۰ تا ۱۲۱)

ترجمہ: شیطان لوگوں سے وعدے کیا کرتا ہے۔ اور ان کو اُمیدیں دلاتا ہے اور ان سے جو کچھ شیطان وعدے کرتا ہے سب فریب ہے ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ اس سے کہیں بچنے کی جگہ نہ پائیں گے۔

تشریح:۔ آیات مبارکہ مندرجہ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ شرکیہ کاموں میں چاہے بت پرستی ہو چاہے قبر پرستی شیطان انسانوں کو کہیں دولت کی امیدیں دلا کر وسوسے ڈالتا ہے۔ کہیں اولاد کا وعدہ کر کے ان کو کھینچ کر اُدھر لے جاتا ہے کہیں روز محشر ایسے معبودوں کی سفارش کرا کر سب گناہ سے پاک کرنے کا عہد کرتا ہے۔

چنانچہ شرکیہ کاموں کو انسانی دماغ پر وسوسوں کے ذریعہ اتنا حاوی کر دیتا ہے کہ وہ پھر شرکیہ عبادات، خدائی عبادات پر ترجیح دینے لگتا ہے۔

قبر پرستی کے سنگین ترین گناہ کی طرف انسانوں کو دھکیل لانے کے لئے شیطان کی جدوجہد

اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے شیطان حسب ذیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو بے استعمال کرتا ہے۔

(۱) شیطان لعین بڑی مکاری سے قبر کے پاس دعا مانگنے کو افضل ترین بتاتا ہے۔

(۲) دعا مانگنے والے کو مزید سبق پڑھاتا ہے۔ کہ وہ قبر والے بزرگ کے وسیلہ سے دعا مانگے اور اللہ پر اس کے نام کی قسم ڈالی جائے مگر اللہ جل شانہٗ کا رتبہ اس سے بلند ہے کہ اس پر قسم ڈالی جائے یا اس کی مخلوق کے نام سے سوال کیا جائے۔ اس طریقۂ دعا میں شیطان آدمی کے دل میں یہ وسوسے ڈالتا ہے کہ اس طرح دعا جلد قبول ہوتی ہے۔

(۳) پھر شیطان انسان کو اکساتا ہے کہ وہ بزرگ کی قبر پر قبہ تعمیر کرائے۔ اس پر چراغ جلائے اس کا طواف کرے۔ تعظیم کیلئے سجدہ کرے عرق گلاب سے مزار کو غسل دے اس پر چادر چڑھائے۔ پنجا پنجا حاجیوں کی طرح قبر پر اس طرح مناسک ادا کرے جس طرح وہ حج کے لئے کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ مزار والے بزرگ کے لئے نذر و نیاز کے طور پر جانور ذبح کرے۔

(۴) اس سے اگلا قدم شیطان کا یہ ہوتا ہے کہ وہ قبر پرستوں کو گمراہ کر کے وسوسہ ڈالے کہ وہ دوسرے لوگوں کو بھی ایسے مشرکانہ کاموں کی دعوت دیں اور ان کو ساتھ ملا کر مزاروں پر عرس اور میلوں کا انتظام کریں جس میں ہر قسم کے خرافات خلاً ناچ گانے نذرانے چڑھاوے مزامیر کے ساتھ قوالیاں گویا عورتوں اور مردوں کا ایسا اختلاط ہو کہ ہر قسم کی جنسی برائیاں جنم لیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بزرگانِ دین پر شیطان کے حملوں کے واقعات

پہلا واقعہ

اس واقعہ کے روایت کنندہ پنجاب کے مشہور بزرگ مولانا محی الدین لکھوی ہیں جنہوں نے اسے صوفی عبداللہ بانی مدرسہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کی زبانی سنا۔

صوفی صاحب نے فرمایا کہ میں مدرسہ کی تعمیر کے سلسلہ میں چندے کیلئے شرقپور گیا رات میاں شیر محمد شرقپوری کے ہاں گذاری۔ انہوں نے کہا صوفی صاحب آپ وہابی ہیں ورنہ میں تجھے ایک وظیفہ بتاتا جس سے دولت تیرے قدموں میں ہوتی۔ اور وہ وظیفہ ہے یا عبدالقادر جیلانی شیأ للہ۔ صوفی صاحب کہتے ہیں کہ میں نے وہ وظیفہ شرک سمجھ کر چھوڑ دیا۔ پھر میاں صاحب نے کہا جب میں لاہور جاتا ہوں داتا صاحب مجھے راوی دریا کے پل پر ملتے ہیں۔ صوفی صاحب نے کہا۔ کہ اگر مجھے دکھا دیں تو میں مان جاؤں۔

چنانچہ دونوں نے عہد و پیماں کیا اور سحری کے وقت پیدل ہی راوی پل کی طرف روانہ ہوئے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو ایک بزرگ چغہ پہنے ہماری طرف چلتا نظر آیا۔ جب ہم اس کے قریب پہنچے تو اس کی ٹوپی داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری لکھا ہوا نظر آیا۔ حتیٰ کہ وہ میاں شیر محمد سے معانقہ کرنے لگا میں نے پیچھے سے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا شروع کیا۔ تو وہ بزرگ غائب ہو گیا اور میاں شیر محمد کے بازوؤں میں کوئی چیز نہ رہی تو وہ مڑ کر کہنے لگے کہ واقعی وہ شیطان تھا۔ جو لاحول پڑھنے پر غائب ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا واقعہ یہ واقعہ سید جلال الدین بخاری اُچ شریف والے سے روایت ہے کہ انہوں فرمایا کہ میں حج بیت اللہ سے واپس آیا تو مجھے معلوم ہوا کہ فلاں پہاڑ کے دامن میں ایک فقیر صاحب آئے ہیں جو کہتے ہیں کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آتے ہیں۔ مگر فقیر صاحب نماز نہیں پڑھتے۔ جلال الدین صاحب نے فرمایا کہ جب میں اس کے پاس گیا تو لوگوں کا بہت بڑا ہجوم اسے گھیرے ہوئے تھا۔ بہرحال میں اُن کے قریب پہنچنے میں کامیاب ہوگیا۔ اور پوچھا کہ آپ نماز کیوں نہیں پڑھتے تو انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آتے ہیں جنت سے کھانا لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تجھے نماز معاف ہے۔ میں نے کہا تو جھوٹ کہتا ہے کیونکہ نماز تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معاف نہیں تھی۔ تو جسے جبرئیل فرشتہ سمجھتا ہے وہ شیطان لعین ہے۔ چنانچہ اب جب وہ آئے تو لاحول پڑھنا پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے۔ دوسرے دن جب میں گیا تو وہ فقیر میرے قدموں پر گر کر رونے لگا اور کہا کہ واقعی وہ شیطان تھا کیونکہ جب میں نے لاحول پڑھی تو وہ فوراً غائب ہوگیا اور جو وہ کھانا لایا تھا وہ غلیظ تھا۔ جو میرے کپڑوں پر گر گیا۔

(بحوالہ یزم الدر منظوم - یزم رفتہ کی سچی کہانیاں)

تیسرا واقعہ بحوالہ کتاب الوسیلہ (اُردو) مؤلف شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ مترجم ضیغم الانصاری ناشر اسلامی اکیڈمی اُردو بازار لاہور صفحہ نمبر ۶۴ یہ واقع حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو پیش آیا اور انہوں نے اس طرح بیان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ایک مرتبہ میں عبادت الٰہی میں مصروف تھا کہ میں نے ایک عرش عظیم اپنے سامنے دیکھا جس پہ ایک نور جلوہ فگن تھا۔ اس نے مجھے مخاطب ہو کر کہا۔

"اے عبدالقادر میں تیرا رب ہوں۔ میں نے تیرے لئے وہ کچھ حلال کر دیا ہے جو دوسروں کے لئے حرام ٹھہرایا ہے۔ میں نے اس سے کہا "تو وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے؟"

"دور ہو اے مردود دشمن خدا!" اس پر روشنی کافور ہو گئی۔ اور تاریکی چھا گئی۔ پھر آواز آئی "اے عبدالقادر تو میرے وار سے تفقہ فی الدین، علم اور بلند مرتبہ کی بنا پر بچ گیا ہے۔ میں اس طرح سے ستر عظیم آدمیوں کو فتنہ میں مبتلا کر چکا ہوں" آپ سے پوچھا گیا کہ "آپ نے کس طرح معلوم کر لیا کہ یہ شیطان ہے؟" آپ نے کہا "اس نے مجھ سے کہا "میں تیرے لئے وہ چیزیں حلال کر رہا ہوں جو دوسروں پر حرام ہیں"۔ "میں نے سوچا کہ شریعت محمدی نہ منسوخ ہو سکتی ہے نہ تبدیل پھر کیسے حرام چیز حلال قرار پا سکتی ہے۔" "نیز اس نے کہا تھا میں تیرا رب ہوں۔ لیکن اسے یہ کہنے کی ہمت نہ ہوئی کہ "میں وہی اللہ ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا شیطان کو ملعون کہہ کر بھگا دینا۔

پہلا واقعہ یہ واقعہ مذکورہ کتاب الوسیلہ کے صفحہ نمبر ۶۲ پر بیان کیا گیا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آیا۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے۔

ابو درداء روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو ہم نے ان کو یہ الفاظ پڑھتے ہوئے سنا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ (میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں)

پھر آپ نے تین دفعہ فرمایا۔

اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ

(میں تجھ پر اللہ کی تین بار لعنت بھیجتا ہوں۔)

اس کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا جیسے آپ کسی کو پکڑ رہے ہوں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا۔

یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو ایسے الفاظ پڑھتے سنا ہے جو پہلے کبھی نہیں سنے۔ ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ آپ ہاتھ آگے بڑھا رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ کا دشمن آگ کا ایک انگارہ لے کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیا تاکہ میرے چہرے پر مارے۔ چنانچہ میں نے تین مرتبہ کہا
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ پھر میں نے کہا اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ
اللّٰہِ التَّامَّۃِ،
(میں تجھ پر اللہ کی مکمل لعنت بھیجتا ہوں) اس پر وہ
پیچھے ہٹ گیا۔ پھر میں نے ارادہ کیا کہ اس کو پکڑ
لوں۔ اگر ہمارے بھائی سلیمانؑ نے دعا نہ مانگی ہوتی
تو میں اس کو باندھ لیتا اور اس سے مدینہ کے
بچے کھیلتے۔ (صحیح مسلم)

یاد رہے کہ ایک حدیث میں حضرت سلیمانؑ کی اس قرآنی دعا
کا بھی ذکر ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد آگئی اور وہ دعا
یہ ہے۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ
بَعْدِیْ۔

ترجمہ: اے میرے پروردگار مجھے بخش دے اور
مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ دی
جائے اور جیسا کہ قرآن کریم فرقان حمید میں ذکر کیا گیا ہے۔
حضرت سلیمان علیہ السلام کو جنات پر حکمرانی عطا فرمائی گئی تھی اور
شیاطین جنات کا ایک گروہ ہیں اور سلیمانؑ کی مذکورہ بالا دعا کی رو
سے ایسی حکمرانی اس کے بعد کسی اور کو عطا نہیں کی جانی چاہئے تھی۔ لہٰذا
اس دعا کو مدنظر رکھتے ہوئے شیطان لعین کو مستقل طور پر نہ پکڑا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبر پرستوں کیلئے من گھڑت روایات کا سہارا

مندرجہ ذیل احادیث جھوٹ کا طومار ہیں۔

(۱) یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْئَلُوْہُ بِجَاہِیْ فَاِنَّ جَاہِیْ عِنْدَ اللّٰہِ عَظِیْمٌ۔

ترجمہ: جب تمہیں اللہ سے سوال کرنا ہو تو میرے جاہ کے واسطہ سے سوال کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میرا جاہ و مرتبہ بہت بڑا ہے

(یہ روایت بالکل من گھڑت اور جھوٹی ہے اور علماء حدیث جن کتب حدیث پر اعتماد کرتے ہیں ان میں اس کا نام و نشان تک نہیں ملتا۔ ایسی احادیث علماء سوء کی خود ساختہ ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پناہ بھی مانگنی ہو تو اللہ سے مانگو۔ جیسا کہ حسب ذیل روایت سے بلا شک و شبہ یہ فرمان ثابت ہوتا ہے۔

طبرانی نے اپنی تصنیف "معجم" میں روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک منافق اہل ایمان کو اذیت دیا کرتا تھا حضرت صدیق اکبرؓ نے کہا کہ چلو حضور سے جا کر اس منافق کے خلاف فریاد کریں۔ چنانچہ وہ بارگاہ نبویؐ میں آئے تو آپؐ نے فرمایا کہ اِنَّہٗ لَا یُسْتَغَاثُ بِیْ وَاِنَّمَا یُسْتَغَاثُ بِاللّٰہِ۔

ترجمہ مجھ سے پناہ مانگنا درست نہیں صرف اللہ سے پناہ مانگو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) یہ حدیث بھی سراسر جھوٹ کا پلندا ہے۔

لَوْ اِعْتَقَدْتُمْ فِیْ جَحَرٍ لَنَفَعَکُمْ۔

ترجمہ اگر تم کسی پتھر سے بھی عقیدت رکھو تو وہ تم کو نفع دے گا۔ یہ تو یہ کھلی بت پرستی ہے۔ صاحب زیبِ علم کے لئے تو دور کی بات ہے۔ تھوڑی سی عقل رکھنے والا بھی اس کو بت پرستی کے علاوہ اور کوئی نام نہیں دے سکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو اس لئے بھیجا ہے۔ کہ پتھروں پر یقین کرنے والوں کو ہلاک کیا جائے۔ اور لوگوں کو قبروں کی پوجا سے روکا جائے۔

(۳) یہ حدیث بھی جھوٹی اور خود گھڑی ہوئی ہے اور اسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کر دیا گیا ہے۔

اِذَا اَعْیَتْکُمُ الْاُمُوْرُ فَعَلَیْکُمْ بِاَصْحَابِ الْقُبُوْرِ۔

(ترجمہ) کہ جب تمہیں مشکل درپیش ہو تو اصحاب قبور کے پاس جایا کرو۔

(مگر امام ابوالحسین قدوری رح نے اپنی شرح الکرخی کے باب الکراہیۃ میں لکھا ہے کہ میں اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں کہ آدمی دعا میں یوں کہے

بِحَقِّ فُلَانٍ وَبِحَقِّ اَنْبِیَائِکَ وَرُسُلِکَ وَبِحَقِّ بَیْتِ الْحَرَامِ

(اے اللہ میں تجھ سے) فلاں کے واسطے اور تیرے نبیوں اور رسولوں کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں۔ اور بیت اللہ کے طفیل مانگتا ہوں۔

مؤلف کا کہنا ہے کہ اس طرح کا سوال اس لئے مکروہ ہے کہ اللہ پر کسی کا کیا بار (احسان) ہے۔ ہاں اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برعکس اللہ تعالیٰ کا مخلوق پر احسان ہے اور حق ہے۔
ابن بلاجی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی الدر المختار کی شرح میں لکھا ہے:۔
اللہ پر اس کی صفات اور اسماء کے علاوہ کسی کا حق ڈال کر سوال کرنا منع ہے اس لئے کہ کسی آدمی کو یوں نہیں کہنا چاہیے۔
اَسْئَلُکَ بِفُلَانٍ اَوْ بِمَلَائِکَتِکَ اَوْ بِاَنْبِیَائِکَ ۔
(اے اللہ میں) تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ فلاں کے واسطہ سے یا تیرے فرشتوں کے وسیلہ سے یا تیرے انبیاء علیہم السلام کے صدقہ سے۔

(۴) یہ روایت بھی بنیاد اور خود ساختہ ہے۔
جاء اعرابی إلی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمی بنفسہ علی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال جئتک استغفر لی فنودی من القبر انہ قد غفر لک

ترجمہ: ایک بدو قبر نبی کے پاس آیا اور کہا کہ میں آپؐ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ آپ میرے لئے استغفار کریں۔ پس قبر نبویؐ سے آواز آئی کہ تجھے معاف کر دیا گیا۔
(یہ روایت بالکل من گھڑت ہے کیونکہ اس کا ایک راوی ہشیم بن عدی طائی محدثین خصوصاً ابن معین اور ابو داؤد کی آراء میں جھوٹا اور روایتیں گھڑنے والا ہے۔
(لسان المیزان ج: ۶ ص ۲۰۹)

(۵) ایک مشہور و معروف روایت قبر نبیؐ کے وسیلہ سے بارش کے متعلق اس طرح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِی الْجَوْزَاءِ قَالَ قَحِطَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ قَحْطًا شَدِیْدًا فَشَکَوْا اِلٰی عَائِشَۃَ فَقَالَتْ اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْہُ کُوًی اِلَی السَّمَآءِ حَتّٰی لَا یَکُوْنَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ السَّمَآءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرْنَا مَطَرًا حَتّٰی نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰی تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّیَ عَامَ الْفَتْقِ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

ترجمہ:۔ ابی الجوزاءؓ سے روایت ہے کہ مدینہ میں سخت قحط پڑ گیا۔ پس انہوں نے عائشہؓ کے پاس شکایت کی۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا تم حضرت کی قبر کو دیکھو تم آسمان کی طرف سے روشن دان پاؤ گے۔ یہاں تک کہ اس قبر اور آسمان کے درمیان چھت نہ ہو۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا جیسا حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ بہت بارش برسائی گئی۔ یہاں تک کہ گھاس اُگے۔ اور اونٹ موٹے ہو گئے۔ اور چربی سے پھٹ گئے۔ تو اس سال کا نام فتق رکھا گیا۔ (دارمی۔ مشکوٰۃ)

یہ روایت قابلِ اعتبار نہیں۔ کیونکہ

(۱) اس واقعہ کو محمد بن حسن بن زبالہ نے اخبار مدینہ میں ذکر کیا ہے۔ اور وہ کمزور ہے۔ حافظ ابن تیمیہ الرد علی الیکری ص ۲۸ میں رقم طراز ہیں کہ اس واقعہ کو بیان کرنے والے محمد بن زبالہ ضعیف ہیں صحابہ کرامؓ کا معمول تھا کہ وہ بارش کی دعا مسجد میں کرتے۔ یا جنگل کا رخ کرتے البتہ حضرت عمرؓ کے عہد میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عباس رضؓ کو سفارشی بنا کر لائے لیکن آپؐ کی قبر اطہر پر حجرہ کی چھت میں سوراخ کا ذکر کہیں نہیں۔

(ب) اس روایت کی سند یوں ہے۔

حدثنا ابو النعمان حدثنا سعید بن زید حدثنا عمرو بن مالک النکری حدثنا ابو الجوزاء۔

چنانچہ اس روایت میں متعدد کمزوریاں ہیں۔

(۱) نسائی نے کہا ہے کہ سعید بن زید قوی نہیں ہے اور یحیٰی بن سعید کہتے ہیں کہ ضعیف ہے (میزان الاعتدال ج ۱ ص ۲۸۱)

(۲) حافظ ابن حجر (تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۳۸۴) میں حدیث بیان کرنے کے بعد رقمطراز ہیں کہ اس میں ابو الجوزاء حضرت عائشہ رضؓ سے بیان کرتے ہیں اور حضرت عائشہ رضؓ سے ابو الجوزاء سے سماع ثابت نہیں روایت منقطع ہونے کی وجہ سے ساقط الاعتبار ہوگی۔ امام بخاریؒ بھی کہتے ہیں کہ ابو الجوزاء کا حضرت سے سماع ثابت نہیں و فی اسنادہ نظر، چنانچہ یہ روایت ہے اور ضعیف بھی۔

(التاریخ الکبیر للبخاری ص ۱۸-۱۷ ج ۲ قسم ۲)

(میزان الاعتدال ج ۱ ص ۱۲۹)

(۳) حضرت عائشہ کی زندگی میں حجرہ کی چھت میں کوئی سوراخ نہیں تھا۔ حسب سابق حجرہ کی چھت موجود رہی۔ چنانچہ حافظ ابن تیمیہ الرد علی البکری ص ۶۸ میں فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے جھوٹ کا یہ ثبوت کافی ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ کی زندگی میں حجرہ کی چھت میں کوئی سوراخ نہیں تھا جب ولید بن عبد الملک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے مسجد نبویؐ میں اضافہ کیا۔ تو حجرہ عائشہؓ کو مسجد نبوی کی حدود میں داخل کیا گیا۔ چنانچہ حجرہ کی دیواریں اونچی کی گئیں اور اور حجرہ کی صفائی کے لئے چھت میں سوراخ کیا گیا تاکہ اس کے اندر داخل ہو کر صفائی کی جا سکے۔

ان شواہد کی روشنی میں یہ روایت کہ قحط کے دوران حضرت عائشہؓ کے کہنے پر جب آپؐ کے حجرہ کی چھت میں سوراخ کیا گیا۔ تو خوب بارش ہوئی۔ قابل اعتبار نہیں۔

(ن) امام شافعیؒ جنہوں نے اپنی تالیفات میں قبروں کی تعظیم کو کو حرام گردانا ہے۔ حسب ذیل جھوٹی اور من گھڑت روایت کو ان کے پلے باندھ دیا گیا ہے۔ وہ اس انداز میں امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔

انی لا اتبرک بابی حنیفۃ واجئ قبرہ فی کل یوم زائرا فاذ عرضت لی حاجۃ صلیت رکعتین واتیت ابی قبرہ وسالت اللہ الحاجۃ عندہ فما تبعد عنی حتی تقضیٰ

ترجمہ: میں امام ابوحنیفہؒ کے ساتھ تبرک حاصل کرتا ہوں۔ روزانہ ان کی قبر پر زیارت کے لئے حاضر ہوتا ہوں۔ جب مجھے ضرورت ہو تو میں دو رکعتیں ادا کر کے قبر کے پاس آتا ہوں۔ وہاں اللہ سے دعا کرتا ہوں تو زیادہ عرصہ نہیں گذرتا میری ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔

یہ روایت اس لحاظ سے باطل ہے۔ کہ

(۱) اس واقعہ میں یہ ذکر نہیں کہ امام شافعیؒ امام ابوحنیفہؒ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے درخواست کرتے ہیں یا ان کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں یہاں تو صرف یہ دیا ہے کہ وہ قبر کے پاس آکر دو رکعتیں پڑھ کر صرف اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔

(ii) اس واقعہ کو خطیب بغدادی نے تاریخ ج ۱ ص ۱۳۲ میں عمر بن اسحاق بن ابراہیم کی وساطت سے ذکر کیا ہے جو غیر معروف ہے

(iii) شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اقتضاء الصراط المستقیم ص ۱۶۵ میں اس واقعہ کی نقل کر کے اس کو رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حدیث کی معرفت رکھنے والوں کے نزدیک اس کا غلط ہونا ظاہر ہے کیونکہ جب امام شافعیؒ بغداد میں آئے وہاں کوئی ایسی قبر نہ تھی جہاں زائرین کا آنا جانا ہو۔ نہ ہی ان کے زمانے میں کسی قبر پہ زائرین کا ہجوم دیکھنے میں آیا ہے۔ حالانکہ حجاز یمن، شام، عراق، مصر میں انبیاء، صحابہؓ، تابعینؒ کی قبریں تھیں لیکن کیا وجہ ہے کہ ان سب قبروں کو چھوڑ کر امام شافعیؒ نے امام ابوحنیفہؒ کی قبر کی طرف رخ کیا۔ پھر دیکھئے کہ امام ابوحنیفہؒ کے اپنے شاگرد عزیز ابو یوسف محمد بن حسن بن زیاد اپنے حق میں دعا کے لئے اپنے استاد کی قبر پر نہیں گئے اور نہ کسی اور نزدیک انسان کی قبر پہ گئے۔ مگر امام شافعیؒ جو کہ قبروں کی تعظیم کو حرام گردانتے تھے۔ وہ خود اس حرام میں ملوث ہو گئے یعنی بمصداق اوروں کو نصیحت خود میاں فضیحت

(۶) بعض علماء احناف نے حضرت خضر علیہ السلام کو بھی قبر پرستی میں ملوث کرنے سے نہیں چھوڑا۔ چنانچہ طحطوی نے نقل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے۔

اعلم ان اللہ قد خص ابا حنیفۃ بالشریعۃ والکرام ومن کرامتہ ان الخضر علیہ السلام کان یاتیہ کل یوم وقت الصبح ویتعلم منہ الحکام الشرعیۃ الی خمس سنین فلما توفی ابو حنیفہ تاخی الخضر ربنا الہی ان کان لی عندک منزلۃ فاذن لابی حنیفۃ حتی یعلمنی من القبر علی حسب علوہ حتی اعلم شرع محمد صلی اللہ علیہ وسلم واکلم منہ علی الکمال لتحصل لی الطریقۃ والحقیقۃ فنودی ان اذھب الی قبرہ وتعلم ما شئت فجاء الخضر وتعلم منہ الی خمس و عشرین سنۃ (الخ)

ترجمہ یاد رکھو اللہ پاک نے امام ابو حنیفہؒ کو شریعت اور عزت سے نوازا ہے ان کی عزت کے لئے اتنی بات کفایت کرتی ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام صبح کے وقت پانچ برس مسلسل امام ابو حنیفہؒ کی خدمت میں آتے رہے۔ تا آنکہ امام صاحب فوت ہو گئے۔ ان کے فوت ہوتے کے بعد حضرت نے بارگاہ ایزدی میں التجا کی کہ اے میرے خدا اگر تیرے ہاں میرا مقام ہے تو تو امام صاحب کو اجازت دیجئے کہ وہ مجھے حسب معمول قبر سے علم سکھائے تاکہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کا علم ہو جائے اور طریقت، حقیقت کا فیضان ہو جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آواز آئی اے خضر! ان کی قبر پر جاؤ اور علم کی پیاس بجھاؤ چنانچہ ان کے بعد پچیس سال خضر علیہ السلام امام صاحب کی قبر پر معتکف ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ تمام اقوال و دلائل سے روشناس ہو گئے

یہ روایت بھی یا یں وجوہات جھوٹ کا طومار ہے۔

(۱) طحطاوی نے تمام واقعہ بلاسند بیان کیا ہے۔

(۲) اگر حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہوتے تو کیا ان کے مقصد کے لئے شارع یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ کرتے؟ بلکہ ان سے علم شریعت کے حصول سے پیاس بجھاتے مگر ایسی ملاقات کا کہیں ذکر نہیں۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ایک پیغمبر کو امام صاحب کا شاگرد ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور پھر قبر پرستی سے استفادہ کرنا دکھایا گیا ہے جس کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے وصال سے چند لمحے پہلے تک تاکیداً تاکید کی ہے۔

اس پر طرہ یہ کہ علامہ حصکفی نے درمختار کے مقدمہ میں تحریر کیا کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب اتریں گے تو نہر جیحون کے قریب حضرت خضر علیہ السلام نے فقہ حنفی کی جو کتابیں ایک صندوق میں رکھی ہیں ان کو نکال لیں گے۔ اور فقہ حنفی کے مطابق فیصلے کریں گے کیا اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تذلیل کا پہلو موجود نہیں ہے۔؟ اور کیا پیغمبروں کی تذلیل و تحقیر کفر نہیں ہے؟ (معاذ اللہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پختہ قبر کی تعمیر کے حق میں فتاویٰ رضویہ

یہ فتاویٰ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی نے صادر فرمائے ہیں قارئین کرام ذرا انہیں بھی ملاحظہ فرمائیں۔

سوال: قبروں کا پختہ بنانا روا ہے یا نہیں؟

جواب: میت کے گرد پختہ نہ ہو۔ اوپر کا حصہ پختہ کردیں تو کوئی حرج نہیں۔ (بحوالہ احکام شریعت، دوم ص ۳۳۳)

سوال: قبرستان بوجہ ویرانے کے میت کی ہڈیاں بالکل باہر نہ نکل پڑیں۔ تو ایسی حالت میں پختہ اینٹوں سے قبر از سر نو بنائی جاسکتی ہے یا نہیں؟۔

جواب: ان ہڈیوں کا دفن کرنا واجب ہے اور قبر میت کے گرد پکی نہ ہو۔ اوپر سے پکی کر سکتے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ چہارم ص ۱۰۷)

مندرجہ بالا فتاویٰ سے چند سوالات ذہن میں ابھرتے ہیں۔

(۱) کیا میت کی قبر کا اوپر کا حصہ میت کے گرد، میں شامل نہیں؟ حالانکہ اوپر کا حصہ چاہے قبہ یا گنبد مراد ہو دونوں ہی فتنہ کی جڑ ہیں۔ کیونکہ انہیں دیکھ کر زمانہ سلف کے لوگ قبر پرستی کرتے آئے ہیں اور کر رہے ہیں۔ اس قبیح گناہ کا قلع قمع کرنے کیلئے حضور اکرم ﷺ نے قبر پختہ نہ بنانے کی پُرزور اور بار بار تاکیدیں فرمائی ہیں۔

(۲) کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پختہ قبروں کو جن میں اُوپر والی بھی تھیں اور پختہ گنبدوں والی بھی تھیں گرانے کا حکم نہیں دیا تھا؟

(۳) امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور پیران پیر غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے قبر کی اوپر کی سمت کو احکامات نبویہ سے مستثنیٰ قرار دیکر پختہ بنانے کی اجازت کا ذکر اپنے فتاویٰ میں کیوں نہیں کیا؟ حالانکہ ان بزرگانِ دین نے مجموعی طور پر قبر کی پختگی کے متعلق وہی الفاظ استعمال کئے ہیں جو متعلقہ حدیث مبارکہ میں ہیں

(۴) کیا امام رضا خاں یا ان کے احباب میں سے کسی نے مدینہ منورہ تشریف لے جا کر شہر پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کے نواح میں آپ کے خاندان اور دیگر صحابہ کرام رضؓ کی قبروں کو اس مبارک قطعۂ زمین کو نہیں دیکھا جس کا نام جنت البقیع ہے راقم الحروف کو تو وہاں کوئی ایسی قبر نظر نہیں آئی جو اوپر سے چونا گچ کر کے پختہ بنائی گئی ہو۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کی جالیوں سے جھانکنے سے انکی اپنی قبر بھی کچی ہے اور زمین کی سطح سے مطلوبہ اونچائی سے ہے۔

(۵) کیا امام صاحب کے فتاویٰ فتویٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی نافرمانی نہیں ہے۔ حالانکہ ان فتاویٰ کا شرعی جواز کچھ بھی نہیں بتایا گیا؟

(۶) کیا ان فتاویٰ کی شہ پر اپنے آپ کو اہل سنت و جماعت کہلوانے والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی قطعاً پرواہ نہ کرتے ہوئے بلکہ آپ کے حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبرستان میں چاروں طرف پختہ قبریں ہی قبریں تعمیر نہیں کرلی ہیں؟
(۷) کیا پیران پیر غوث اعظم نے پختہ قبر بنانے کو مکروہ تحریمی نہیں گردانا؟
(۸) کیا فتاویٰ رضویہ سے ان شرعی حدود کو توڑ کر مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے دور نہیں ہٹا دیا گیا؟
غرضیکہ یہ فتاویٰ صادر فرمایا کہ قبر کو اوپر سے پختہ بنانا ترجیح نہیں۔ بدعت قبیح نہیں تو اور کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ بچائے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی سے!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلف صالحین کے دور سے ہی بدعات سے دین کے بگاڑ کا آغاز

(۱) صحیح بخاری حدیث میں ہے کہ حضرت ابو درداء صحابی رضؓ غصے کی حالت میں گھر میں داخل ہوئے تو اُم درداءؓ نے وجہ پوچھی۔ انہوں نے کہا میں لوگوں میں اللہ کے پیارے رسول ﷺ کا دین نہیں دیکھ رہا۔ ہاں اتنا ہے کہ اکٹھے نماز پڑھتے ہیں۔

(۲) حضرت امام مالکؒ (المتوفی ۱۸۰ھ) اپنی کتاب مؤطا میں اپنے چچا ابوسہیلؒ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ مالک نے فرمایا۔ میں لوگوں میں صحابہ اکرامؓ جیسے اعمال نہیں دیکھ رہا۔ البتہ نماز ان کی طرح پڑھتے ہیں۔

(۳) حضرت امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ میں دمشق میں حضرت انسؓ (المتوفی ۹۱ھ) کے پاس گیا تو وہ رو رہے تھے۔ میں نے وجہ پوچھی تو بولے دین میں سوائے نماز کے کوئی چیز نظر نہیں آرہی اور افسوس ہے کہ وہ بھی ضائع ہو رہی ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو کچھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت دیکھتا رہا آج اسے بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں۔

(۴) حضرت مبارک بن فضالہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسن بصریؒ (تابعی) نماز جمعہ کے بعد رو رہے تھے۔ جب ان سے رونے کا سبب پوچھا گیا۔ تو فرمانے لگے تم مجھے رونے پر ملامت کرتے ہو۔ اگر مہاجرین۔ رضوان اللہ علیہم میں کوئی یہاں آکر جھانک لے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی کوئی چیز نہ دیکھے۔ البتہ قبلہ وہی ہے۔

مندرجہ بالا امثال سے ثابت ہوتا ہے کہ بدعتوں کے ساتھ خلاف سنت اعمال کا آغاز حضرت انسؓ اور حضرت ابو درداءؓ وغیرہ صحابہ کرامؓ کے زمانہ سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ پھر زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ اس بگاڑ میں اضافہ ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ ہر طرف دینی اعمال میں بدعات کا اظہار ہونے لگا۔ چنانچہ بدلے ہوئے دین سے متوثر ہو کر علامہ اقبال نے کہا

ہاتھ بے زور ہیں، الحاد سے دل خوگر ہیں۔
اُمتی باعثِ رسوائی پیغمبر ہیں
بُت شکن اٹھ گئے باقی جو رہے بُت گر ہیں
تھا ابراہیمؑ پدر اور پسر آزر ہیں

بادہ آشام نئے۔ بادہ نیا خم بھی نئے
حرم کعبہ نیا، بُت بھی نئے تم بھی نئے

کون ہے تارکِ آئینِ رسولِ مختار؟
مصلحت وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار؟
کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شعارِ اغیار؟
ہو گئی کس کی نگہ طرزِ سلف سے بیزار؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمدؐ کا تمہیں پاس نہیں!

واعظِ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی!
برقِ طبعی نہ رہی شعلۂ مقالی نہ رہی
رہ گئی رسمِ اذاں روحِ بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقینِ غزالی نہ رہی
مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحبِ اوصافِ حجازی نہ رہے

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود!

یعنی دیگر اقوام کے مذاہب۔ مثلاً ہندو دھرم۔ عیسائیت اور یہودیت وغیرہ سے متوثر ہو کر دین اسلام میں ایسی ایسی بدعات (خود ساختہ شرعی رسومات) داخل کر دی گئی ہیں۔ کہ خیر القرون کے سلف صالحین کے اقوال و افعال کا نشان تک باقی نظر نہیں آتا خدا کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کا زمانہ پھر پلٹ آئے۔ اور بقول علامہ اقبال

؎ چشمِ اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شان وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ دیکھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمانِ رسولؐ اور مسلمانوں کا ردِ عمل اور مخالفانہ محاذ آرائی۔

(۱) آپؐ نے قبروں کے پاس نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ مگر یہ اس حکم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے قبروں کے پاس نمازیں پڑھتے ہیں۔

(۲) آپؐ نے قبروں کو عبادت گاہ بنانے سے روکا ہے مگر وہ وہاں مسجدیں تعمیر کر کے انہیں آستانہ عالیہ کے نام سے موسوم کرتے اور خانہ خدا کی مشابہت کرتے ہیں۔

(۳) آپؐ نے وہاں چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے۔ لیکن یہ وہاں چراغ روشن کرتے ہیں۔

(۴) آپؐ نے انہیں مزارات پر عید منانے سے منع کیا ہے۔ لیکن یہ وہاں عرس مناتے ہیں۔

(۵) آپؐ نے قبروں کو برابر کرنے۔ انہیں چونا گچ کرنے یا پختہ نہ بنانے اور ان پر قبے یا گنبد تعمیر کرنے سے منع کیا ہے جبکہ یہ لوگ قبروں کو بلند رکھتے ہیں اور پختہ بناتے اور قبے بناتے ہیں۔

(۶) آپؐ نے قبروں پر لکھنے سے منع فرمایا ہے۔ لیکن یہ لوگ قبروں کو نہ صرف سنگِ مرمر سے پختہ کرتے ہیں۔ بلکہ قبروں کی اوپر کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سطح پر اور چاروں طرف والی سطح پر قرآن پاک کی آیات لکھواتے ہیں اور سرہانے سنگ مرمر کی تختی پر میت کی دنیاوی شناخت و پتہ لکھواتے ہیں۔

کیا ان اعمال سے ہم حسب ذیل ارشاد ربانی پر عمل کر رہے ہیں۔

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۘ (الحشر: ۷)

ترجمہ: جو کچھ تمہیں رسول دے رہے ہیں لے لو اور جن چیزوں سے روک رہے ہیں رک جاؤ (یعنی جس کام کے کرنے کا حکم دے رہے ہیں اس کو کرو اور جس سے منع کر رہے ہیں اس کو مت کرو) اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سخت عذاب والا ہے۔

یاد رہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی مخالفت کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم ہے جیسا کہ ارشاد ہے

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝ (النساء: ۱۱۵)

ترجمہ: جو شخص سیدھا راستہ معلوم ہونے کے بعد پیغمبر کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستہ کے سوا اور راستہ پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اس کو ادھر ہی چلنے دیں گے۔ اور (قیامت کے دن) جہنم میں داخل کریں گے۔ اور وہ بری جگہ ہے۔

(۲) نیز اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (النور: ۶۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:۔ جو لوگ اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں۔ انہیں اس بات سے خوف زدہ رہنا چاہیئے کہ کہیں ان کو فتنہ یا دردناک عذاب نہ پہنچ جائے۔

اولیاء اور بزرگان دین کے مزارات کی پوجا کرنے والوں اور قبروں کے متعلق احکامات نبویہ کو رد کرکے من مانی کارروائیاں کرنے والوں کو مندرجہ بالا خدائی انتباہ سے ڈرنا چاہیئے۔

آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبر پرستی اور مولانا حالی کا کلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو حالیؒ نے اپنے کلام میں اس طرح سمویا ہے۔

؎ بنانا نہ تربت کو میری صنم تم!
نہ کرنا میری قبر پہ سر خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم
کہ بیچارگی میں برابر ہیں ہم تم!
مجھے دی ہے اس نے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہوں اس کا اور ایلچی بھی

ہمارے مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ مشرکانہ اعتقادات کے حامل دوسرے مذاہب کے پیروکاروں پر طعنے کستے ہیں مگر خود ان کے اعمال مشرکانہ اور بدعتانہ ہیں۔ مگر ہم اپنا محاسبہ کرنے سے قاصر ہیں۔ گویا اوروں کو نصیحت اور خود میاں فضیحت والی ضرب المثل کے مصداق ہیں لہٰذا اس حالت کو حالیؒ نے اس طرح بیان کیا ہے

؎ کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر!
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ جا جا کے نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

اب بعض نعتوں میں غلو (حد سے زیادہ مبالغہ آمیز) اشعار ملاحظہ فرمایئے۔ جو کسی دوسرے شاعر کا کلام ہے۔

وہی جو عرش پر تھا مستوی خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر

اور

اللہ کے پلے میں وحدت کے سوا کیا ہے
جو کچھ ہمیں لینا ہے لینگے محمدؐ سے

یہاں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رتبہ اللہ جل شانہٗ سے بھی بڑھا دیا گیا ہے۔

(معاذ اللہ معاذ اللہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آغا شورش کاشمیری کی قبر پرستی کے متعلق ایک مشہور نظم

شرک کے ایوان ڈھا کے چھوڑوں گا

یہ بات صاف سُنو اے صاغرِ مدعت
تمہارے شرک کے ایوان ڈھا کے چھوڑوں گا

جو لوگ میرِ اُمم سے باغی ہیں
انہیں خدا کے غضب سے ڈرا کے چھوڑوں گا

خدا کی ذات پہ بہتان باندھنے والو!
تمہارے رخ سے نقابیں اٹھا کے چھوڑوں گا

نچا رہے ہو مریدوں کو خانقاہوں میں
یہ راز ہر کی دمر کو سنا کے چھوڑوں گا

غریب قوم کی جیبیں تراشنے والو!
تمہیں ضرور ٹھکانے لگا کے چھوڑوں گا

پھر گئے ہو مزاروں کی روٹیاں کھا کر
تمہارا نام و نشان مٹا کے چھوڑوں گا

زبان دراز فقیہو! یہ بات یاد رہے
تمہاری توند کمر سے ملا کے چھوڑوں گا

دل و دماغ پہ یہ بات نقش کر لینا
اٹھا رہے ہو جو قبتے مٹا کے چھوڑوں گا

تمہاری کھیپ کی فتویٰ فروش نسلوں کو
خدا گواہ! مسلمان بنا کے چھوڑوں گا

کیا ہے عہد رسالت مآبؐ سے میں نے
خدا کا خوف دلوں پر بٹھا کے چھوڑوں گا

جو گالیوں میں یگانہ ہیں ان رذیلوں کو
نبیؐ کے خُلق کا نقشہ دکھا کے چھوڑوں گا

یہ لوگ شیوہ کافر گری سے باز آئیں
وگرنہ اُن کی دکانیں جلا کے چھوڑوں گا

خدا کے دین کا مفہوم و مدعا کیا ہے!
یہ اک سبق انہیں شورش پڑھا کے چھوڑوں گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبروں پر تعمیر کے متعلق فقہی آئمہ کرامؒ کے فتاویٰ

(۱) شافعی مذہب میں یہ گناہ کبیرہ ہے؟

علامہ بیہقیؒ نے الزواجر عن اعتراف الکبائر (۱/ ۱۲۰) میں کہا ہے کہ "ترانوے سے لیکر اٹھانوے نمبر والے کبیرہ گناہ علی الترتیب یہ ہیں، قبروں کو مساجد بنانا۔ قبروں پر چراغاں کرنا۔ قبروں کو بتوں کی طرح پوجنا، قبروں کا طواف کرنا قبروں کو بوسہ دینا اور قبروں کی طرف نماز پڑھنا۔

علامہ ابو اسحاق شیرازی شافعیؒ نے اپنی کتاب "المہذب" باب الجنائز میں کہا ہے کہ۔

قبر کو پختہ بنانا، قبر پر عمارت بنانا اور قبر پر لکھنا مکروہ ہے کیونکہ حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو پختہ بنانے، اس پر تعمیر، اس پر بیٹھنے یا اس پر لکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (صحیح ابو داؤد و مسلم و ترمذی۔ قالہ اللام النووی فی شرح المہذب)

اسی حدیث کی بنیاد پر علامہ ہیتمیؒ نے قبر پر تعمیر کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے اور یہ کام گناہ کبیرہ کیوں نہ ہو جبکہ اس کے کرنے والے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) قبروں پر تعمیر حنفی مذہب میں مکروہ تحریمی ہے

حدیث نبوی تو آپ ملاحظہ کر چکے۔ اب فخر الفقہاء امام الائمہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کا فتویٰ بھی سنیں

رُوِیَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی قَالَ لَا یُجَصَّصُ الْقَبْرُ وَ لَا یُطَیَّنُ وَ لَا یُرْفَعُ عَلَیْهِ بِنَاءٌ وَّ سَقْفٌ۔

(فتاویٰ قاضی خان)

حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں۔ قبر پختہ نہ بنائی جائے۔ نہ مٹی سے لیپی جائے۔ نہ قبر پر کوئی عمارت (قبہ، گنبد وغیرہ کھڑی کی جائے اور نہ خیمہ لگایا جائے۔

ملاحظہ ہو اب جبکہ امام ابوحنیفہؒ کا فتویٰ بھی قبروں کے پختہ بنانے ان پر قبے، گنبد کھڑے کرنے کی ممانعت میں معلوم ہو گیا تو پھر وہ کون لوگ ہوئے جو امام ابوحنیفہؒ کے فتویٰ کو بھی رد کر کے قبروں کو پختہ بناتے اور قبے کھڑے کرتے ہیں۔ یاد رکھو یہ لوگ حنفی بھی نہیں ہیں نہ خدا کے تابعدار اور نہ رسولؐ کی سننے والے اور نہ اپنے امام کی ماننے والے۔

رَوَاهُ مُحَمَّدٌ ابْنُ الْحَسَنِ فِی الْاٰثَارِ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَیْخٌ لَنَا یَرْفَعُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ تَرْبِیْعِ الْقُبُوْرِ وَ تَجْصِیْصِهَا۔ (شامی جلد اول)

امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد امام محمدؒ اپنے استاد امام ابوحنیفہؒ اور امام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو حنیفہؒ اپنے استاد سے روایت کرتے ہیں اور ان کے استاد اس روایت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے اور پختہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔"

حنفی بھائیو! غور کرو! حضرت امام ابو حنیفہؒ ان کے شاگرد، ان کے استاد سب مل کر قبروں کو پختہ بنانے کی حرمت کا فتویٰ دے رہے ہیں اور ساتھ اپنے فتویٰ کو رسول اللہ علیہ وسلم تک پہنچا کر مہر محمدیؐ لگوا رہے ہیں۔ یعنی قبروں کی تربیع و تخصیص کی حرمت حضرت انورؐ سے ثابت کر رہے ہیں۔ اب تو آپ کو یقین کر لینا چاہیے کہ پختہ قبریں بنانے والے پیر، شیخ، سجادہ نشین۔ نا صرف خدا و رسولؐ کے ہی نافرمان ہیں بلکہ ان کا حنفی مذہب کے ساتھ بھی کوئی علاقہ نہیں ہے۔ اگر کوئی جاہل بادشاہ کسی بزرگ کی قبر پر قبہ بنا دے تو اس پر اتنا افسوس نہیں جتنا ان "کتاب و سنت کے حامیوں" پر ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد امام محمدؒ نے اپنی کتاب الآثار ص ۹۵ میں کہا ہے کہ

"لَا نَرٰی اَن یُّزَادَ عَلٰی مَا خَرَجَ مِنَ الْقَبْرِ وَنُکْرَہُ اَنْ یُّجَصَّصَ اَوْ یُطَیَّنَ اَوْ یُجْعَلَ عِنْدَہٗ مَسْجِدًا۔

ترجمہ: ہم جائز نہیں سمجھتے کہ قبر پر کسی چیز کا اضافہ کیا جائے اور اسے پختہ بنانا یا مٹی سے لیپنا یا اس کے قریب مسجد بنانا ہم مکروہ قرار دیتے ہیں۔

کراہت کا لفظ جب مطلقاً بولا جائے تو احناف کے نزدیک وہ حرمت قطعی میں ہوتا ہے جیسا کہ ان کے یہاں یہ بات معروف و مشہور ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) قبروں پر تعمیر مالکی مذہب میں حرام ہے

امام قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ۔
ہمارے علماء (یعنی علمائے مالکیہ) نے کہا ہے کہ مسلمانوں کیلئے انبیاء اور علماء کی قبروں کو مسجدیں بنانا حرام ہے۔ (تفسیر القرطبی جلد ۱۰ ص ۲۸)
بہت سے مالکی علماء مثلاً شیخ خلیل اور ان کی کتاب المختصر کے شارحین اور حاشیہ نگاروں نے قبروں پر تعمیر کو مکروہ کہا ہے اور سب نے حضرت جابر والی مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کیا ہے۔
جن لوگوں نے اس کام کے لئے مکروہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ گویا ان کی مراد کراہت تحریمی ہے کیونکہ ان کی دلیل بنائی ہوئی حدیث جابرؓ کا یہی مفاد و معنی ہے۔

(۴) قبروں پر تعمیر حنبلی مذہب میں حرام ہے۔

قبروں پر تعمیر حنبلی مذہب میں بھی حرام ہے جیسا کہ شرح المنتہیٰ ج ۱ ص ۳۵۳ مختصرہ میں مذکور ہے، بلکہ بعض حنبلی علماء نے صراحت کی ہے کہ قبروں پر بنی ہوئی مسجدوں میں پڑھی ہوئی نماز باطل ہوتی ہے۔
اور ایسی مسجدوں کو منہدم کر دینا واجب ہے۔
حافظ ابن قیمؒ نے زاد المعاد ج ۳ ص ۲۲ میں ان فقہی مسائل اور علمی فوائد کے سلسلہ بیان میں جن پر غزوہ تبوک مشتمل ہے۔ اس مسجد ضرار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا ذکر کیا گیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے سے منع کر دیا تھا۔ مسجد ضرار کا قصہ ذکر کرنے کے بعد حافظ ابن قیمؒ نے کہا کہ۔

قصہ مسجد ضرار سے مستنبط ہونے والے مسائل میں سے ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ جن مکانات میں اللہ و رسولؐ کی نافرمانی کی جاتی ہو انہیں منہدم کر دیا جائے اور انہیں جلا دیا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار کو جلانے اور منہدم کرنے کا حکم دیا۔ حالانکہ اس میں نماز پڑھی جاتی اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا تھا۔ لیکن چونکہ یہ مسجد مسلمانوں کے لئے ضرر رساں اور مسلمانوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرنے والی اور منافقوں کا ٹھکانہ تھی اس لئے اس کے ساتھ ایسا معاملہ ہوا۔ اسی طرح ہر اس مکان کا ختم کر دینا جس کا یہ حال ہو۔ امام یعنی خلیفہ و سلطان پر واجب ہے کہ اس مکان کو یا تو منہدم کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔ یا اس کی شکل و صورت بدل دی جائے۔ اور جس مقصد کے لئے وہ تعمیر کیا گیا ہے اس کے بجائے کسی اچھے مقصد کے لئے استعمال کیا جائے۔

جب مسجد ضرار کا یہ حال ہے تو شرکیہ اڈے اور استھان جہاں کے مجاور و پجاری اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شرک کے ان اڈوں میں موجود اشخاص کو معبود بنا لینے کی دعوت دیتے ہیں اور ان کو منہدم کرنا اور جلانا زیادہ ضروری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیگر علمائے کرام کے فتاویٰ

(۱) ہدایہ کا فتویٰ | یُکْرَہُ الْاٰجُرُّ وَالْخَشَبُ لِاَنَّهُمَا لِلْاِحْکَامِ الْبِنَاءِ وَالْقَبْرُ مَوْضِعُ الْبِلٰی ۔ (ہدایہ)

پختہ اینٹوں اور لکڑی کا استعمال قبر پر ناجائز ہے کیونکہ یہ چیزیں پائیداری اور مضبوطی کی خاطر ہوتی ہیں اور قبر تو ویران اور غیر آباد چیز ہے

وَلَا یُسَطَّحُ اَیْ لَا یُرَبَّعُ ۔ (ہدایہ)

اور قبر کو چوکور شکل بھی نہ بنایا جائے۔

(۲) شرح وقایہ کا فتویٰ | یُکْرَہُ الْاٰجُرُّ وَالْخَشَبُ وَیُهَالُ التُّرَابُ وَیُسَنَّمُ الْقَبْرُ وَلَا یُسَطَّحُ ۔ (شرح وقایہ)

قبر پر پختہ اینٹ اور لکڑی لگانا منع ہے۔ صرف مٹی (قبر کی ہی) ڈال دی جائے اور کوہان نما بنا دی جائے۔ چوکور شکل بھی نہ کی جائے

(۳) عمدۃ الرعایہ کا فتویٰ | وَلَا یُزَادُ عَلَیْهِ ۔ (عمدۃ الرعایہ)

قبر کو کھودتے وقت جو مٹی نکلتی ہے صرف وہی ڈال دی جائے۔ اس کے سوا اور مٹی نہ ڈالی جائے۔

(۴) فتاویٰ عالمگیری کا فتویٰ | لَا الْاٰجُرُّ وَالْخَشَبُ وَیُکْرَہُ اَنْ یُّزَادَ عَلَی التُّرَابِ الَّذِیْ اُخْرِجَ مِنَ الْقَبْرِ وَیُسَنَّمُ الْقَبْرُ قَدْرَ الشِّبْرِ وَلَا یُرَبَّعُ وَلَا یُجَصَّصُ وَیُکْرَہُ اَنْ یُّبْنٰی عَلَی الْقَبْرِ ۔ (فتاویٰ عالمگیری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبر پر پختہ اینٹیں اور لکڑی نہ لگائیں۔ جو مٹی سے نکلی ہو۔ اس سے زیادہ نہ ڈالیں۔ قبر کو کوہان نما کریں۔ صرف ایک بالشت اونچی رکھیں۔ اور یہود کے چبوترے کی طرح چوکور شکل نہ کریں۔ پختہ نہ کریں اور نہ قبر پر کوئی عمارت بنائیں

(۵) قدوری کا فتویٰ | یُکْرَہُ الْاٰجُرُّ وَ الْخَشَبُ۔ (قدوری)

قبروں پر پکی اینٹیں لگانا اور لکڑی سے کچھ بنانا ناجائز ہے۔

(۶) جوہر نیرہ کا فتویٰ | یُکْرَہُ تَطْیِیْنُ الْقُبُوْرِ وَ تَجْصِیْصُھَا فَالْبِنَآءُ عَلَیْھَا وَ الْکِتَابَۃُ عَلَیْھَا۔

(جوہر نیرہ شرح قدوری)

قبر کو مٹی سے لیپنا۔ اس کو پختہ بنانا۔ اس پر عمارت کھڑی کرنا اور اس پر لکھنا منع ہے۔

(۷) کنز الدقائق کا فتویٰ | لَا الْاٰجُرُّ وَ الْخَشَبُ وَ یُھَالُ التُّرَابُ وَ یُسَنَّمُ الْقَبْرُ وَ لَا یُرَبَّعُ وَ لَا یُجَصَّصُ۔ (کنز الدقائق)

پختہ اینٹ اور لکڑی قبر کو نہ لگائی جائے صرف مٹی ڈال دی جائے اور کوہان نما کر دی جائے اس کو چوکور شکل چبوترہ نما نہ بنایا جائے اور نہ پختہ کریں۔

(۸) جامع الرموز کا فتویٰ | کُرِہَ اَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْہِ وَ اَنْ یُّبْنٰی عَلَیْہِ بِنَآءٌ وَ یُنَقَّشَ وَ یُصْبَغَ وَ یُرْفَعَ وَ یُجَصَّصَ۔ (جامع الرموز)

(قبروں پر نام تاریخ شعر وغیرہ) لکھنا، اس پر عمارت بنانا نقش و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نگار اور رنگ کرنا اور پختہ بنانا منع ہے۔

(۹) قبر پر غلاف چڑھانے کی ممانعت

يُكْرَهُ السُّتُوْرُ عَلَى الْقُبُوْرِ وَبِنَاءُ الْقُبَّةِ عَلَى الْقَبْرِ كَمَا يُصْنَعُ الْآنَ فِيْ حَقِّ الْاَوْلِيَاءِ وَ الصُّلَحَاءِ۔ (کنز الدقائق)

قبروں پر غلاف چڑھانا۔ پردے لٹکانا، قبے بنانا جیسا کہ آج کل اولیاء اللہ اور صالحین کی قبروں پر لوگ کرتے ہیں۔ حرام ہے۔

نوٹ: کتب فقہ کی عبارات میں یہ لفظ مکروہ استعمال ہوا ہے اس سے مراد مکروہ تحریمی ہے جیسا کہ شامی میں ہے اَحَدُهُمَا مَا كُرِهَ تَحْرِيْمًا وَهُوَ الْمُتَحَمَّلُ عِنْدَ اِطْلَاقِهِمُ الْكَرَاهَةَ۔ مکروہ کی دو قسموں تحریمی اور تنزیہی میں سے جب مطلق مکروہ بولا جائے تو اس سے مراد مکروہ تحریمی یعنی حرام سمجھنا چاہیئے۔ فقہ کی تمام مذکورہ عبارات میں مطلق مکروہ استعمال ہوا ہے اس لئے اس سے حرام ہی مراد ہے۔ یاد رکھیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ کے شاگرد ارشاد فرماتے ہیں۔

(۱۰) کتاب الآثار کا فتوے

لَا نَرٰى اَنْ يُّزَادَ عَلٰى مَا خَرَجَ مِنْهُ وَنَكْرَهُ اَنْ يُّجَصَّصَ اَوْ يُطَيَّنَ اَوْ يُجْعَلَ عِنْدَهٗ مَسْجِدًا اَوْ عَلَمًا اَوْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَ اَكْرَهُ الْاَجُرَّ اَنْ يُّبْنٰى بِهٖ۔ (کتاب الآثار) (کتاب الآثار)

ہمارے نزدیک قبر سے نکلی ہوئی مٹی کے سوا اس میں اور مٹی نہیں ڈالنی چاہیئے اور ہم قبر کو پختہ بنانا، مٹی سے لیپنا۔ اس کے پاس مسجد بنانا۔ قبر پر جھنڈا نشان کھڑا کرنا۔ اس پر کچھ لکھنا، پختہ اینٹوں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمارت بنانا مکروہ (حرام) سمجھتے ہیں۔

(۱۱) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کا فتوٰے

حضرت ملا علی قاری حنفی ارشاد فرماتے ہیں۔ یَجِبُ الْهَدْمُ وَ اِنْ كَانَ مَسْجِدًا۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

قبر پر ہر قسم کی بنائی ہوئی عمارت (گنبد، قبہ وغیرہ) کا گرا دینا واجب ہے، خواہ مسجد ہی ہو۔

(۱۲) مجالس الابرار کا فتوٰے

مَا الْمَسْجِدِ الْمَبْنِيَةِ عَلَى الْقُبُوْرِ فَاِنَّ حُكْمَ الْاِسْلَامِ فِيْهِمَا اَنْ يُنْهَدَمَ حَتّٰى تُسَاوِيَ بِالْاَرْضِ وَ كَذَا الْقِبَابُ الَّتِيْ بُنِيَتْ عَلَى الْقُبُوْرِ يَجِبُ هَدْمُهَا لِاَنَّهَا اُسِّسَتْ عَلٰى مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَ مُخَالِفَتِهٖ وَ كُلُّ بِنَاءٍ اُسِّسَ عَلٰى مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَ مُخَالِفَتِهٖ فَهُوَ بِالْهَدْمِ اَوْلٰى مِنْ مَسْجِدِ الضِّرَارِ وَ لِاَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَهٰى الْبِنَاءَ عَلَى الْقُبُوْرِ وَ لَعَنَ الْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ فَيَجِبُ الْمُبَادِرَةُ وَ الْمُسَارِعَةُ اِلٰى هَدْمِ مَا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ لَعَنَ فَاعِلَهٗ ۔ (مجالس الابرار)

شریعت اسلام کا یہ حکم ہے کہ قبروں پر جو مسجدیں بنائی گئی ہوں ان سب کو گرا دو۔ پیوند زمین کر دو اور ایسے ہی قبروں کے کتبوں (گنبدوں اور تمام عمارتوں کو ڈھا دینا واجب ہے کیونکہ ہر لحاظ سے سب کی سب عمارتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی اور مخالفت کی بناء پر ہیں اور ہر وہ عمارت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی اور مخالفت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر بنائی جائے۔ اس کو توڑنا، ڈھانا اور برباد کر دینا مسجد ضرار کے مٹانے سے بھی زیادہ اہم ہے لابدی ہے کہ حضورؐ نے قبروں پر عمارت بنانے سے منع کیا ہے۔ بلکہ قبروں پر مسجدیں بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے پھر جس کام پر حضورؐ لعنت فرمائیں اور اسے منع کریں اس کے گرانے اور ڈھانے میں بہت جلدی کرنی چاہیئے۔

(۱۳) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا فتویٰ

وَیُرْفَعُ الْقَبْرُ مِنَ الْاَرْضِ قَدْرَ

شبر۔ قبر کو زمین سے بالشت برابر بلند کیا جائے وَیُکْرَہُ تَسْنِیْمُ الْقَبْرِ تَسْطِیْحُہٗ اور قبر کو بالشت برابر بلند کر کے کوہان نما بنایا جائے پوگوشہ مت کریں۔ وَاِنْ یُخَصَّصَ کُرِہَ اور پختہ بنانا مکروہ (مکروہ تحریمی ہے)

(غنیۃ الطالبین)

لیجئے ۱-۱ اب تو حضرت پیر جیلانیؒ کا فتویٰ بھی آ گیا۔ کہ قبر کو کچی کوہان نما ہی رکھو اور پختہ نہ بناؤ امید ہے کہ آپکی تسلی ہو گئی ہو گی۔

فقہ کی کتابوں کے فتوے بھی آپ نے ملاحظہ کر لئے۔ پیر کی مہر تصدیق بھی ہو چکی۔ اب بھی جو قبروں کے پختہ بنانے پر گنبد، قبے کھڑے کرنے وہاں میلے اور عرس لگانے۔ نذریں نیازیں ماننے کا قائل اور فاعل ہو۔ کوئی پیر ہو، مرشد ہو، شیخ کا ہو۔ امام ہو۔ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ موڑنے والا، صحابہؓ اجمعین۔ تبع تابعینؒ اور تمام اقطاب کرامؒ کے فتووں کو روندنے والا کتنا بڑا نافرمان اور باغی انسان ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلف صالحین کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبروں کے متعلق احکامات پر کاربند ہونے کی مثالیں

پہلی مثال:-

عن عبد الله ابن شرجيل ابن حسنة قال رأيت عثمان ابن عفان يامر بتسوية القبور فقيل له هذا قبر ام عمرو بنت عثمان فامر به فسوى

عبداللہ بن شرجیل بن حسنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عثمان بن عفان کو دیکھا کہ وہ حد شرعی سے زیادہ اونچی قبروں کو برابر کرنے کا حکم دے رہے ہیں تو ان سے کہا گیا کہ یہ قبر تو (آپ کی بیٹی) ام عمرو بنت عثمان کی ہے لیکن آپ نے اس کے برابر کرنے کا بھی حکم دے دیا۔

(ابن ابی شیبہ فی المصنف (۳/۳۴۸) ابوزرعہ فی تاریخ (۲/۶۶۰-۲/۱۳۱۰) ابن ابی حاتم (فی الجرح والتعدیل ۳/۲/۸۱-۸۲) ابن ابی)

دوسری مثال

عن ابی الهياج الاسدی قال قال لی علی ابن ابی طالب الا ابعثك علی ما بعثنی علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم الا تدع تمثالاً الا طمسته ولا قبراً مشرفاً الا سويته

ابوالھیاج اسدی کہتے ہیں کہ مجھے علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابوالھیاج کیا میں تجھے اس کام کے لئے نہ بھیجوں کہ جس کام کے لئے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا کہ تو نے مورتیوں کو مٹانا ہوگا اور حد شرعی سے زیادہ اونچی قبروں کو برابر کرنا ہوگا۔

(مسلم (۳/۶۱) ابوداؤد (۳/۷۰) نسائی (۱/۲۷۵) احمد (رقم ۱۰۶۴۰-۱۰۷۴۱) ترمذی (۲/۱۵۳-۱۵۴) بیہقی (۳/۴) الطیالسی (۱/۱۶۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسری مثال :-

عن ابی هریرة قال أوصی ابو موسیٰ حین حضرہ الموت فقال اذا انطلقتم بجنازتی فاسرعوا المشی ولا یتبعنی مجمر ولا تجعلوا فی لحدی شیئاً یحول بینی وبین التراب ولا تجعلوا علی قبری بناءً وأشهدکم أنی بریئ من کل حالقة أو سالقة أو خارقة قالوا، أو سمعت فیه شیئاً قال نعم من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم (احمد (۴/۳۹۷)

ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ اشعری نے وفات کے وقت وصیت کی کہ تم نے میرے جنازہ کو تیز لے کر چلنا ہوگا میرے جنازہ کیساتھ کوئی انگیٹھی نہ ہو اور نہ میری لحد میں کوئی چیز رکھنا جو میرے اور مٹی کے درمیان حائل ہو۔ نیز میری قبر پر کسی قسم کی عمارت نہ بنانا اور میں تم کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں سر منڈانے والی چیخ و پکار کرنے والی کپڑے پھاڑنے والی عورت سے بری ہوں لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے ان باتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

چوتھی مثال :-

عن انس کان یکرہ ان یُبنیٰ مسجداً بین القبور

ابن ابی شیبہ (۲/۱۸۵)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات کو مکروہ جانتے تھے کہ قبروں میں مسجد تعمیر کی جائے

پانچویں مثال :-

عن ابراهیم انه کان یکرہ ان یجعل علی القبر مسجداً

(ابن ابی شیبہ (۴/۱۳۴) بسند صحیح عنہ)

ابراہیم نخعی مکروہ جانتے ہیں کہ قبر پر مسجد تعمیر کی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھٹی مثال :-

عن المعرور بن سوید قال خرجنا مع عمر فی حجۃ حجّھا فقرء بنا فی الفجر (الم ترَ کیف فعل ربّک باصحٰب الفیل) و(لإیلٰف قریش) فلمّا قضیٰ حجّہ ورجع والناس یبتدرون فقال ماھٰذا فقال مسجدٌ صلّی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھکذا اھلک الکتاب اتخذوا اٰثار انبیاءھم بیعًا من عرضت لہ منکم فیہ الصلوٰۃ فلیصل ومن لم یعرض لہ منکم فیہ الصلوٰۃ فلا یصلّ

(ابن ابی شیبہ (۲/۱۸۴/۱))

معرور بن سوید کہتے ہیں کہ ہم نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں حج کیا تو انہوں نے صبح کی نماز میں سورہ فیل اور سورہ قریش تلاوت فرمائی حج سے فراغت کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کی طرف واپس جا رہے تھے۔ اس دوران حضرت عمرؓ نے لوگوں کو ایک مسجد کی طرف تیز تیز جاتے ہوئے دیکھا تو فرمانے لگے کہ یہ لوگ کدھر بھاگے جا رہے ہیں انہیں بتایا گیا ایک مسجد کی طرف جا رہے ہیں جس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بار نماز پڑھی تھی اس پر حضرت عمرؓ ناراض ہو کر فرمانے لگے کہ اہل کتاب بھی اسی طرح ہلاک ہوئے۔ جب انہوں نے اپنے انبیاء کے آثار کو متبرک سمجھ کر معبد خانہ بنا لیا یاد رکھو جو شخص انبیاء کے آثار کے پاس سے گزر رہا ہے اور نماز کا وقت ہو چکا ہے تو اُسے وہاں نماز پڑھنے کی اجازت ہے لیکن اگر نماز کا وقت نہیں ہے محض آثار کو متبرک سمجھتا ہوا نماز ادا کرتا ہے تو اسے شرعاً وہاں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتویں مثال :۔

عن نافع قال بلغ عمر بن الخطاب ان ناساً یأتون الشجرۃ التی بویع تحتھا فامر بھا فقطعت

(ابن ابی شیبہ (۲/۷۳/۲) ورجالہ)

(نافع کہتے ہیں عمر بن خطاب کو اطلاع ملی کہ لوگ اس درخت کے نیچے تبرکاً ٹھہرتے ہیں جس کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے بیعتِ رضوان لی تھی حضرت عمر نے اس درخت کے کاٹنے کا حکم صادر فرمایا۔

آٹھویں مثال :۔

عن قزعۃ قال سألت ابن عمر اٰتی الطور فقال دعی الطور ولا تأتھا وقال لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد

(احمد (۶/۸))

قزعۃ تابعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر سے طور پر جانے کی بابت سوال کیا تو اس نے وہاں جانے سے منع کیا اور کہا کہ صرف تین مسجدوں کی طرف بغرض ثواب شد رحال کرنا درست ہے

نویں مثال :۔

عن علی بن حسین انہ رای رجلاً یجیٔ الی فرجۃ کانت عند قبر النبی صلے اللہ علیہ وسلم فیدخل فیھا فیدعو فدعاہ فقال الا احدثک بحدیث سمعتہ من ابی عن جدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تتخذوا قبری عیداً ولا بیوتکم

علی بن حسین نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اس کھڑکی میں داخل ہو کر دعا کرتا ہے جو کہ آپکی قبر کے پاس ہے۔ علی بن حسین نے اس آدمی کو بلا کر کہا کہ میں تجھے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جس کو میں نے اپنے ابا جان سے سنا اُس نے میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ تم نے میری قبر کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبورًا وصلّوا علیّ فان صلاتکم وتسلیمکم تبلغ حیث ما کنتم

(ابن ابی شیبہ (۲/۸۳/۲)

میلہ اور اپنے گھروں کو قبریں نہ بنانا۔ اور مجھ پر درود بھیجتے رہنا تمہارا درود اور سلام جہاں کہیں سے بھی بھیجو گے میرے پاس پہنچتا رہے گا۔

دسویں مثال :-

ورأی ابن عمر فسطاطاً علی قبر عبدالرحمٰن فقال انزعه یا غلام فانما یظله عمله

(بخاری تعلیقاً (۲/۹۸)

عبداللہ بن عمر نے عبدالرحمٰن کی قبر پر خیمہ لگا ہوا دیکھا تو کہا اے غلام اس خیمہ کو اتار دو اس لئے کہ قبر والے کو اس کا عمل سایہ کر سکتا ہے۔

گیارھویں مثال

عن ابی هریرة انه اوصی ان لا یضربوا علی قبره فسطاطا

ابو ہریرہؓ نے وصیت فرمائی کہ دیکھنا کہ میری قبر پر کسی قسم کا خیمہ نہ لگانا۔

(ابن ابی شیبة (۴/۱۳۵)

بارھویں مثال :-

اپنی قبر کے متعلق صحابی کی وصیت

عامر بن سعد بن ابی وقاص رضؓ نے مرض الموت میں کہا۔ (وصیت کی) مجھے دفن کرنے کے لئے لحد بنانا اور مجھ پر کچی اینٹیں کھڑی کرنا، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کے وقت) کیا گیا تھا۔ (مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواص و عوام کو قبر پرستی اور توہم پرستی سے بچانے کیلئے حضرت عمر فاروقؓ کا حضرت دانیال نبی کی قبر کو پوشیدہ رکھنے کا حکم

حضرت دانیالؑ کا مختصر تعارف

بحوالہ کلام مقدس (توراۃ) اس کے حصہ عہد عتیق کے

عنوان انبیاء کبریٰ کے عہد کی فہرست میں دانیالؑ نبی شامل ہیں یہ شاہان یہودہ کی نسل میں سے تھے یہ بہت عقلمند تھے چنانچہ ان کی نسبت سے یہ ضرب المثل ٹھہری "دانیالؑ جیسا دانش مند" اگرچہ شاہی دربار میں اعلیٰ دنیوی رتبہ پر فائز ہونے کے سبب یہودی عموماً انہیں نبیوں میں شمار نہیں کرتے تھے تاہم ان کے آئندہ واقعات کی صاف پیش گوئیوں کے لحاظ سے اور توراۃ میں اللہ کی طرف سے انہیں نبی کہہ کر پکارنے کی وجہ سے نبی تسلیم کیا گیا۔

حضرت عمر فاروقؓ سے منقول ہے کہ جب انہوں نے اپنے زمانہ خلافت میں عراق کے علاقہ دانیال نبی کی قبر کو معلوم کیا تو اس کو پوشیدہ رکھنے کے بارے میں حکم صادر فرمایا اور کاغذ کے اس ٹکڑے کو جو اس قبر کے ماحول سے ملا اور جس میں لوطائیوں وغیرہ کا تذکرہ تھا دفن کرنے کا حکم دیا۔ ابوالعالیہ اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔ کہ ہرمزان کے بیت المال میں دانیالؑ نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی لاش کو دیکھا گیا۔ جس کے بارے میں مشہور تھا کہ جب ملک میں قحط سالی کے آثار نمایاں ہوتے اور بارشیں بند ہو جاتیں تو ان کی لاش کو کھلی فضا میں رکھ دیا جاتا تو بارش ہونے لگتی۔ حضرت عمر فاروقؓ نے محسوس کیا کہ اس کے مدفن کو پوشیدہ رکھنا ضروری ہے تاکہ لوگ اس کی قبر کو مزار کی حیثیت نہ دے دیں اور اندھی عقیدت کے پیش نظر اس قبر کو مرجع عوام و خواص نہ بنا دیا جائے لہٰذا حکم فرمایا کہ ۱۳ قبریں متفرق جگہ پر کھودی جائیں اور رات کے اندھیرے میں اسے دفن کیا جائے اور ساتھ ہی سب قبروں کی مٹی کو برابر کیا جائے تاکہ قبروں کی مٹی برابر ہونے سے یہ قبر کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔ حضرت عمرؓ کے اس انداز سے پتہ چلتا ہے کہ وہ شرک کے وسائل کے سدباب میں کتنے کوشاں رہتے تھے۔

اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ قبر پرستی اور توہم پرستی بنی اسرائیل کے زمانہ سے چلی آ رہی ہے۔ نیز قحط سالی میں دانیال نبی کی لاش کو کھلی فضا میں رکھ کر بارش برسانے کی باطل رسم حضرت عائشہ صدیقہؓ کی اس من گھڑت حدیث سے مماثلت رکھتی ہے جس میں ان سے یہ منسوب کیا گیا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں سوراخ کرنے سے بارش برستی تھی۔

دیکھو الہ قبروں پر مسجدیں اور اسلام مؤلف شیخ ناصر الدین الالبانی مترجم مولانا محمد صادق خلیل ص ۱۰۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبروں کے متعلق متفرق مسائل

۱- قبر کی گہرائی لمبائی اور چوڑائی

قبر کا گہرا اور کشادہ ہونا مستحب ہے۔ ایک انصاری رضؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں گئے اور میں اپنے والد کے ساتھ لڑکا ہی تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ قبر کے کنارے بیٹھ کر قبر کھودنے والے کو فرما رہے تھے کہ پیر کی طرف سے کشادہ کرو۔ سر کی طرف سے کشادہ کرو

(ابوداؤد - ترمذی - احمد - نسائیؒ)

یاد رہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے نزدیک قبر کا ناف تک۔ امام احمد کے نزدیک سینے تک۔ امام شافعیؒ کے نزدیک پورے قد تک گہرا ہونا مستحب ہے۔ حضرت عمرؓ سے بھی ایک روایت ہے پورے قد تک گہرا ہونا مستحب ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک گہرائی کی کوئی حد نہیں۔

(نیل الاوطار ج۲ ص۸۴، المغنی ج۳ ص۳۷۷)

(۲) قبر کی دو قسمیں اور ان میں سے افضل

قبر کی دو قسمیں ہیں۔

(ا) ایک لحد (بغلی یا میانی) جس میں میت کے رکھنے کی جگہ قبلہ کی دیوار زمین سے ملا کر کھودی جاتی ہے۔

(ب) دوسری شق (صندوقی) جس میں میت کے رکھنے کی جگہ بیچ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنائی جاتی ہے۔ اس پر اجماع ہے کہ لحد اور شق دونوں قسم کی قبر بنانا صحیح ہے۔ البتہ لحد بنانا افضل و اولیٰ ہے۔

(نیل الاوطار ج۴ ص۸۵) (بذل المجہود ج۴ ص۲۰۹)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ نے اپنے مرض الموت میں وصیت فرمائی کہ میرے لئے لحد بنانا اور اس پر مٹی ڈالنا۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر بنائی گئی تھی۔

(مسلم۔ احمد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۳۔ لحد کو بند کرنے کے لئے کچی اینٹیں استعمال کرنا

بند کرنے کے لئے کچی اینٹیں استعمال کرنی چاہئیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر میں کچی اینٹیں استعمال کی گئی تھیں جن کی تعداد نو تھی۔ (نووی)

تمام آئمہ نے قبر میں پختہ اینٹوں اور لکڑی کے استعمال کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(ہدایہ ج۱ ص۱۶۶ المغنی ج۳ ص۳۸۴)

۴۔ تابوت میں دفن کرنے کی ممانعت

حدیث میں میت کو تابوت میں بند کر کے دفن کرنے کی ممانعت یا جواز کا ذکر نہیں ہے۔ آئمہ کے درمیان اس بارے میں اتفاق ہے کہ میت کو تابوت میں دفن کرنا مکروہ ہے خواہ وہ اس کی وصیت ہی کیوں نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر جائے۔ البتہ اگر زمین نم ہو تو اس کا تابوت میں دفن کرنا جائز ہے۔
(رد المختار ج ۱ ص ۵۹۹، الفتح الربانی ج ۵ ص ۵۷)

۵۔ قبر میں مٹی ڈالنا

لحد بند ہو جانے کے بعد قبر میں دونوں ہاتھوں سے قبر پر مٹی ڈالنا مستحب ہے۔

حضرت عامر بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعونؓ کے جنازہ کی نماز پڑھی پھر ان کی قبر پر آئے اور کھڑے ہو کر دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالی۔
(بزار۔ دار قطنی۔ بیہقی)

بزار کی روایت میں سرہانے کی طرف کھڑے ہو کر مٹی ڈالی کے الفاظ ہیں۔

۶۔ رشتہ داروں کو ایک جگہ دفن کرنا مستحب ہے

حضرت عثمان بن مظعونؓ کا جب انتقال ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان کے گھر والوں میں سے جس کا انتقال ہوگا میں اسے ان کے قریب دفن کروں گا۔ (المغنی۔ ج ۳ ص ۳۸۹)

۷۔ شہید کو شہادت کی جگہ دفن کرنا مستحب ہے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہداء کو ان کی شہادت کی جگہوں میں دفن کرو۔ (ابن ماجہ وغیرہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۔ مجبوری کے وقت ایک قبر میں دو یا تین میتوں کو دفن کرنا

ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے کہ ہم نے جنگ احد کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اے اللہ کے رسولؐ ہر میت کے لئے ایک قبر کھودنا ہمارے لئے مشکل ہے۔ آپؐ نے فرمایا کشادہ اور گہری قبر کھودو اور دو دو تین تین میتوں کو ایک قبر میں دفن کرو۔ ہم نے پوچھا پہلے کس کو قبر میں اتاریں؟ فرمایا جن کو قرآن زیادہ یاد ہو اسے مقدم رکھو (نسائی۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ بیہقی۔ احمد)

قبر پر کتبہ لگانے کی ممانعت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر کتبہ لگانے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ حضرت جابرؓ کی مذکورہ حدیث (بروایت ترمذی و نسائی) میں اس کا ذکر ہے۔

مالکیہ کے نزدیک قبر پر قرآن کی کسی آیت کا یا اشعار کا کتبہ لگانا اور تاریخ وفات کا کتبہ لگانا مکروہ ہے۔

حنفیہ۔ شافعیہ۔ حنبلیہ اور اہل حدیث علماء کے نزدیک یہ ممانعت مطلقاً مکروہ کے معنی میں ہے۔

(مختصراً از الفتح الربانی ج ۸ ص ۸۵ کتاب الجنائز۔ ص ۸۳ ردالمختار ج ۱ ص ۶۰۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹ صوفیاء کا اشعار سن کر رقص اور وجد کا مظاہرہ بدعت

صوفیاء کا یہ استدلال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مسجد نبوی میں حبشیوں نے رقص کیا تھا اور آپؐ نے انہیں منع نہیں کیا تھا۔ حالانکہ اس میں اچھل کود اور وجد و کیف موجود تھا۔

متعلقہ حدیث حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ "رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی چادر کا پردہ کئے تھے اور میں مسجد میں کھیل کود کرنے والے حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جن کے ہاتھوں میں خنجر اور ڈھال تھے حتیٰ کہ میں یہ کھیل دیکھتے دیکھتے اکتا گئی اور یہ کھیل عید الفطر کے دن ہو رہا تھا۔"

علماء کے نزدیک صوفیاء کی یہ دلیل بے معنی ہے کیونکہ حبشیوں کا کام جنگی مشق کی غرض سے تھا جس کو شریعت نے جائز قرار دیا۔ ہے جیسا کہ جنگ میں اکڑ کر چلنا جائز قرار دیا ہے حالانکہ دوسرے مواقع پر یہ ممنوع ہے۔ چنانچہ ارشاد نبویؐ ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ اس چال کو ناپسند کرتا ہے مگر اس موقع پر نہیں (یعنی جنگ میں)

کتاب المدخل میں علامہ ابن الحاج نے کہا کہ "رقص اور مظاہرے وجد کے موجدین اولین سامری کے اصحاب و متبعین ہیں۔ جب سامری نے لوگوں کی پوجا پاٹ کیلئے مجسم گئو سالہ (بچھڑا) بنایا جس میں گائے بیل جیسی آواز پائی جاتی تھی تو یہ لوگ اسکے سامنے رقص اور وجد کا مظاہرہ کرنے لگے یعنی کہ یہ طرز عمل کفار اور بچھڑا پرستوں کا عمل ہے۔" امام قرطبیؒ نے نقل کیا ہے کہ امام طرطوشیؒ سے جب ایسا ہی سوال کیا گیا تو انہوں نے بھی مذکورہ بالا جواب دیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْھَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ سُلْطٰنٍ (یوسف ۴۰)

اس (اللہ) کو چھوڑ کر جن جن کی تم بندگی کرتے ہو وہ تو بس چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں۔ اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی۔ (سورۃ یوسف آیۃ نمبر ۴۰)

یٰٓاَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ (انفطار ۶)

اے انسان! تجھے رب کریم کے معاملے میں کس نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مناجات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ یا رحمٰن و یا رحیم یا حیّ و یا قیوم برحمتک نستعین۔

یا اللہ یہ محض آپ کا فضل عظیم و کرم عمیم ہے کہ آپ نے اس عاجز و بے نوا بے مایۂ علم و عمل کو والہانہ ذوق و شوق عطا فرما کر اس تالیف کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا الحمد للہ رب العالمین

یا اللہ جن نفوس قدسیہ کی مبارک تصانیف سے میں نے استفادہ کیا ہے ان کی ارواح پاک پر خاص رحمتوں کا دائماً نزول فرمایئے۔

یا اللہ اس کتاب کے مطالعہ کرنے والوں کو بھی اسکے علمی و عملی منافع سے بہرہ اندوز فرمایئے۔

یا اللہ میری اس حقیر خدمت کو قبول فرما میری مغفرت اور نجات کا ذریعہ بنا یہ حقیقت ہے کہ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ یعنی ؎ جو کچھ ہوا ہو اکرم سے تیرے۔

جو کچھ ہو گا تیرے کرم سے ہو گا

إِنَّهُ جَوَادٌ كَرِيمٌ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کسی قوم کی مشابہت کرنے والا انہی میں سے ہے (احمد، ابوداؤد)

بدعاتِ یومِ ولادت

محفلِ میلاد اور قیام

پروفیسر (ریٹائرڈ) نور محمد چوہدری

فیض اللہ اکیڈمی
17- اُردو بازار ○ لاہور